Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ARYA MUSAFIR PANDIT DHARAM VEER

1129

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम आर्य मुसाफिर मैगज़ीन

माह अक्तूबर 1910

लेखक महाशय वज़ीर चन्द आर्य उपदेशक,

प्रकाशन वर्ष ... 1910 .....

आगत संख्या 1129 .....

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1129

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسب الحکم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ مسافر

1129

بیادگار پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

جلد ۱۳	رسالہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰	نمبر

فہرست مضامین

شویتاشوتر اپنشد کا اردو ترجمہ	ایڈیٹر	صفحہ ۱ تا ۸
آریہ دھرم اندجیون کا دیباچہ	از راؤ بہادر آتمارام جی	۹ تا ۲۵
سرچشمہ نجوم	از لالہ شادی رام جی پانی پتی	۲۶ تا ۳۶
گائے اور متعصب مسلمان	از مسٹر حسین الدین ایم اے	۳۶ تا ۳۸ تا ۱۸
دیرگہ آیو	ستیہ پال جی	۳۹ تا ۴۰
شبیش محل یا پہاڑی گپھا	لالہ کرمچند جی ہتشی	۴۱ تا ۵۰
کیا وید بھگوان دکاش کا نمونہ ہے	پروفیسر رامدیو جی بی اے	۵۱ تا ۶۳
مسز اینی بسنت کا لیکچر	مہاشے ستیہ پال	۶۴ تا ۶۶
درتمان یگ کا کرتا	از پروفیسر رامدیو جی	۶۷ تا ۷۳
دیو بانی و مہرشی دیانند۔ دیگر	منشی سورج نرائن مہر و فدا	۷۵ تا ۷۸
خبروں کا خلاصہ		۷۰ تا ۸۰

آریہ پریس جالندہر شہر میں باہتمام لالہ امرناتھ صاحب کھنہ چھپکر شائع ہوا

قیمت فی چہ ۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1129

آریہ مسافر

بابت ماہ کاتک سمت ۱۹۶۷

ودیا کا پرکاش

شوتیا شوتر اُپنشد کا اُردو ترجمہ

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ ماہ اسوج سمت ۱۹۶۷

شلوک نمبر ۲ - (لفظی ترجمہ) شوتیا شوتر وغیرہ رشی کہتے ہیں کہ (وییم) ہم (سوتیو) سب کو پیدا کرنیوالے (دیوسیہ) دیو کی سوجے سرشٹی میں سورگیائے موکش کے لئے شکتیا حسب مقدور بھاشکتی یکتین۔ بشی بھوت۔ قابو کیا ہوا۔ روکا ہوا منسا من سے (کوشش کرتے ہیں)

اس منتر کی ویاکھیا شت پتھ برہمن ۶-۳-۱-۱۴ میں کرم کانڈ دشیک اسطرح کی ہے۔

من ہی کرم میں لگاتا ہے من کی یکسوئی کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہم سب کو پیدا کرنیوالے دیو کے پیدا کئے ہوئے من کے ذریعہ سورگی زندگی کو پراپت ہوں۔

(مطلب) یہ ہے کہ من کی ایکاگرتا (یکسوئی) کے بغیر تو کرم کانڈ بھی اچھیطرح ہو سکتا ہے اور نہ گیان و اپاسنا۔ یوگ۔ درشن کا پہلا سوتر بھی یہی کہتا ہے کہ چت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور دلاسی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف ابصارت تاریکی چشم دوسپید۔ جالا۔ پردہ۔ غبار۔ بسل۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ غابڑ وغیرہ مفرز حکیم و ڈاکٹر کے اور اوپریشن آپریشن کے بعد آنکھوں کی مرض پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کی استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی یہ سچ بولو ہے کہ یہ سرمہ بکساں مفید ہے اور قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھاویں یعنی فیتولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپے سمیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ تین روپے خالص سمیرونی ماشہ ۱۲ روپے خریدار ک بذمہ خریدار

ان کو پڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

(۱) پروفیسر بیا سنگھ صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ میرے کے سرمہ کو تین ہزار پیشہ سرمہ استعمال کیا جو بیتا بند و ہندو کچھ عام نامہ آنکھیں ہیں خم و بخار کا بعارضہ میں مبتلا تھیں ان دیشوں نے آنکھ سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی توقع تھی ویسا ہی استعمال میں مفید پایا میں خیال کرتا ہوں کہ سرمہ مثل لوریوں مذہبیہ ڈاکخانجات اور دکانوں کے ذمہ داروں کی سوقیت ملنا چاہیئے تاکہ ہر امیر و غریب آسکے سرمہ سے مستفید ہو کر آرام پاوے اور دعا بہر کرے براہ مہربانی ایکسٹرا میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ ہم بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ راقم دراگر چوہدری امیر خاں اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ زنانہ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

(۲) ہمیشہ میرے کا سرمہ ہر کو سربار بیا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے سرمہ پیشہ استعمال کرکے دیکھا اور میں اس مرکی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر سمیرے کا سرمہ ثابت ہی مفید اور آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اپنے تجربہ میں تک کوئی سرمہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا میں آنکھ جن کی آنکھ نہیں۔ فرزدھی کسی قسم کی شکایت سے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح سے مفید ثابت ثابت ہو گا اور سچ مچ اپنے اتنے سستے داموں بیچ سرمہ ایجاد کرکے ملک پر بڑا احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے مزدر ہے کہ ملک کے تمام لوگ اپنے سرمہ سے فائدہ کیسر حاصل کریں۔

راقم پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر بہاولپور

اگر کوئی میرے سرمہ کی صفات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا

جو لاہور کے پنجاب بینک میں مارچ ۱۹۱۱ء کو جمع کیا گیا۔

المشتہر

پروفیسر بیا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وِی۔ دودھے	دِرپ سیہ	برہتہ	وِپ شچیتہ
پیدا کرتا ہے۔ اُس	سبدھا وی	بڑے	لا انتہا علم والے

سوِیتُو	دیوسیہ	مہی	پرشتتی
سب کا پتا	دیوا ایشور کی	بڑی	سب طرح سے استتی

کرنی چاہیئے

(مطلب) یہ ہے کہ جو لوگ یگیہ کے ہون کرنیوالے ہوں وہ اپنے من اور بدھی کو سماہت کرکے پرماتما کی اتینت مہما اور بھگتی بھاوے ستتی کریں۔ سب سنسار کا بنانیوالا وہی ہے۔

یہ منتر یجنیہ رگوید ۱ ۴ ۱ ورگ ۲۴ کا منتر اول ہے۔

(منترہ) ایشور استتی پاسنا کو منظور فرماکر اپنے بھگتوں سے کہتے ہیں

(لفظی ترجمہ) (یے) جو (وشے) سب (امرتسیہ) امر کے (پترا) پتر ہو (شرن ونتو) سنو کہ (ویدویم) پُرانا (برہم) میں برہم (وام) تم دونوں کو (ابجے) پراپت ہوتا ہوں (منوجی) منکاروں سے (وی شلوکہ) مختلف طرح کی کیرتی (اے تو) پراپت ہوئے (آیو) جیسے کہ (سورے) عقلمند کا (پتھیا) راستہ اسکو حاصل ہوتا ہے۔ (دویانی دھامانی) روشن مقامات کا ان جگہوں کا جہاں سکھ ہو (آنستھو) ادھیکار پاؤ

(مطلب) پرماتما جو مہا بان ہیں اپنے بھگتوں پر جبکہ وہ اپنے پرم پتا کی شرن کے خواہشمند ہوکر اپنے آپکو اسی میں لگاتے ہیں یا یکت کرتے ہیں یا جوڑتے ہیں۔ اُسوقت پرسن ہوتے ہیں کہ ہے سب پُتروا!

تمنے جو لوگ ودیا کا معلم و متعلم بنکر اپنے آپکو مجھ میں لگایا ہے میں اس سے خوش ہوں۔ تم دونوں کی بھگتی منظور کرتا ہوں۔ تمہاری کیرتی اٹل ہو تم موکش کے مستحق بنو۔

(منترہ) یتر جہاں اگنی آگ ابھی متھیہ تے متھا بالگائی جاتی ہے یتر جہاں وایو ہوا اوہی رودھتے روکی جاتی ہے یتر جس جگہہ سومہ امرت الی رچیتے بہت ہوتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی برتیوں کا روکنا یوگ ہے۔

شلوک نمبر ۳ - (سوال) اندریاں اور من زبردست ہیں کم طاقت جیو آتما انکو کیسے روکے؟

(جواب) پرماتما کی سہائتا (مدد) سے

اس اشلوک کا یہی مضمون ہے۔

لفظی ترجمہ بہ ترتیب معنوی

بدھی سے۔ من سہت۔ سکھ پر بھاگتی ہوئیں اندریوں کو روک کر۔ آنندمئے جیوتی کو جوڑھایا کریں گے انکو سرب پتا پرماتما پرنا کرتا ہے۔

دھیا	منسا	سوبرتیہ	دیواں	نیکتائے
بدھی سے	من سمیت	سکھہ پر بھاگتی ہوئیں	اندریونکو	روک کر

دِوم	جیوتی	برہت	کرشتہ	تان
آنندمئے	جیوتی کو	جوڑھا	کرینگے	انکو

سوتا	پرسوواتی
سرب پتا پرماتما	پرنا کرتا ہے

یعنی جو سمجھ پوروک من اور اندریوں کو قابو کرکے آنندمئے جیوتی کو بڑھانا چاہتے ہیں کرپا پوروک پرماتما انکو سہائتا دے کر کامیاب کرتے ہیں۔

شلوک نمبر ۴ - اسکا مضمون یہ ہے کہ یوگیوں کو صرف من اور حواسوں کو محسوسات سے روک کر نہ بیٹھ رہنا چاہیئے۔ بلکہ پرماتما کی بہت پرکار سے استتی بھی کرنی چاہیئے

(لفظی ترجمہ)

ہوترا	دِوِجا	منہ
یوگ یگیہ کے ہون کرنیوالے	عالم برہمن	من کو

نیجتے	اُت	دھیہ
انکار کرتے ہیں	اور	گیان اندریوں یا بدھیوں کو

نیجتے	ایک اِت	دیوناوت
روکتے ہیں۔ سماہت کرتے ہیں	جو اکیلا ہی	وگیان دیتا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روکاوٹوں کو ہٹا سکے۔ جیسے ندی کے پار جانیوالا انسان دھوتی وغیرہ کپڑے جو آلس یا کمزوری کا باعث ہوئے ہیں اچھی طرح کنچ کاچ کر باندھ لیتا ہے تب ڈونگی پر سوار ہو کر ندی کے پار جاتا ہے۔ ویسے ہی خوفناک سنسار ساگر میں گرانیوالی آشا۔ ترشنا۔ باسنا وغیرہ ندی وسروتوں سے پار ہو کر پربرہم کو پراپت ہونے کی خواہش والا یوگی بھی شریر کو سماہت رکھے اندریوں کو محسوسات کی پرواہ میں بہنے والی طرف سے من روپی لگام کے وزلیہ روک کر ہردیہ میں قائم کرے۔ پربرہم یعنی اونکار اور اسکی ارتھ کی بھاونا روپ ڈونگی کے سہارے سنسار سروت کے پار ہوے

کسی شاعر نے اس ندی کا اس طرح سے بیان کیا ہے

آشا ایک بڑی بھاری ندی ہے جس میں منورتھ روپ جل بہتا ہے۔ ترشنا روپ ترنگ اٹھتی ہے۔ راگ جانور ہے۔ کوترک روپ پرندے اڑتے ہیں۔ دھیرج روپ درخت کو جڑ سے اکھاڑتے ہیں۔ موہ روپ بھنور پڑتے ہیں۔ بہت گہری ہے جس کی چنتا روپ اونچے کنارے ہیں اسکے پار جاکر عابد لوگ آنند پاتے ہیں۔

شلوک نمبر ۹۔ آسن کے بعد پرانایام بتلاتے ہیں۔

اپرمتہ پرماورہت۔ ہوشیار دودوان کامل یوگی۔ عابد اِہ اس پرانا ابھیاس میں پرانایام پران وغیرہ ہواؤں کو پرپیڈے کھینچ اور روک کر سنیکت چیشٹہ اچھی چیٹا والا۔ پرانے پران کے کھینچنے کمزور معلوم ہونے کے وقت ناسکیا ناک سے اچھوسیت آہستہ آہستہ باہر نکالدے وشناشچہ ویکتم سرکش گھوڑے جیتے ہوئے واہم رتھ کے ایو مانند اے نم اس پران کو اور منہ من کو دھارن کرے۔

(مطلب) یہ ہے کہ عابد کو اچھی خواہش والا یعنی تمام زندگی کے لئے مفید و محدود کام رکھنے چاہئیں۔ زیادہ مخصوں میں نہ پڑے اور سستی چھوڑ کر علم حاصل کرنا چاہئے اور مشق کیوقت سانس کو کھینچنا چاہئے جب کچھ گھبراہٹ معلوم ہو تو ناک سے باہر نکالدے

اسطرح بار بار کرنے سے یوگی کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس طرح من اور پران کو بھی سے ذلیہ قابو کرے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تتر دان منہ من سنجائتے ٹھیر جاتا ہے

(مطلب) ریاضت و عبادت کرنیوالے جانتے ہیں کہ جسم کے اندر مول آدھار ایک جگہہ ہے جہاں پران روکا جاتا ہے اور پران وایو کے ذریعہ اندرونی آگ سلگ پڑتی ہے۔ اسی جگہہ مول آدھار سے سوشمنا ناڑی تک امرت ٹپکنے کیوجہہ سے آنند معلوم ہوتا ہے وہیں من ٹھیر جاتا ہے۔

شلوک نمبر ۷۔ اس مقام پر من کو روک کر یوگی پرش سوترا سورج سے پرس وین پیدا شدہ امرت سے پورہم پر ہم سناتن برہم کو جو شیت سیون کرے تتر دان یونیم اتمنی ستھان کو کرن وے کرتو تے تبرا پورتم پہلا کیا ہوا کرم نہ ہی نہیں اکشیت سنسار کے جنم کا سبب ہووے

(مطلب) مول آدھار اور سوشمنا کے جوڑ پر شاریرک سورج چاند کو اکٹھا کرکے برہم کا سیون کرے جو برہم سناتن ہے ایسا کرنے سے کرم آئندہ جنم کا باعث نہ ہونگے۔

شلوک نمبر ۸۔ عبادت کیونکر کسطرح بیٹھنا چاہیے (آسن)

(لفظی ترجمہ) ورد وان گیانی شریرم جسم کو تری رون تم تین اونچائی والا سمم سیدھا ستھاپیہ رکھ کر

اندریانی اندریوں کو من سا من سے ہردی ہردیہ میں سمم نویشیہ روک کر بس میں کر برہمودوپین برہم روپی ذوق بھیا دھانی خوفناک سروانی سب سروناسی پرواہوں کو پرست ریت پار ہووے۔

پیچھے من کا نگرہ پرم پورشارتھ بتلایا ہے لیکن بغیر علاج وہ کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے اپائے بتلاتے ہیں کہ یوگی کو آسن ایسا لگانا چاہیے جس سے جسم کے تین حصے سر گردن۔ چھاتی ابھرے رہیں شریر سیدھا رہے۔ ٹیڑھا یا کبڑا نہ ہو۔ جس طرح دریا سے پار ہونے والا پرش تیار ہوتا ہے۔ لنگوٹی کس لیتا ہے تاکہ پردہ میں ہو بچکر اگر کوئی جانور ملے اور رکاوٹ ڈالے تو ایسی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(مطلب) چونکہ سورج وغیرہ میں بھی پرماتما کا دیا ہوا پرکاش ہے۔
یعنی پرماتما کے پرکاش سے یہ سب منور و ظاہر ہو رہے ہیں اسلئے برہم جیوتی کے ظہور سے پہلے یوگی کے سامنے سلسلہ وار یہ جملہ روشنیاں نمودار ہوتی ہیں۔

مشلوک نمبر ۱۲۔

پنچا تمکے پنج تتوں سے بنے ہوئے
پرتھویہ پتے جو نکھے۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ اکاش کے سم آہار ویہار کے
شمولی تتھے وجے پاپت کرنے یا مغلوب ہونے پر اور
یوگ گنے۔ یوگ کا پھل
پرورتتے۔ ظاہر ہونے پر
یوگا گنی میم شریرم پراپتسیہ۔ یوگ کے تجوئے شریر کو پراپت ہوئے
تسیہ۔ اس یوگی کو۔
نہ روگہ۔ نہ روگ ہو۔
نہ جرا۔ نہ بڑھاپا ہو
نہ دکھم۔ نہ دکھ ہوتا ہے۔

یعنی جب یوگی پنج مہابھوت پر فتح حاصل کر لیتا ہے تو اس اشٹانگ یوگ والے الشان کو بخار یہ اسہال۔ درد وغیرہ بیماریاں نہیں ہوتیں۔ جسم کو بے شکل بنانیوالا بالوں کو پکا کر گرانیوالا۔ بڑھاپا نہیں آتا۔ مرغوب نا مرغوب سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسلئے حسب ضرورت نہ ملنے اور بے ضرورت میسر ہونے سے جو تکالیف ہوا کرتی ہیں۔ وہ نہیں رہتیں۔

بعض کتابوں میں دکھم کی جگہہ مرتیو یہ لکھا ہے سو اسکا مطلب یہ ہے کہ یوگی کی اکال یعنی بیوقت موت نہیں ہوتی۔ یوگا گنی مئے شریر بن جاتا ہے جیسے سونے کو اگنی میں ڈالدینے سے سونار تپاتو ہے لیکن اگ کی روشنی و گرمی اسمیں سرائت کر جاتی ہے۔ اسکو وڑ کے بارے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ اسی طرح یوگی نے جو اپنے آتما کو پرماتما کے دھیان میں لگا کر جیوتی اور اپورب تیج حاصل کر لیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشلوک نمبر ۱۰ - بیٹھنے کی جگہ کیسی ہو۔

لفظی ترجمہ بمحاظ انوے | عابد یوگی

سمے — جورس

سو چو — پوتر۔ صاف

شرکر انھنی بالو کاوی ورجتے - بجری کنکر۔ آگ - ریت جہاں نہ ہو

شبد جل آشرے آدی بھیہ - جس جگہ آواز نہ آوے اور سیلاب نہ ہو

منو انوکولے - دلپسند۔

نہ تو چکشو پیڑنے - آنکھوں کو دکھ نہ دینے والی ہو

گوہا نی باتا شرینے - ایکانت اور ہوا کے جھونکوں سے رہت جگہ میں

پریوجیت — یوگ کرے۔

(مطلب) یہ کہ جگہ ایسی ہو جہاں اونچا نیچا نہ ہو۔ بدبو نہ ہو پتھر کے کنکر چبھتے نہ ہوں۔ آگ کی گرمی نہ ہو۔ ریت اڑ کر جسم پر نہ پڑے۔ سخت اور اونچی آوازیں سنائی نہ دیں۔ سیلاب نہ ہو (آدی وغیرہ کا یہ مطلب ہے) کہ سانپ بھیڑیے وغیرہ کی جگہ نہ ہو۔ دیکھنے میں آنکھوں کو بری لگنے والی کوئی چیز سامنے نہ ہو۔ ایکانت ہو۔ تیز ہوا نہ چلتی ہو۔ ایسے من کے انوکول جگہ میں یوگ ابھیاس کرنا چاہیے۔

اب آئندہ چار شلوکوں میں یہ بیان ہے کہ سادھن کرتے ہوئے یوگی میں عام آدمیوں کی نسبت کیا خصوصیت ہوتی جاتی ہے

مشلوک نمبر ۱۱ - یوگے — یوگ کرتے وقت

تیہار دھومار کانی لانلا نام — کوہر۔ دھواں۔ سورج۔ ہوا۔ آگ

کھدیوت وديوت چھٹک شکشی نام — جگنو۔ بجلی۔ مقناطیس چاند کے

اے تانی - یہ

روپانی - روپ

پرسرانی - آگے سے

برتمہنی - ابھی ویکتی کرانی - برہم کا ساکشات کرانے والے ہوتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اتھروید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۵۰ سے ۵۴ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مضمون اپاسنا۔ یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸۔

منتر ہائے مذکورہ بالا کی منشا کے مطابق رشی دیانند نے آریہ سماج کا دوسرا اصول حسب ذیل قائم کیا ہے

دوسرا اصول) ایشور سچدانند سروپ بے نشان قدر مطلق عادل رحیم نامولود لا انتہا بے عیب قدیم بے نظیر سب کا سنبھالنے والا حاکم علے الاطلاق محیط کل عالم الغیب اجر لا یموت یحوف ازلی پاک اور خالق کائنات ہے اسکی عبادت واجب ہے۔

شرح۔ ان اصول اور آریوں کے سچے مسلمات کی تشریح دراصل کتاب ستیارتھ پرکاش ہے۔ اس کے سانویں سملاس ہیں بنا رکاری۔ (عادل)، روپالو (رحیم) کو الفاظ مترادف بیان کیا گیا ہے اور رشی نے یہ ثابت کیا ہے کہ ایشور کبھی کسی گناہ کو معاف نہیں کرتا۔ امریکہ کے ایک عالم ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ ایشور کبھی معاف نہیں کرتا اور سب علماء آجکل اپنی تحریرات کے ذریعہ سے اس کی تعلیم دے رہے ہیں کہ خدا معاف کرنیوالا نہیں ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے سانویں سملاس میں سروشکتیمان (قادر مطلق) کے یہ معنی ظاہر کئے ہیں کہ جو اپنے کام کرنے میں کسی کا محتاج نہ ہو اس سے اس امر کی تردید پائی جاتی ہے کہ وہ صورت بدل سکتا ہے۔ اوتار لے سکتا ہے۔ ایشور قادر مطلق ہونے پر بھی گناہ کبھی نہیں کر سکتا۔ امریکہ کے ایک بڑے عالم نے بھی سروشکتیمان (قادر مطلق) کے یہی معنی لکھے ہیں۔

سوال۔ کیا ایشور کچھ کر سکتا ہے۔ جواب۔ ایشور اپنے آپکو معدوم نہیں کر سکتا اسلئے قادر مطلق کے معنی ہٹ دھرمی (یعنی جو چاہے سو کرے) ایسے معنی نہیں ہو سکتے۔

لفظ اوپاسنا کے یہ معنی ہیں کہ روح ہم خدا کے صفات اور اعمال کو پیدا کریں۔ سمندک اوپنشد کا قول ہے کہ برہم گیانی (عارف کامل) اور برہم کی عبادت کرنیوالا یعنی خدا کی مانند یا اس کے مطابق صفات و اعمال رکھنے والا ہو جاتا ہے جیسے کہ خدا عادل ہے ویسا ہی انسان کو بننا چاہیے جیسے کہ خدا رحیم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اب ڈر کے مارے بیماری وغیرہ اس سے دور رہتی ہے۔

شلوک نمبر ۱۳۔

(لفظی ترجمہ) لگھولوتم - جسم کا ہلکا پن

آروگیم - بیماریوں سے پاک ہونا

الولپتوم - نرلوبھ ہونا۔

برن پرسادم - رنگ کا عمدہ ہونا۔

سوَر سوشٹھم - آواز کا عمدہ ہونا

شبھ - گندھ - اچھی خوشبو

الپم موتر پریشم - پیشاب و پخانہ تھوڑا

چھ - اور بیر تیاگ وغیرہ لشان کو

پرتھام - پہلے

یوگ پرورتم - یوگ کی پرورتی

ودنتی - یوگ کے آچاریہ کہتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ یوگی کے یہ نشان ہیں کہ جسم ہلکا۔ تندرست - نرلوبھ۔ سندر - بدن خوبصورت - آواز عمدہ - جسم سے خوشبو آتی ہے - بول و براز کم ان علامات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ عابد یوگ اور دھیان میں پختہ ہوتا جاتا ہے

شلوک نمبر ۱۴

تیھیو (تیھا آیو) جطرح بم بم سورن آدی پنڈ مرویا مٹی سے

اُپ لپتم سنا ہوا بھی نت وہی سُدھانتم دھویا ہوا

تیجو مئیم تیجومئے بھر لیتے چمکنے لگتا ہے تدوا اسی طرح دے ہی

یوگا ابھیاسی جیو آتما آتم تتوم آتماؤں کے تتو کو

پرسمی کشئے جان کر ایکہ اکیلا کرتارتھ فارغ التحصیل اور

ہیت شوکہ شوک رہت بھوتے ہو جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے معنی بدمعاش آدمی کے بیان کئے ہیں کنا دیشی نے بھی اس قاعدہ کی رو سے رشی دیانند کی طرح لفظ ہنسک کے معنی بدمعاش کے لکھے ہیں اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ آریہ مہذب اور دسیو بدمعاش انسان ہوتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ آریہ جانوروں کو نہ مارنے والے اور دسیو یعنی بدمعاش ڈھالی اور قزاق سے مراد ہے۔ آریہ سماج کے معنی ایسی مجلس کے ہیں کہ جسکے ارکان ہنسا وغیرہ افعال ذمیمہ کے ترک کرنیوالے عورت و مرد ہوں۔

ورن و آشرم کے بموجب چلنے والوں کو بھی آریہ کہا جاتا ہے۔ اور اُن میں برہمن چھتری اور ویش شودر شامل ہیں اور چاروں ورنوں کا جو سامانیہ دھرم (معمولی) فرائض منصبی نے بیان کیا ہے اس میں سب کے واسطے کسیکو تکلیف نہ پہونچانا ایک بات بتلائی ہے۔

(۳) منو ادھیار ۱۰ شلوک ۶۳ یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۱۰ یجروید ادھیائے ۳۶ منتر ۲۔

ان منتروں وید مذکورہ بالا کے معنی سمجھکر رشی نے آریہ سماج کا تیسرا اصول بنایا ہے جو اسطرح پر ہے۔

تیسرا اصول۔ وید سچے علم کی کتاب ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریہ لوگوں کا عین ایمان ہے۔

تشریح۔ ان قواعد میں چاروں ویدوں کے لئے صرف وید کا لفظ آیا ہے لڑکوں کو وید پڑھانے کے لئے گوروکل ہردوار میں قائم کیا گیا ہے۔ اور عوام الناس کو ویدوں کا وعظ سنانے کے لئے واعظوں کی جماعت مقرر کی گئی ہے اور اس کے مصارف کے لئے پنجاب و ممالک مغربی و شمالی راجپوتانہ و بنگال و بہار سب آریہ سماجوں کی پرتی ندھی سبھاؤں نے وید پرچار فنڈ قائم کیا ہے۔ جالندھر میں لڑکیوں کی ویدک تعلیم کے لئے۔ کنیا مہا ودیالہ (لڑکیوں کی تعلیم کا مدرسہ) کھولا ہوا ہے۔

مصارف گوروکل ویدوں کی اشاعت اور مدرسہ تعلیم نسواں کی نسبت امداد کرنا آریوں پر فرض ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے یعنی کسی کو نہیں ستاتا۔ اسیطرح وہ رحم کو ساودھ (واجب العمل) سمجھتا ہے۔
ایشور کو رحیم و منصف اور اس کی عبادت کو ابھیشٹ (ضروری۔ اصلی مقصد)
مانکر کوئی آریہ جانور کا مارنا یا مارے ہوئے جانور کا گوشت کھانا آریہ سماج کے اس
دوسرے اصول کی رو سے دھرم نہیں سمجھتا۔

چوری کے ذریعہ سے جو چیزیں حاصل ہوتی ہیں وہ گو تکلیف دہندہ نہ ہوں سب
واجب الترک ہیں۔ کیونکہ وہ ہنسا کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ گوشت وغیرہ
گو اگر بالفرض مان لیں کہ وہ کچھ اچھے ہیں تاہم وہ ہنسا کے ذریعہ سے حاصل
ہوتے ہیں اور اس لئے وہ سب ہمیشہ چھوڑنے کے قابل ہیں۔

ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سماس کے صفحہ اول میں مسلمانوں پر اعتراض کیا
ہے کہ تم لوگ خدا کو رحیم مان کر پھر گوشت کیوں کھاتے ہو۔

اگر وہ خدا رحم و عفو کرنیوالا ہے تو اس نے اپنی کائنات میں انسانوں کی آسائش
کے لئے جاندداروں کو فرج کر کے بہت تکلیف دیکر مارنا اور ان کے گوشت کھانے
کی کیوں اجازت دی ہے گیا وہ جاندار بے گناہ اور ایشور کے پیدا کئے ہوئے
نہیں ہیں۔ پس اس حساب سے مسلمانوں کا خدا رحیم بھی نہ رہیگا۔ کیونکہ ان
جانوروں پر اس کی مہربانی نہ رہی۔

یہ اصول آریہ سماج کے ہیں لہذا اگر ہم اول لفظ آریہ پر ہی غور کریں تو تحقیق ہوتا
ہے کہ آریہ کبھی موذی کو نہیں کہتے۔

ستیارتھ پرکاش کے اصول مسلمہ کے بارہ میں رشی نے ایسا لکھا ہے کہ جیسے
آریہ بھلے مانس کو اور دسیو بدمعاش کو کہتے ہیں اور ایسا ہی میں بھی مانتا ہوں
صفحہ ۴۰۔

آریہ سے مراد ایماندار عالم بزرگ لوگوں سے ہے۔ اور اس کے برخلاف لوگوں کا
نام دسیو یعنی ڈاکو ملعون بے ایمان اور جاہل ہے۔ صفحہ ۲۲

دسیو۔ انا یہ جو آریوں کے فضائل اور انکے سکھن سے جدا ڈاکو چور قصاب جو
بدمعاش ہے وہ دسیو کہلاتا ہے۔ آریہ اودیش رتن مالا صفحہ ۱۳۔

آریہ اودیش رتن مالا میں رشی نے دسیو کے معنی ظاہر کرتے ہوئے ہنسک

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یجروید ادھیاء ۳۶ منتر ۲۴

اوشج تیجشچ ..... الخ بھومکا صفحہ ۱۰۲ اور اتھروید کانڈ ۱۲ - ۵ منتر ۷

اتھروید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۱۰ اور بھومکا صفحہ ۱۰۴

رگوید منڈل اول وکت ۱۶۲ منتر ۱۲

متعلقہ آتمک انتی اوم بھور بھوہ سوہ .... الخ یجروید ادھیاء ۳۶ منتر ۱۴ اور یجروید ادھیاء ۴۰ منتر ۱۴

ساماچک انتی کے بتلانے والے - رگوید دانشک ۸ ادھیاء ۸ ورگ ۴۹ منتر ۲ ۳ ۴

سمبھبہ سجھام مے پاہی .... الخ - اتھروید کانڈ ۱۹ انوواک ۷ ، ۵۵ منتر ۶ یجروید ادھیاء ۳۶ منتر ۱۸

ان منتروں مذکورہ بالا کے مطابق رشی نے یہ چھٹا اصول بنایا ہے -

چھٹا اصول - اہل دنیا کا کام بھلا کرنا آریہ سماج کا خاص مقصد ہے یعنی جسمانی روحانی اور ساماجک (قومی) ترقی کرنا -

لنڈسے - جو لوگ کہتے ہیں کہ آریہ سماج فقط ہندوؤں ہی کی اصلاح کے لئے ہے وہ اس لفظ سنسار (دنیا) سے ناواقف ہیں -

وہ ان ویدوں کے الفاظ کے معنی کو نہیں سمجھتے - اس امر کی تائید کہ رشی دیانند کسطرح اپنی زندگی میں انگلینڈ وغیرہ ممالک یورپ میں ویدوں کی تعلیم کی ضرورت سمجھتے تھے مفصلہ ذیل تحریر کرتے ہیں -

ایک انگریزی کی چٹھی کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

سنسکرت جیتی جاگتی زبان ہے

جبکہ ہندوستان کی مختلف حصص کی زبانیں ایک دوسرے سے بالکل نہ ملتی ہوں یا بہت کم ملتی ہوں اور ایسی حالت میں قریب کے دو شہروں کے رہنے والے دو شخص بھی ایک دوسرے کی بات اچھی طرح نہ سمجھ سکتے ہوں تو یہ بات بہت کم انسان چاہتے ہونگے کہ سنسکرت آجکل بول چال اور لکھنے پڑھنے کا ہندوستان میں بڑا ذریعہ ہے اور پنڈت لوگوں کو بڑی آسانی باہمی حفظ و کتابت و کاروبار میں اس سے ہوتی ہے اور وہ اسکو ساماجک (قومی) تمام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوتھا اصول۔ یجروید ادھیائے اول منتر ۵ اتھروید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۲ وغیرہ منتروں کی منشا کو لیکر رشی نے چوتھا نیم بنایا۔

سچائی کے اختیار کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

تشریح۔ جینی مسلمان۔ عیسائی اور پورانک لوگ اس اصول کی عمدگی کو نہیں سمجھتے اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا اصول ہم تسلیم کریں تو ہمارے مذہب کے دوسرے اصول جو جھوٹے ہیں وہ بے بنیاد ہو جائیں گے مگر یہ گورو (فخر) آریہ سماج کو ہی حاصل ہے کہ وہ اس اصول کے مطابق مذہبی مباحثہ کرنے کو ہمیشہ مستعد رہتی ہے حق و باطل کی تحقیقات کرنے کا ایک ذریعہ پرتکش آدی پرمان پورکب (ثبوت بدیہی) سنیاد (مباحثہ) ہے۔

بنگال میں جو سرکار نے ایشیاٹک سوسائٹی کی بنیاد قائم کی ہے وہ بھی اس اصول کے ایک حصہ کو مکمل کرنیوالی ہے کیونکہ سنیاد (بحث) کرنے کے لئے جھان بین کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ آریہ لوگ جھان بین اور سنیاد (مباحثہ) کرتے ہوئے سچ جھوٹ کی تحقیقات ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔

(۵) اتھروید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۳ اور بھومکا صفحہ ۱۰۲ "ورہ مشیح" اتھروید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۱، بھومکا صفحہ ۱۰۲۔ یجروید ادھیائے ۳۸ منتر ۱۴۔

منترہائے مذکورہ بالا کے مطابق رشی نے یہ پانچواں اصول بنایا ہے۔

پانچواں اصول۔ سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ پر غور کر کے کرنے چاہئیں۔

تشریح۔ اس اصول میں کاروبار کو سچائی سے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ہندوستان میں دیسی لوگ کیوں نہیں بالاتفاق بڑے بڑے تجارتی کاروبار کر سکتے اس لئے کہ وہ آپس میں سچا بیوہار نہیں کرتے۔ اتفاق کو تو روپیا کرتے ہیں مگر اتفاق کا ذریعہ صرف راست معاملگی ہے۔ آریوں کو معاملہ صاف اور سچا رکھنا چاہیئے اس اصول کی شرح میں گوپار رشی نے بیوہار بھانو نامی ایک چھوٹی کتاب تصنیف کی ہے جو سب سے پڑھنے کے قابل ہے۔ جسمانی ترقی کی جانب اشارہ کرنیوالے حسب ذیل وید منتر ہیں۔ تجکشت ولیتم۔ الخ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھتری مذکور کو جو کہ اپنے علم اور ویدک دھرم کو پھیلانے میں استقلال کے باعث
قابل تعریف ہے دلی تندرستی کی دعا کی خیر ہو چکے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ
تھوڑے دنوں سے تمنے خط بھیجکر مجھے مسرور نہیں کیا۔ اب میں اس غرض
سے خط لکھتا ہوں کہ تم اس کا جواب دیکر میرے دلکو خوش کروگے۔ انگلستان
کے لوگ کس قسم کے ہیں۔ ان کے خاص صفات و عادات و افعال کیا ہیں وہاں
کی آب و ہوا و ملک کیسا ہے۔ کھانے پینے۔ چلنے۔ چوسنے کے قابل کونسی
چیزیں وہاں ملسکتی ہیں۔ جب سے تمنے یہ ملک چھوڑا ہے تب سے تم تندرست
تو رہتے ہو۔ کیا اس مقصد کی کامیابی روز بروز تمکو حاصل ہوتی ہے جسکے لئے تم
انگلستان گئے ہو کتنے آدمی تمسے سنسکرت پڑھتے ہیں اور کیا کیا کتابیں وہ پڑھتے
ہیں تمہارا ماہوار خرچ اور آمدنی کیا ہے کس کس وقت تم پڑھتے پڑھاتے اور عبادت
کرتے ہو۔ سچ دھرم کے اصول پر لکچر دینے سے انگلینڈ میں تمہاری کامیابی ہونی چاہیئے
تھی جیسے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہو چکی ہے۔ اس کے نہ ہونے
کا کیا سبب ہے۔ شاید تمہاری شہرت پھیل رہی ہو اور تمکو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو۔
کیونکہ ہم تمسے بہت فاصلہ پر ہیں یا یہ کہ اگر تمکو فرصت نہ ملی ہو تو میں سچے دل سے التجا
کرتا ہوں کہ جب تمکو پڑھنے پڑھانے سے فرصت ملے تو فوراً ہی ویدک اصول کی
اشاعت کے لئے لیکچر دینا اور تب ہی یہاں آنا اس سے پیشتر نہیں۔ کیونکہ ایسا
عیش کمانا دولت پیدا کرنے سے بدرجہا بہتر ہے نہ فقط یہی بلکہ یہ کلیان کاری و مفید
کام ہے۔ آجکل ہمارے پیارے پروفیسر دل یعنی مونیر ولیمس اور میکسمولر کی
وید اور دوسرے شاستروں کے بارے میں کیا رائے ہے کیا یہ اور دوسرے لوگ
وید وغیرہ شاستروں کے مطالب کی اشاعت کا کچھ خیال رکھتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے
کہ تھیوسافیکل سوسائٹی نے شہر لنڈن میں ویدوں کی کوئی شاخ قائم کی ہے۔ کیا
تم کبھی ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند سے ملے ہو کیا تمنے کبھی پارلیمنٹ کی مجلس دیکھی ہے۔ مہربانی
کرکے بہت جلد ان سوالات کے جواب دو اور دیگر معاملات پر مشرح و مفصل
لکھنا جسکو تم قابل تحریر سمجھو۔ اسوقت اتنا لکھنا کافی ہے کیونکہ عقلمندوں کو زیادہ
لکھنے کی ضرورت نہیں۔ منگل کا دن اساڑھ شدی ۶ سمت ۱۹۳۶ بکرمی مطابق ۱۸۸۰ء

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دنیا کی زبان سمجھتے ہیں۔ مسٹر کٹ نے لکھا ہے کہ ہماری ہندوستان کی سلطنت میں قریباً دو سو زبانیں معہ اپنی شاخوں کے بولی جاتی ہیں اگر ہندوستان کے جملہ مقامات میں عالم لوگ سنسکرت اور ہندوستانی سے کام نہ لیا کرتے تو اسقدر زبانوں کی موجودگی میں ان کے باہمی خیالات ظاہر کرنے بھی مشکل ہو جاتے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ سنسکرت ایک مردہ زبان ہے اور اکثر مردہ زبان کہلاتی ہے مگر کیا وہ زبان جو روزمرہ کے خیالات اور بول چال میں جیتی جاگتی موجود ہو جس کے ہی ذریعے سے روزانہ خط و کتابت کی جائے اور جسکا جیوت پربھاو (زندہ تاثیر) ساہتیہ (لٹریچر) شاستر اور دھرم پرکوہ ہندوکش سے لیکر لنکا تک ہو کبھی مردہ کہلا سکتی ہے۔

اس (اخبار) کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ سالگذشتہ میں نے اطلاع دی تھی کہ ایک ہندو نوجوان آدمی قوم کا چھتری ..... ہے اور جسکی سنسکرت کے علم میں وودتا (علمیت استعداد) اور سنسکرت میں وکرتا (تقریر) کرنے اور تحریر کرنے کی ایسی بڑی لیاقت ہے کہ اسکو پنڈت کا خطاب ملچکا ہے میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نے خوش قسمتی سے ایک بڑے عالم سے تعلیم بھی پائی ہے جو نہ فقط قدیم سنسکرت ساہتیہ (لٹریچر) سے ہی واقف ہے بلکہ آجکل ہندوستان کے جملہ مذاہب میں اکثر خدا پرستی (ماباوا دسکلہ ہمادت) اور بت پرستی کی تردید کرتے اور اس امر کی تائید کرنے سے کہ قوم آریہ کا یکلخت سچا دھرم وید کے مطابق ایک خدا کی پرستش کرنا ہے اس کا بڑا چرچا پھیل رہا ہے اس جدید بغاوت مرآچارج کا نام سوامی دیانند سرسوتی ہے۔ میں اپنی گواہی سے کہہ سکتا ہوں کہ سوامی دیانند سنسکرت کے پربھاوشالی (بڑے موثر) بولنے اور لکھنے والے ہیں۔ جب میں بمبئی میں تھا تو میں نے انکو بڑی دارک دریتی (پابند دھرم کرم) اور عمدگی سے آریہ سماج کے لوگوں میں بڑے غور سے آریوں کے قدیم دھرم کے بارہ میں وعظ کرتے ہوئے سنا تھا۔ آجکل ہی انکا ایک کاغذ سنسکرت میں ان کے شاگرد کے نام آیا ہے جو کہ آجکل بلیبل کالج آکسفورڈ کا ایک ممبر ہے اور اس کی ہدایت کے مطابق اسکا ترجمہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رحم کرو

یتیموں پر عملی رحم کرنے کی غرض سے اجمیر بریلی جالندہر وغیرہ کئی شہروں میں آریہ سماجیوں نے لڑکے اور لڑکیوں کے یتیم خانے قائم کئے ہیں۔ ان کی طرف نظر ترحم رکھنا نیک آدمیوں کا کام ہے خانگی زندگی میں ہر ایک شخص کو روزانہ اکثر قسم کے آدمیوں یعنی امیر و غریب گنہگار و نیک رویہ وغیرہ سے ملاقات ہوا کرتی ہے اس لیے ہر ایک آریہ کو سب سے دوستانہ دھرم کے مطابق دل اور کلام اور فعل کے ذریعہ سے علے قدر حیثیت ہمیشہ برتاؤ رکھنا چاہیے۔

(۸) اندھن تمہ . . . . الخ یجروید ادھیاء ۴ منتر ۹۔ اور یجروید ادھیاء ۴ منتر ۱۱ و ۱۲۔

منتر ہائے مذکورہ بالا کے منشاء کے مطابق رشی نے آریہ سماج کا آٹھواں اصول بنایا ہے

آٹھواں اصول۔ جہالت کو دور اور علم کی ترقی کرنی چاہیے۔

اس اصول کی منشاء کو سمجھکر آریہ سماج بت پرستی دہریہ پن۔ ہا یا واد ( ) دریاؤں و مقامات کی زیارت اور گمراہ کرنیوالے مذاہب کے جھوٹے اصول کی دلیل و سند کے ذریعہ سے تردید کرتے ہوئے بجائے اس کے سچا ودیک (امتیاز) کی اشاعت کرتی ہے۔ یجروید ادھیاء ۴ کے بارھویں منتر کی تشریح ترجمہ وید میں رشی نے اس طرح پر لکھی ہے جسکے پڑھنے سے اس اصول کی بنیاد معلوم ہوتی ہے۔

(۹) اتھروید کانڈ ۳ ورگ ۲۰ منتر اول و پنجم سنسکار ودھی صفحہ ۱۵۹ یجروید ادھیاء ۳۱ منتر ۱۱۔

نواں اصول۔ منتر ہائے مذکورہ بالا کے مطالب کو لیکر رشی نے آریہ سماج کا نواں اصول بنایا ہے۔

"ہر ایک شخص کو اپنی ہی ترقی پر قانع نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ سب کی ترقی میں اپنی ترقی سمجھنی چاہیے۔"

تشریح۔ الیسیں بہت محبت سے ایک دوسرے کے کام نکالنے کی تعلیم اس میں دی گئی ہے۔ جسطرح ایک بچہ کی محبت اس کی حفاظت کرتی اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خط مذکورہ صدر بہت عمدہ اور پاکیزہ زبان سنسکرت کے قدیم طرز پر لکھا ہوا ہے اسی قسم کے میرے پاس روزانہ سنسکرت کے خطوط عالم ہندوؤں کے لکھے ہوئے آیا کرتے ہیں جو مختلف حصص ملک ہند میں رہتے ہیں جبکہ فاصلہ اسقدر ہوتا ہے جیسے کہ کشمیر اور ٹراونکور ایک دوسرے سے دور ہیں اس ترجمہ سے نہ فقط یہی ایک نظیر ملتی ہے کہ ہندوستان کے پنڈت لوگ خط و کتابت سنسکرت میں ہی کرتے ہیں بلکہ اس سے اور باتیں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سے ہندوستان کے عالموں عقلمندوں راستباز یفارمروں کے اندرونی خیالات کا انگلستان کے بارہ میں پتا لگتا ہے جبکہ انتظام سلطنت میں لوگ امن چین سے بلا اندیشہ کتابوں کو پڑھتے اور عوام کی اصلاح پر توجہ کرتے ہیں۔ جو لوگ اس بحث میں دت چت (متوجہ) ہیں کہ امپیریل آف انڈیا کا صحیح ترجمہ کیا ہے اس کے فائدہ کے لئے میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ سوامی دیانند نے (راج راجیشوری) پرلوگ لکھا ہے۔

مقام اکسفورڈ اکتوبر ۱۸۸۳ء بھو دیہہ (آپکا) مونیر ولیمس

(۷) منیورسی منیو مئی دیہی ..... الخ یجروید ادھیار ۱۹ منتر ۹

اتھروید کانڈ ۳ الوواک ۶ سوکت ۳۰ منتر ۲ الوبرتا پتو پترو ..... الخ

اتھروید کانڈ ۳ الوواک ۶ سوکت ۳۰ منتر ۳ اور سنسکار ودھی صفحہ ۱۵۸ ابھرا ترم ..... الخ

منتر ہائے مذکورہ بالا کے رو سے رشی نے سالوان اصول بنایا ہے۔

سالوان اصول - سب سے دوستانہ دھرم کے مطابق علے قدر حیثیت پیش آنا چاہیئے۔

تشریح - اسکا منشا یہ ہے کہ دھارمک لوگوں راستباز رشتہ داروں اور دوستوں سے محبت کرنا۔ جاہلوں سے تحمل کا برتاؤ کرنا اور چوروں اور بدمعاشوں کو الناف کی رو سے سزا دینا یا پنچائت یا عدالت سے دلانا چاہیئے لوگ شاستر میں چار قسم کے انسان ہیں ان سے حسب ذیل انسانی برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۱) خوشحال انسانوں سے دوستی رکھو۔ (۲) مجبور اور فیاض لوگوں سے دل میں خوش رہو (۳) گنہگاروں سے ادھرم (ڈرتے (احتراز رکھنا) مصیبت زدہ پر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب ہم کہتے ہیں کہ کسی کی ہنسا نہ کرو تو اس سے پایا جاتا ہے کہ ہنسا کرنیوالا ایک اور اس سے جدا کئی جاندار ہیں جنکے ساتھ محبت اور صلح کا برتاؤ کرنے کے لئے یہ ہدایت ہے۔ ایک سے زیادہ جانداروں کے لئے جو قاعدہ عمل میں آئے وہی ساماجک یا سروہتکاری (عام بھلائی کا) ہے جیسے کہ اہنسا کا اصول۔

سچ اسوقت بولا جاتا ہے جب سنکلم سے جدا کئی انسان ہوں جو اس کو سن سکیں اور اسکا ان سے سابقہ پڑے سچائی اعتبار کی بنیاد ہے اور اعتبار عوام کی جان ہے۔ دغاباز بہت آدمیوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔ چوری کے معنی دوسروں کی چیزوں کو زبردستی یا بے انصافی سے حاصل کرنے کے ہیں اپنا ہی مال ادہر سے ادہر رکھنا چوری نہیں ہے۔ چوری کے چھوڑنے سے ہم نہ فقط اپنے آپکو ہی۔ بلکہ دوسرے آدمیوں کو بھی فائدہ پہونچاتے ہیں اسلئے استے (چوری نہ کرنا) ساماجک سروہتکاری اصول ہے۔

برہمچرج (پاک و پرہیزگار) رکھنیوالا نہ فقط اپنے جسم میں قوت کو محفوظ رکھتا ہے بلکہ دوسروں کی بہو بیٹیوں کو خراب و بے عزت کرنے سے عام لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ اسلئے پرہمچرگاری سروہتکاری (عام بھلائی کا) اصول ہے۔

اپریگرہ ( ) ظاہر کرتا ہے کہ ہم عیاش اور مغرور نہ ہوں۔ عیاش آدمی سماج سے کمزوروں پر ظلم کرتا ہے ان کے نقصان کا باعث ہوتا ہے اور مغرور انسان انجام کو موذی بنکر عام لوگوں کو تکلیف پہونچاتا ہے۔ اسلئے عیاشی اور غرور کا ترک سروہتکاری (عام بھلائی) اصول ہے۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ سروہتکاری ساماجک اصول پر تیک ہی ہوئے ہیں دیکھو تو تحقیق ہو جائیگا کہ سروہتکاری کے اندر پرتیک ہیت ہی۔

جب سرو کا ہیت کہا گیا تو کیا پرتیک کا ہیت سرو سے باہر رہیگا

سروپکاری سروہتکاری ساماجک اصول کے اندر ایک ویکت (ذات واحد) کا ذاتی فائدہ رہتا ہے۔ ہاں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ سرو پکاری اصول اول اول فائدہ عام ہے پیچھے ایک ویکت (ذات واحد) کو مگر یہ کبھی نہیں ہے اوروں کا بھلا ہو۔ اور ایک

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کی پرورش میں اپنی زندگی سمجھتی ہے اور سمجھدار لوگ دوسروں کو ترقی پر پہنچا کر اور خود بھی امداد باہمی کے سبب ترقی کے درجہ پر پہونچتے یا چاروں فرقے باہمدگر معین و مددگار ہوتے ہیں جسطرح کہ جسم کے اعضا ایکدوسرے کی ترقی کرتے ہوئے حالت ترقی کو پہونچتے ہیں اسیطرح آریوں کو دوسرے کی ترقی میں اپنی ترقی سمجھکر ہمیشہ آپسمیں امداد اور ایک دوسرے کی ترقی کرنا چاہیے۔

(۱۰) سوستی پنتھا . . . . الخ رگوید منڈل ۵ سوکت ۵۱ منتر ۱۵

منتر ہائے مذکورہ بالا کے مطابق رشی نے دسواں اصول بنایا جو اسطرح پر ہے

دسواں اصول - سب انسانوں کو ساماجک (قومی)، سرو ہتکاری (سب کا بھلا) اصول کی پابندی میں محکوم و مطیع رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری (اپنی ذاتی بھلائی) اصول کی پابندی میں آزاد ہیں

تشریح۔ وید منتر مذکورہ بالا میں پرتیک ہتکاری (ذاتی بھلائی) اور ساماجک (مجلسی) اصول کا بیان استعارہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ منتر ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح سورج اور چاند اپنے اپنے مقامات میں دورہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے کام کے لئے قاعدوں کی پابندی سے پھرتے ہیں۔ اور سرو ہتکاری نیموں (عام بھلائی) کے خلاف نہیں کرتے۔ اسیطرح انسانوں کو سرو ہتکاری اصول میں چلنا چاہیئے تاکہ ذاتی ترقی کے ساتھ ساتھ عام ترقی بھی ہوتی جائے۔ اس ویدک استعارہ کی خوبی اس موقعہ پر ہم خاص طور سے بیان کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ امریکہ کے ایک عالم نے اس بارہ میں کیا لکھا ہے۔

اسکا ترجمہ یہ ہے کہ آزادی اور مجبوری کے درمیان میں سمتا (برابری) کی تمثیل ہمکو خانہ داری میں ملتی ہے۔

وید کی منشا کے موافق مہرشی منو اور پتنجلی جی نے ساماجک (یا سرو ہتکاری اور ذاتی یا پرتیک ہتکاری قواعد کو دو حصوں میں تقسیم کرکے یم اور نیم اُن کے نام رکھے ہیں۔

ساماجک سرو ہتکاری یم پانچ ہیں۔ کسی کو نہ ستانا۔ سچائی۔ چوری نہ کرنا۔ تقوی و پرہیزگار رہنا۔ اپری گرہ (اشیا منشی سے پرہیز)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(اصطلاح) میں سب کو محکوم رہنا چاہیئے۔ اور فی الواقع یہ درست ہے کہ اطاعت
1129 سماجک اصولوں کی پابندی میں ہونی ہی چاہیئے۔ اس لئے یم سرد سنکاری سماجک
زندگی یا بالاتفاق کام کرنے کے بہت بڑے اصول ہیں۔

مختلف ممالک کی تواریخ ظاہر کرتی ہیں کہ کسی قوم کی ترقی کی ایک بڑی علامت
یہ ہے کہ اس قوم کے لوگ ملکر کام کرنا جانتے ہوں یا یہ کہو کہ ان لوگوں میں سماجک
جیون (قومی زندگی) پائی جائے۔

"ہندوستان ہمکو کیا تعلیم دے سکتا ہے" اس نام کی کتاب میں میکسمولر صاحب نے لکھا ہے
کہ سنسکرت کا ست کا لفظ ایسا عمدہ ہے کہ اور کسی زبان میں ایسا با معنی و جامع
و مانع لفظ ملتا ہی نہیں جسطرح میکسمولر ست کے لفظ پر لٹو ہو رہے ہیں اسیطرح
ایک محقق سنسکرت کے ایک اور لفظ پر بھی فریفتہ ہو سکتا ہے جو کہ حسب ذیل ہے۔

سبھیہ جسکے معنی سبھا یعنی سوسائٹی کے لائق ہیں

سبھیہ ترقی کرنیوالے انسان کو کہتے ہیں مگر ترقی یافتہ وہی ہوتا ہے جو سوسائٹی
کے قابل ہوتا ہے۔ جسمیں سماجک جیون ہے جو یموں کی پابندی کرتا ہے جو
اوروں کے ساتھ ملکر کام کر سکتا ہے۔ ترقی کی تاریخ لکھنے والے اکثر لکھتے ہیں
کہ ترقی یافتہ ہونے سے مراد سوسائٹی کے قابل ہونے سے ہے مگر ان سب
باتوں کو سبھیہ کا لفظ ہی اکیلا عمدگی سے ظاہر کرتا ہے۔ میکسمولر نے ایک
موقع پر لکھا ہے کہ قدیم آریہ لوگ سماجک زندگی سے بے بہرہ تھے اور فی الحال
ہندوستانیوں نے نیشن (سماج) کا لفظ ہمسے سیکھا ہے اور اسی حوالہ کو سر پر رکھکر
ایک مدراس کے پادری مرڈک نے کئی لگھو (چھوٹی چھوٹی) کتابیں لکھ ڈالیں جنمیں
تحریر کیا ہے کہ قدیم ہند میں کبھی ترقی نہیں ہوئی کیونکہ انکے یہاں نیشن اور نیشنل
لائف یعنی سماج اور سماجک جیون کے الفاظ نہیں تھے۔ اگر میکسمولر اور مرڈک
نے منوجی کے اس قول پر غور کیا ہوتا یا پانچ یموں پر نظر ڈالے ہوتے اور سبھیہ
لفظ کے معنی قیاس کئے ہوتے تو ایسا بے بنیاد شبہہ نہ کرتے۔

ہندوستان میں آجکل طہارت۔ قناعت سوادھیائے (تحصیل علم) ایشور پرنے دھان
(نذر فی سبیل اللہ) ان پانچ پر تنک سنکاری اصول کا کچھ تھوڑا چرچا رہگیا ہے آریہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وکیت (شخص واحد) کا نہو۔

یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ پرتیک تہکاری اصول سے ایک ویکت وشیش کو ہی فائدہ پہونچتا ہے سماج کو نہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ پرتیک تہکاری نیم۔ پہلے ایک ویکت کا بھلا کرتے ہیں پھر اس کے ذریعہ سے سماج کو فائدہ ضرور پہونچتا ہے پرتیک تہکاری اصول کے اندر سماج کا فائدہ رہتا ہے۔ جب کسی ملک کی ترقی ہوتی ہے تو وہاں سماجک اصول کے ساتھ ساتھ ذاتی اصول کی پابندی بھی کی جاتی ہے۔ انجام دونوں کا سرلوہت ہے۔ سماجک نیموں کے اندر اپنا بھلا اور اسی بھلائی کے اندر سماج کی بھلائی موجود رہتی ہے۔ جب کسی ملک کا تنزل ہوتا ہے تو وہاں فقط پرتیک ہت کاری اصول قائم رہتے ہیں اور سماجک نیم ترک کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ جاہل لوگ دوراندیش تو ہوتے نہیں اس لئے انکی سمجھ میں آسانی سے نہیں آسکتا کہ پروپکار (رفاہ عام) کے اندر اپنا ذاتی فائدہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ پرتیک ہتکاری نیموں کو اپنی ذات خاص پر جلد قیاس کرتے ہوئے بکلعنت اصول کی پابندی کرنے والے بن جاتے اور نیموں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انسان کی اس کمزوری محسوس کرنے والے رشی منوجی نے اسواسطے یہ لکھدیا کہ نیموں کے ساتھ ساتھ یموں کی ضرور پابندی کریں اور اسی لئے رشی دیانند نے یموں کی پابندی کے لئے آریوں کو محکوم رہنے کا حکم دیا منوجی کا یہ ایما فی الواقع نہایت عمدہ ہے۔

ترجمہ۔ عقیل لوگ یموں کا برابر التزام رکھیں اور تنہا نیموں کا نہ کریں۔ یموں کی پابندی نہ کرنیوالا گناہگار ہو جاتا ہے جو فقط نیموں پر عمل کرتا ہے۔

اسپر رشی دیانند ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سملاس میں اس طرح پر لکھا ہے کہ "یموں کے بغیر ان نیموں کی پابندی نکرے بلکہ ان دونوں کی پابندی کرے جو کوئی یموں کی پابندی چھوڑ کر فقط نیموں کی پابندی کرتا ہے وہ ترقی نہیں کرتا بلکہ تنزل یعنی دنیا میں پست رتبہ کو پہونچتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۴۔

منو اور دیانند رشی کی تحریرات مذکورہ بالا سے ظاہر ہوا کہ سرو ہتکاری یموں کی پابندی ضرور ہے یعنی یموں کی پابندی کے لئے اس دسویں اصول کی پری بھاشا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ں پر ابھی اروڑہ نہیں ہوئے مگر اہل ہند سے پھر بھی عمدہ حالت میں ہیں پانچ
م اکثر اون میں چرتارتھ (علمی) پائے جاتے ہیں ہنا شیل (موذی) ہندوستانیوں
ے کم ہیں اگرچہ ان میں چند ایسے ہیں جو خاندان کو ہلاک کرتے ہیں تاہم اپنے
میں کر ہو وطنوں سے عداوت اور انکو ستانا نہایت خراب کام سمجھتے ہیں۔ راستبازی
ی زندگی ہا تک ہے کہ ہندوستان میں کہدو کہ یہ ولایتی بینک ہے سب کو اعتبار آجائیگا
دگی) کہ یہ محفوظ ہے۔ آپس میں چوری ان میں بہت کم ہے۔ بریچرپہ اور طہارت
ں ہندوستانیوں سے کئی حصہ بڑھ کر ہیں۔ مغرور نہیں ہیں اپنے اپنے فرائض کے
کے آبالانے میں مستعد ہیں۔ چھوٹے بڑوں کا حکم مانتے ہیں۔ عالم لوگ باتفاق کام
نہیں بنتے ہیں۔ ہمارے رشی منی اسی سبب سے ترقی کو پہونچے تھے کہ وہ یم اور نیم
یل گیا۔ نیمی سرو ہتکاری اور پرتیک ہتکاری اصول پر ساتھ ساتھ عمل کرتے اور منزل
مقصود یعنی مرتبہ نجات کو پہونچ جاتے تھے۔

ہو پر اعتبار اگر قدیم آریوں سے کوئی ساماجک نیم پر عمل کرنے میں سست و غافل ہو جاتا تھا
ر لوگوں وہ سوسائٹی کے قاعدے کے مطابق سزا کا مستوجب ہوتا تھا جسکا مطلب
ہے کہ وہ سرو ہتکاری نیم میں محکوم اور پرتیک ہتکاری نیم میں آزاد رہتے
آٹھ آٹھ قدیم آریوں کے ساماجک جیون کی عمدگی جاننے کیلئے ہمکو انکے ورن (فرقہ) آشرم
ی لباس یطرف نظر غور سے دیکھنا چاہیئے۔ آجکل ممالک مغربی میں ایسے مدارس نہیں
ولے گئے جنہیں کہ چاروں فرقوں کی لڑکیاں لڑکے بدون ادائے فیس
یسک نہیں تعلیم ہی بلکہ خوراک و پوشاک بھی پاتے ہوں مگر یہ مشکل بات آریوں
م نہیں نے اپنے کامل ساماجک جیون کے سبب اپنے واسطے آسان کر رکھی تھی
کہ دوسرے انکے گورو کلوں (مدارس) میں طالب علم اور کھانا وغیرہ بدون فیس
ٹ جاتے ئے حاصل کرتے تھے آج ممالک مغربی میں دان پر ستہ سینا سیوں کا طریقہ
مجلس عمدہ نہیں ہے مگر قدیم آریوں کے ساماجک دشا کی عمدگی کے سبب یہ آشرم
عمدہ ہوتے تھے اگر ویدک زمانہ کے چاروں ورنوں کے بینظیر عمدہ ہو گئے
بھی پانچ تو اسکا سبب ان کے ساماجک اور ذاتی انتظام کی عمدگی ہی تھی۔ آجکل عوام
پانچ النا س ساماجک کاموں کا نام تک بھول گئے ہیں مگر پورانے آریہ کام کو جگ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگ طہارت کے ایک جزو یعنی نہانے دھونے کے لئے مشہور ہیں دل کا اطمینا
اور قناعت تو ان میں سے کافور ہو گئی اور اب غلطی سے سستی کو یہ قناعت
سمجھ بیٹھے ہیں۔ تپ (ریاضت) سواد ہیار (تحصیل علم) ایشور بھگتی (عشق الٰہی)
بھی کسیقدر ہے۔ ہندوستانیوں کا شمار غیر ملکی عالم لوگ اقوام نیم مہذب میں کر
ہیں اور اسکا سبب یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوؤں میں ساماجک جیون (قومی زندگی)
عنقا ہے حقیقت میں یہہ سچ بھی ہے کیونکہ ساماجک جیون (قومی زندگی)
پابندی ہندو لوگ فی الحال نہیں کرتے۔

پہلے یم پر غور کریں تو تحقیق ہوگا کہ بجائے اہنسک (غیر موذی) ہونے کے آپس
لوگ ہنساشیل (موذی) یہانتک بنگئے ہیں کہ بھائی کی بھائی سے نہیں بنتی
لڑکا باپ کو ستاتا ہے۔ ماں بیٹے کو نہیں چاہتی بغض و نفاق عوام میں پھیل گیا
سچ تو یہ ہے کہ پہلا نیم نام کو بھی زمانہ حال میں ہندمیں پایا نہیں جاتا۔

دوسرا یم ست (راستی) ہے وہ بھی اس ملک میں نہیں رہا ملکیوں کو ملکیوں پر اعتبار
اس وجہ سے نہیں کہ راستی پر عمل نہیں کرتے۔ چوری مردوں عورتوں
میں سوکشم روپ سے (در پردہ) دائر و سائر ہو رہی ہے۔

برہمچرج کی ہندوستان میں جیسی مٹی خراب ہے کہ شاید افریقہ میں بھی نہوگی آٹھ آٹھ
برس کے بچوں کی شادی کردی جاتی ہے اور عمر بھر شادی کے ظاہری لباس
میں وہ مرتکب زناکاری ہوتے ہیں۔

عورتوں کو گھونگٹ نکالنا پڑتا ہے کیونکہ مردوں کی جماعت کا چال چلن ٹھیک نہیں
رہا۔ اپری گرہ یہ یم بھی مفقود ہے۔ غرور یہانتک بڑھ گیا کہ دو عالم ملکر کام نہیں
کرسکتے۔ ہندوستان کے عالموں اور پنڈتوں کا یکلخت یہ کام رہگیا ہے کہ دوسرے
کی مذمت اور اپنی تعریف کیا کریں۔ سبھائیں اور سماجیں قائم ہو ہو کر ٹوٹ جاتی
ہیں کیونکہ اونکا رکن بننا کوئی نہیں چاہتا سب کے سب غرور کے باعث میر مجلس
ہی بننا چاہتے ہیں۔

باشندگان امریکہ وغیرہ نے جو ساماجک جیون حاصل کی ہے اسکا باعث بھی پانچ
یم ہیں دیدک زمانہ کے آریوں کے مقابلہ میں یہ لوگ کامل طور پر ان پانچ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقشہ یم اور نیم کا بموجب یوگ شاستر اور منوسمرتی کے

یم نیم	یوگ شاستر	منوسمرتی	
پہلا یم	اہنسا	اکر وده	
دوسرا یم	ستیہ	ستیہ	
تیسرا یم	استے	استے	
چوتھا یم	برہمچریہ	اندری نگرہ	
پانچواں یم	اپری گرہ	دم	مانسک لوبھ کو ابھمان کہتے ہیں جو کہ وکرت اہنکار پر ہوتی ہے من کے وزیعہ وشیوں کے لوبھ کو محسوسات میں گرفتار کہتے ہیں
پہلا نیم	شوچ	شوچ	
دوسرا نیم	سنتوش	دھرتی	من کی سمیک تشٹی کا نام سنتوش ہے ہر ایک حالت میں پرسن رہنے کو سنتوش یا دھرتی کہتے ہیں۔
تیسرا نیم	تپ	کشما	مانسک اور شاریرک کشما کرنے یا سہنے کا نام تپ ہے
چوتھا نیم	سوادھیائے	دھی	
پانچواں نیم	ایشور پرندھان	ودیا	ودیا کے معنی برہم درشن کے ہیں جو یجروید ادھیائے، بھومی لئے گئے ہیں۔

آتمارام امرتسری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نام سے پکارتے تھے۔ مصنف نروکت نے یگ کے معنی ایسے کام کے کئے ہیں جس میں یہ تین باتیں ہوں۔

(۱) دیو پوجا (۲) سنگتی کرن (۳) دان (خیرات) ہے

عالم لوگوں کی محبت کیساتھ عزت و تعظیم کرنا اور انکو نذر نیاز دینے کا نام دیو پوجا ہے۔ انواع و اقسام کی اشیاء کو ملانے اور ان سے کلیں وغیرہ بنانے کا نام سنگتی کرن ہے۔ سماج میں جو محتاج و مفلس ہیں انکو سولہ ابھمان (خود غرضی) چھوڑ کر روپیہ دینے کا نام دان (خیرات) ہے یوروپ کی زندگ کا بیمہ کرنیوالی جماعتیں فقط دولتمندوں کی اولاد کو دولت دے سکتی ہیں مگر مفلسوں کی اولاد کی امداد کا کوئی عمدہ انتظام ان ملکوں میں نہیں ہے اگر ہوتا تو ان ملکوں میں اسقدر افلاس نہ ہوتا کہ سب عالم اسکو مرض لاعلاج اپنی سماج کے بتلاتے۔ قدیم آریوں نے اپنی فیاضی کی طاقت سے افلاس کو اپنی سماج سے بالکل دور کر دیا تھا اور یہ خیرات انکے جگ (پبلک کا) ایک جزو تھا۔ دیو پوجا تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ بزرگ لوگ باہمدگر ملاقی ہوں اور ایک جگہ جمع ہوں اسلئے جگ کا لفظ ویسا ہی بلند معنی رکھنیوالا ایک محقق کے لئے ہو سکتا ہے جیساکہ میکسمولر کے لئے ست کا لفظ ہوا ہے یگیہ کا لفظ آریوں کی پروپکاری۔ سروہتکاری۔ سماجک جیون کی تعلیم دے رہا ہے۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ قدیم آریوں نے پانچ یم اور پانچ نیم معمولی بات سمجھے ہوئے تھے بلکہ انہوں نے انکو ہی دھرم کے دس علامات کا نام دیا تھا اور دھرم کو وہ جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ ان ہی یم اور نیم کا ترجمہ کر کے منوجی نے دھرم کے دس علامات قائم کئے ہیں۔

نقشہ دوسرے صفحہ پر دیکھو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرہوں کے ادھین بتلانا سراسر نادانی ہے۔ اگر بالفرض محال اسکو سچ بھی مانا جائے تو برہمن۔ کھشتری۔ شودر کی جنم پتریوں میں دھن کا ذکر ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ برسہ ورن۔ ویشیہ ورن کے آشرے ہیں اور ویشیہ ورن برسہ ورن کے خرچ کا کفیل ہے۔ برہمن کو ہمیشہ گیان پراپتی کے سادھن میں کوشاں رہنا ہوگا۔ برہمن اگر دھن پیدا کرنے یا بالفاظ دیگر زراعت کرنے اور مویشی پالن کرنے میں مشغول ہوجائیگا تو برہمن کہلانیکا مستحق نہیں رہیگا۔ اسیطرح کھشتری بھی اگر بل حاصل کرنے سے لاپرواہی کرکے دھن کی دھن میں مست ہوجاویگا وہ کھشتری رہ نہیں سکتا۔ وعلیٰ ہذا شودر بھی شودر کا کام چھوڑ کر اگر ویشیہ کا کام کریگا تو ویشیہ ہی کہلائیگا۔ ہاں ویشیہ کا فرض ہے کہ وہ برہمن کھشتری شودر کے کھان پان و دیگر ضروریات کو پورا کرے یعنی برہمنوں کو سنتشٹ رکھے۔ راجہ کا لگان وانکم ٹیکس وغیرہ ادا کرے اور شودر کا خبرگیراں رہے۔ سوسائٹی کے جوانراد زراعت و پشو پالن کا کام کریں گے وہ بھی ویشیہ ورن کہلائیں گے۔

حاصل کلام اس بحث کا یہ ہے کہ دھن کا صرف ویش ورن سے ہی تعلق ہے اور دھن پرماتما نے روز ازل سے دے رکھا ہے یعنی نسل انسانی پیدا ہونے سے پہلے نباتات وحیوانات موجود تھے۔ پرتھوی جو خود دھن مجسم ہے اور نباتات اور حیوانات کی زندگی کا سہارا ہے نسل انسانی سے پہلے موجود تھی۔ پرتھوی سے ہی لعل ہیرا پنا۔ پکھراج۔ نیلم وغیرہ جواہرات۔ موتی۔ مونگہ وغیرہ چمکیلی پارتھ اُوشدہی آن پھل پھول وغیرہ نباتات اور مویشیوں کا چارہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ گویا پرماتما نے دھن بگل انسانوں کو مشترکہ بجھتہ مساوی دیدیا ہے۔ لیکن پورشارتھی لوگ یا بالفاظ دیگر ویشیہ ورن اس کو حاصل کرکے سب کو تقسیم کرتا رہتا ہے۔ جیسے کہ دالیہ ہر جگہہ موجود ہے لیکن اسکو حاصل کرنے کے لئے پکھا چلانا پڑتا ہے۔ اسی طرح دھن ہر جگہہ موجود ہے اسکو حاصل کرنے کے لئے بھی وہندا (کام، یلوسندا (دھن جننے والا) کرنا پڑتا ہے۔ کسی کوی نے کہا ہے "وہ بندے مین دھن ہے پنکھے میں پون۔ جو ناکئے دھن چاہے اس سا مورکھ کون"

پس بتعلیم بھی کہ دھن کی مقدار ہمیشہ سے مقرر ہوتی ہے غلط ہے۔ ستارہ وسیارگان کا اثر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرچشمہ نجوم

سلسلہ کے لئے دیکھو مسافر میگزین بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۰ء

جنم پتری میں پہلے ہی تحریر کیا جاتا ہے کہ نوزائیدہ دہنوان ہوگا یا نردھن رہیگا اس کی خاص وجہ ہے کہ اگرچہ برہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ ہر ورن کے لوگ جنم پتری بنوا لیتے ہیں مگر خاصکر ویشیہ ورن کے لوگ ہی اس کے زیادہ تر دلدادہ ہوتے ہیں اور ویشیہ لوگ ہی زیادہ تر دھن کے خواہشمند ہوتے ہیں

لفظ دھن سے مراد عام طور پر روپیہ پیسہ سکہ رائج الوقت لیجاتی ہے لیکن دراصل دھن وہ ہے جس کی برد ہی ہو سکتی ہو جیسے کہ ہر قسم کے نباتات و حیوانات اسلئے دھن کا مفہوم زراعت و مویشی کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور دھن کے معنی کوش میں آن اور دھان جو ایک قسم کا غلہ ہے پائے جاتے ہیں اور اسی لئے شرتی (وید مقدس) اور سمرتی (دھرم شاستر) میں ویشیہ ورن کا زراعت کرنا اور پشو پالن کرنا مخصوص دھرم بتلایا گیا ہے اور چونکہ روپیہ کو تجارت یا کارخانہ جات وسود پر لگا کر روپیہ میں برد ہی ہوتی ہے اس لئے روپیہ کو بھی دھن میں شمار کیا گیا ہے اور تجارت کرنے اور سود کھانے کی بھی اجازت ویشیہ ورن کو ہے۔

دھن چوری کرنے سے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ دھن قمار بازی میں جیت کر لانا پیدا کرنا نہیں کہلا سکتا۔ دھن رشوت لینے سے حاصل کیا ہوا افزائش میں شامل نہیں ہے۔ دھن ناجائز افعال یا بذریعہ دھوکہ یا فریب حاصل کرنا بھی ترقی کرنے میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ ایک موجودہ اشیاء کو سوسائٹی کے ایک فرد سے دوسرا فرد حاصل کرتا ہے وہ پیدا کرنا نہیں کہلا سکتا۔ فی الواقعہ پیدا کرنے۔ دھن حاصل کرنے کا اصل مفہوم زراعت کرنا اور مویشیوں سے افزائش نسل کرانا ہی ہے۔

اور اسطرح پر دھن حاصل کرنا پورشارتھ کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ روزمرہ کا تشکار ان پورشارتھ کی کمی بیشی کم و بیش پیداوار حاصل کرتے ہیں۔ اسلئے جنم پتری میں ایسا لیکھ جوکھا وار و مدار جیوؤں کے پورشارتھ پر ہو کہ چاہے پورشارتھی ہو کر دھن کمائے یا الٹی بنکر کمائے اسکو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مال و متاع برہمنوں کو دلانا چاہتے ہیں۔ یوں غلط ہے کہ بجز ہندوستان کے تمام کرۂ ارضی کے انسانوں سے رشتہ داران گرہ (برہمنان) کو جو خصوصاً ہندوستان میں ہی سکونت پذیر ہیں کچھ نذرانہ نہیں دلاتے اور انکو گرہ کچھ تکلیف بھی نہیں دیتے۔ اگر بفرض محال یہ مان لیا جاوے کہ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک علاقہ حدود ارضی ریاست گرہوں سے باہر ہیں اسلئے اگرچہ گرہوں کا ورود تو دیگر ممالک میں ہوجاتا ہے۔ مگر وہ ورود حکومتی نہیں ہے بلکہ پرائیوٹ داخلہ سے یا بطور تفریح سیر کرنے جاتے ہیں تو یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ برہمن قوم کے لوگ بھی جنکو جنم پتری کے احکامات دگرہوں کے بدانرات کے وہم نے بدحواس کر رکھا ہے سمجھکر کہ گرہوں کا عتاب ہم پر ہوگیا ہے مثل دیگر اقوام خود دان چپ کرکے اکراتا پھرتا ہے تو حیرانی ہوتی ہے۔ یا الٰہی یہ گرہ کیسے کہ جو دشمنوں کو پکڑتے پکڑتے اُن دوستوں کو بھی پکڑنے لگے کہ جن کے فائدہ کے لئے دیگر اقوام کے دشمن بنے تھے۔ سعدی صاحب نے تو اللہ تعالےٰ کے رحم کی تعریف میں شعر کہا تھا۔ ؎ دوستانرا کجا کنی محروم ۔ تو کہ با دشمناں نظر داری۔ مگر یہی شعر گرہوں کی قہر و جبر کی تعریف میں بھی صادق آتا ہے۔ اب دان کی اصلیت پر دچار کیا جاتا ہے۔ دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ہم جو کام کرتے ہیں وہ فرض کی انجام دہی ہے چنانچہ کسی دانا کا قول ہے کہ جبتک میں ان سمجھ تھا اسوقت تک مجکو معلوم ہوتا رہا کہ زندگی محض عیش و عشرت کے لئے ہے مگر جب مجھ میں سمجھ آئی تو معلوم ہوا کہ زندگی سوائے فرض کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور کارلائل صاحب جو انگلینڈ کے سب سے بڑے محقق و فلاسفر گذرے ہیں اُنہوں نے اظہار کیا ہے کہ زندگی فرائض کی ایک لڑی ہے مطلب یہ ہے کہ ہمارے فرض جو ہمارے باپ۔ ماں۔ بہن۔ بھائی۔ لڑکے لڑکی۔ استاد۔ راجہ۔ ملک سوسائٹی اور پرماتما کے ساتھ ہیں۔ ان کے مجموعہ کا نام زندگی ہے۔ ہمارے شاستر کاروں نے انہیں فرائض کو زیادہ مضبوط اور قابل ادا جتلانے کے لئے بجائے فرض۔ قرض بتلاکر رن کے نام سے دیورن پتری رن شوتی رن پتری رن پرتاگ کیا ہے اور انسانی سوسائٹی کے ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ ہر سہ اقسام رن ادا کرنے سبکدوش ہو یعنی ان فرائض کی ادائیگی میں کوئی لاپروائی نہ کرسکے بلکہ فرض سمجھ کر ادا کرے۔

دیورن سورج چندر آدی روشن و پرتھوی آدی غیر روشن کرۂ جات و حواس و اعضاء جملہ جاندار و نباتات وغیرہ جو انسانی زندگی کا سہارا ہیں ہون یگیہ کرکے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار زراعت پر پڑتا ہی۔ مگر اسکا تعلق حصہ ارضی سے ہوتا ہے نہ کہ آدمی کی ذات پر۔ بعض پھلت جوتش کی دلدادہ یہ کہینگے کہ تمہاری بحث فضول ہی ہم جسکو بتلاتے ہیں کہ وہنوان ہوگا خواہ وہ کمائے یا نہ کمائے اسکا کوئی رشتہ دار کما کر مرجائیگا اور کل سرمایہ اس کے ہاتھ لگ جائیگا جسکا جواب یہ ہی کہ اس کے لئے بھی سوسائٹی کا قانون ممد و معاون ہے مثلاً اہل ہنود میں اگر کوئی مورث لاولد مرجاتا ہے تو اس کی بیوہ کو صرف حق حین حیاتی حاصل ہوتی ہیں۔ اور کل جائداد کے مالک اس کے خاندان کے رشتہ دار اولاد نرینہ ہی ہوتے ہیں حالانکہ دیگر اقوام جینی وغیرہ میں بیوہ کو کل اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں اقوام اہل ہنود میں باپ کے مرنے پر صرف اولاد نرینہ ہی مالک ہوتی ہی۔ لڑکیونکو کچھ نہیں ملتا۔ حالانکہ اہل اسلام میں بیوہ۔ پسر و دختر سب حصہ دار ہوتے ہیں۔ تو کیا کوئی جوتشی بتلا سکتا ہے کہ اہل ہنود کے تو صرف جنس ذکور کے ہی ایسے گرہ پڑتے ہیں کہ وہ وہنوان بلا کمائے ہو سکتے ہیں اور اہل اسلام وغیرہ دیگر قوموں کے جنس ذکور و اناث ہر دو کے گرہ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بلا کمائے وہنوان ہو جاتی ہیں۔ پس پھلت جوتش کے ایسے احکام بالکل ناقابل تسلیم اور غلط ہوتے ہیں۔ پھلت جوتش کا سارا دارومدار لوگونکو خوف دلاکر لوٹنے کا ہے۔ جب کوئی قوم گرتی ہے تو متبرک کتاب یا متبرک حکام کی نام سے جن کی لوگوں کے دلوں میں پہلے سے عزت ہوتی ہے اپنا ذریعہ معاش بناتے ہیں اور جاہل لوگونکو دام تزویر میں پھنسا کر لوٹنا شروع کر دیتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے حافظ شیرازی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تذویر مکن ہمچو خدا قرآں را

برہمنوں کی اولاد جو کہ پرماتما کے دہیان میں ہی مگن رہتی تھی اور ساری مخلوقات کو مقہور تما سے اپنے قابو میں رکھتے تھے اور جو بڑی بڑی راجہ مہاراجوں تک کو ادھرم کمائی کرنا پاپ بتلاتے تھے آج خود غرضی میں پھنس کر لوگونکو ہوگر ہوں کا جھوٹا خوف دلاکر لوٹنا ہی فرض سمجھتے ہیں۔ یہ بات محتاج ثبوت ہے کہ گرہوں کا برہمنوں سے کیا تعلق یا رشتہ ہے۔ اور گرہوں پر وان و خوشنما آمیز الفاظ (جپ) کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ برہمنوں سے ہی گرہوں کی رشتہ داری ہی اور دیگر اقوام کھشتری ویشیہ شودر سو گرہوں کی عداوت ہی اسلئے گرہ بار بار دیگر اقوام کو مار دھاڑ کر کے بالتکلیف ہو کر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس برہمن اگر برہمن کے کرم نہیں کرتا بلکہ کھشتری یا ویش یا شودر کا کام کرتا ہے تو اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ واجب ہے جسکا وہ مستحق ہے اور ایسا ہی کھشتری اور ویش اور شودر بھی جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اگر برہمن برہمن کے کرم نہیں کرتا وہ دان لینے کا مستحق نہیں ہے۔ یہی اصول انسانی جسم میں ظاہر و ہویدا ہے۔

انسان کے تمام اعضاء اگر باقاعدہ کام کرتے ہیں تو کل اعضاء کو خون موافق انکی مقدار یا حق کے پہونچتا رہیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ پاؤں سے کام لینا چھوڑ دے جیسا کہ اکثر فقیر ایک ہاتھ کھڑا کر لیتے ہیں اور اس کو حرکت نہیں دیتے تو خون کا دورہ بھی اسی طرح کم ہونا شروع ہو جاوے گا۔ اور رفتہ رفتہ وہ ہاتھ یا پاؤں بالکل خشک اور ناکارہ ہو جاوے گا۔ اور جسم اس کو خون نہیں پہونچا گویا قانون قدرت یا نیچر سے ہمکو صاف اُپدیش مل رہا ہے کہ برہمن کھشتری۔ ویش شودر بھی جو سوسائٹی کے اعضا رمثل۔ مکھ بازو۔ شکم۔ پاؤں کے ہیں۔ اگر اپنے کرم رفعل کو چھوڑ دیں تو انکو کچھ مت دو۔

دان دراصل فرض کی ادائیگی کا نام ہے اور عام طور پر دان کے معنی دیا جانا ہے مگر مستحق کی جائز ضروریات کو پورا یا بالفاظ دیگر کسی جائز کمی کا پورا کرنا۔ دان کا سچا مفہوم ہے۔ مثلاً سورج استہ ہونے پر اندھیرا ہو جاتا ہے اور اسوقت روشنی کی ضرورت ہے۔ شارع عام یا راستوں پر لالٹین وغیرہ روشن کرکے عام لوگوں کو تکلیف سے بچانا۔ سچا دان ہے۔ اسی طرح دریا کا پل بندھوانا سڑکیں تیار کرانا۔ اور سڑکوں پر سایہ کے لئے درخت لگانا۔ آبنوشی کے لئے چاہ بنوانا۔ حیوانات کے پانی پینے کے لئے اور انسانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تالاب باولی وغیرہ بنوانا۔ سمندر میں لائٹ ہوس قائم کرنا۔ مسافروں کے آرام کیلئے سرائے وغیرہ بنانا۔ اور اپاہج اور محتاجوں کے لئے محتاج خانہ جاری کرنا یتیم بچوں کی پرورش کے لئے یتیم خانہ تیار کرانا وغیرہ وغیرہ دان میں داخل ہے مگر اس کے لئے بھی ویش کا کال اور پاتر کا لحاظ ضروری ہے یعنی موقعہ و محل و مستحق و غیر مستحق دیکھنا ضروری ہے، اگر کوئی شخص بجکے لالٹین روشن کرکے مخیر کہلانا چاہے وہ نادان ہے۔ چنانچہ شاستر کاروں نے فرمایا ہے "کہ ویش کالے چہ پاترے چہ نت دانم سا تو کم بدو"

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انکے فرضہ کی سکیدوش ہونا بتلایا ہے۔ پتری رن۔ ماتا پتا آدی جو اُتپتی دھارن پوشن میں سہایک ہوتے اور راجہ مہاراجادی رکشک جو رکشا کرتے ہیں بذریعہ لائق اولاد پیدا کرنے اور تندرست اولاد پیدا کرنے اور پالن پوشن کرکے سوسائٹی میں داخل کرنیسے پتری رن ادا ہوتا ہے۔

رشی رن۔ وردان جو ہمکو تعلیم دیتے ہیں اس قرضہ کی ادائگی اپنی اولاد اور سوسائٹی کا بچکو خود تعلیم دیکر اور تعلیم دلاکر آیندہ والی نسل کو تعلیم یافتہ کرنیسے ہوتی ہے۔ رشی ہر شیوں نے تو دریا کو کوزہ میں بند کر دکھایا ہے۔ دنیا کے تمام فرائض ان ہی تین اقسام پر منقسم ہو سکتے ہیں اور ان فرائض کو قرض بتلاکر ادائگی لازمی قرار دیدی ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں یا جو کچھ ہم کو کرنا چاہیئے سوسائٹی کی بھلائی کو مدنظر رکھکر کرنا چاہیئے جس میں ہمارا اپنا اور سوسائٹی کا فائدہ ہو یا بالفاظ دیگر ہمکو ان کی مدد کرنی چاہیئے جو خود سوسائٹی کے لئے نقصان دہ نہ ہو بلکہ سہائک ہوں برہمن سنیاسی۔ بان پرستھی و دوان لوگ سوسائٹی کے فائدے کیلئے وید اور شاستر نکی وچار میں اپنی زندگی صرف کرتے ہیں اسلئے کھشتری کا فرض ہے کہ ان کی حفاظت کرے ویشیہ کا فرض ہے کہ انکے اخراجات کہان بان آدی کا بوجھ اپنی گردن پر لے شودر کا فرض ہے کہ ان کی خدمت کرے اسی طرح کھشتری (راجہ) دشمنوں سے سوسائٹی کی حفاظت کرتا ہے اور ایذا رسان جانوروں مثل شیر وغیرہ کو آبادی کے نزدیک نہیں آنے دیتا سوسائٹی کو پابند قانون رکھتا ہے۔ اس لئے برہمنوں کا فرض ہے کہ انکو نیک مشورہ دیں۔ ویشیہ کا فرض ہے کہ کل اخراجات کا کفیل ہو شودر خدمت گذاری کریں۔ وعلی ہذا ویشیہ جو کہ دھن پیدا کرتا ہے یعنی زراعت کرتا ہے۔ مویشی پالتا برہمن انکو نیک ہدایات کریں راجہ حفاظت کرے اور شودر خدمت کرے۔ ایسے شودروں کو بھی برہمن۔ راجہ۔ ویشیہ نیک ہدایات و حفاظت و کھان پان کا بندوبست کرتے رہیں۔ اسیطرح پرش کا فرض ہے کہ وہ استری کی رکشا کرے استری کا فرض ہے کہ وہ پرش کی رکھشا و سہائتا کرے ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اولاد کی سہائتا درکھشا کریں اولاد کا فرض ہے کہ وہ جوان ہوکر جب ماں باپ بان پرستی ہوں یا سنیاسی ہو جاویں یا دیرگیہ آیو ہوکر کام کرنے کے ناقابل ہو جاویں انکا خبرگیراں رہے وعلی ہذا۔ لیکن اگر کوئی فرد سوسائٹی خواہ وہ برہمن ہو یا کھشتری ویش ہو یا شودر سنیاسی یا بان پرستی۔ گرہستی ہو یا برہمچاری۔ اُستاد ہو یا شاگرد۔ باپ ہو یا اولاد اپنے فرض کی ادائگی میں کوتاہی کرتا ہے تو اُس کا کوئی حق نہیں ہے کہ دوسرے لوگ اس کی مدد کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نہ صرف خود فائدہ اُٹھا سکتے ہیں بلکہ تمام سنسار کو فائدہ پہونچا بولنے بن سکتے ہیں۔ صاحبان
چونکہ آپ مغرب اور مغربی تہذیب کے بہت دلدادہ و شیدا ہیں اور مغرب کی ہر ایک بات کو
آپ وقعت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور جو صدا مغرب سے آتی ہے اُسے آپ صدائے غیب
تصور کرتے ہیں اسلئے آج سب سے پہلے ایک مغربی ہستی Xenophon کو پیش کیا جائیگا
بعد ازاں ایک ہستی Aristotle ایشیا کے ملک چین کی اور تیسری بھارت ورش کے ایک
قابل عزت بزرگ کی جنرل بوتھ جو کہ ایک زبردست عیسائی مناد ہیں اور فوج کے
انعقاد و استحکام کو اسی دور اندیش آدمی کے دماغ کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے ۱۰۰ سال نہیں
نہیں اس سے بھی زیادہ عرصہ تک جینے کے متعلق ۶ باتیں قلمبند کرتے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔
نہ صرف جنرل صاحب تھیوری میں ہی بتلاتے ہیں بلکہ ان کے ۸۰ برس کے ہونے پر بھی
جوانوں سا دم خم اسبات کا ثبوت ہے کہ اُنہوں نے ان اصولوں کو اپنے جیون میں
دھارن کر کے انکی صداقت کا ثبوت گویا اپنے جیون سے دیدیا ہے۔
(۱) جہانتک ہو سکے کم کھاؤ۔ اوسطًا انسان ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں جسم کو تندرست
بنانے کے عوض وہ خواہ مخواہ پیٹ سے زیادہ کام لیتے ہیں اور مجبور
کرتے ہیں کہ غذا کی زیادہ مقدار ہضم کرے حالانکہ اس میں اتنی طاقت نہیں ہے
(۲) پانی زیادہ پیو۔ اور ابالا ہوا اور منشی عرق نہ پیو سادہ پانی زیادہ صحت بخش ہوتا ہے
(۳) ورزش کرو۔ گھومو۔ پھرو۔ دل کی تربیت یا نشوونما کے خیال سے جسم کو کمزور
بنانا سخت نادانی ہے۔ کچھ نہ کچھ ہاتھ سے بھی کام کیا کرو۔ زمین کھودو۔ چلو پھرو
لکڑی کاٹتے رہو۔ اگر بات چیت کرنے کی طاقت ہو بات چیت کرو۔ لیکن اس طرح
کہ سارے جسم پر اس کا اثر پڑے۔ ایک قاعدے کے پابند رہو لیکن اس کے غلام
نہ بن جاؤ۔ میرے اُٹھنے کا وقت آٹھ بجے صبح ہے[1] لیکن اگر اس سے کافی طور پر
آرام نہیں ملا تو میں زیادہ دیر تک سو رہنے لگا
(۴) اپنی زندگی کو ناقص اور بیہودہ تفریحوں میں ضائع نہ کرو تاکہ مرتے وقت تم
کہہ سکو کہ ہمنے زندگی رائیگاں نہیں کی کھوئی بلکہ جیسا چاہیئے تھا ویسی ہی زندگی بسر کرتے
رہے۔ باقی دارد (ست پال)

نوٹ [1]۔ یہ ٹھیک نہیں ہے پرانہ کال ۴ بجے اُٹھنا چاہیئے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مرستہ ہلیام منتہا برشٹی چھدائے بھوجنم منتہا۔ دلارے دیتے دائم سہ پہلم پانڈو نندنہ۔

جنکا منشا صاف ہے کہ دان مستحق کو دینا چاہیے اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گرہوں کے نمت جو کچھ دیا جاتا ہے وہ فرض ہے یا قرض یا دان۔

یہہ تو ظاہر ہے کہ گرہوں کے نمت جو دریہ یا لبتر یا اَن وغیرہ دیا جاتا ہے وہ قرض ادا نہیں کیا جاتا اور نہ ہی فرض یا حق کا قائم مقام ہے اور نہ ہی دان کہلانیکا مستحق ہے۔ بیم ورجا۔ خوف وخطر کی حالت میں جو کچھ دیا جاتا ہے وہ یا تو رشوت کی حد تک پہونچتا ہے۔ سوریہ سدہانت آدی ست شاستروں میں ایسا کہیں درج نہیں ہے کہ سوریہ چندر آدی گرہ اُپ گرہ جب کرور ہو جاویں تو اُنکے نمت کچھ دان یا پن کرنے یا جپ کرانے سے ان کے اثرات مبدل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ سارا پرپنچ پھلت گرنتھوں میں ہی پایا جاتا ہے اور دان چونکہ مجبوری کی حالت میں نہیں کیا جاتا۔ اسلئے ایسے دینے کو صدقہ۔ زکوٰۃ۔ خیرات میں سے بھی اگر صدقہ کہا جاوے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ عام مثل مشہور ہے "صدقہ دیا رد بلا" چونکہ لفظ صدقہ مسلمانوں کا اختراع کردہ ہے اسلئے خیال گذرتا ہے کہ شائد یہ اسلامی تعلیم کا ہی اثر ہو۔

گرہوں کے نمت جو دان دیا جاتا ہے اس کے دو اوقات ہیں۔ ایک تو ہر شخص جداگانہ اپنی منفعت کے لئے یا کم از کم اپنے سر سے بلا ٹالنے یا کم کرنے کے لئے جب کوئی گرہ کرور ہوتا ہے اس کی شانتی کے لئے صدقہ دیتا ہے دوئم سوریہ چندر پر جب بخیال پھلت جوتش والوں کے راہو کیتو کرور ہوتے ہیں تو سوریہ چندر کی مخلصی کرانے کے لئے صدقہ دیا جاتا ہے۔ جس کو عام لوگ ادا کرتے ہیں۔ ان ہر دو واقعات سے خیال گذرتا ہے کہ سوریہ چندر اگر ہمارے دشمن ہیں جو ہمکو نقصان پہونچاتے رہتے ہیں اور بلا نذر لئے نہیں ٹلتے۔ تو پھر جب اپنر کوئی اور گرہ کرور ہوتے ہیں تو ان کی رہائی کی تدبیر میں عمل میں لانا سراسر نادانی ہے۔ جناب سوریہ چندر گرہن کے موقعہ پر جو دان کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ کسی مستند گرنتھ میں تو یہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آپنے گلے میں درد ہونے کی شکایت کی۔ ملیکہ نے گائے کے مکھن کی تعریف کی اور کہا رسول اللہ
نے فرمایا ہے کہ گائے کا دودھ شفا ہے مکھن دوا ہے اور گوشت بیماری ہے۔ صرف طبرانی کے
گھرانے کی عورت کا نام اس روایت میں نہیں لکھا ہے۔ باقی سب راوی ثقہ ہیں۔ اس حدیث
کو ابو داؤد نے مراسیل میں بیان کیا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ نے معرفہ میں اور
ابو نعیم نے طب میں اسی کے قریب قریب لکھا ہے۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ مگر اس عورت
کا نام جس نے ملیکہ سے روایت کی ہے نہیں بیان کیا ہے لیکن اس سے منکر زبیر ابن معاویہ
نے بیان کیا ہے۔ جو حدیث کے حافظوں میں سے ایک شخص ہے صادق اور وہ عورت نا
معلوم الاسم اس کی بی بی ہے۔ اور ملیکہ کی صحت روایت پر ایک جماعت نے گواہی ظاہر کی ہے۔
اور اس کے اور گواہ ہیں ان میں سے ایک حضرت ابن مسعودؓ ہیں۔

۴۔ کتاب مستدرک میں حضرت ابن مسعود صحابی سے روایت ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْبَقَرِ وَاَسْمَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَاِنَّهُ دَوَاءٌ وَاَلْبَانِهَا شِفَاءٌ وَسَمْنُهَا دَوَاءٌ وَلُحُومُهَا دَاءٌ۔
ترجمہ (تم پر لازم ہے گائے کا دودھ اور گھی اور خبردار اس کے گوشت سے۔ اسکا دودھ شفا ہے گھی دوا
ہے۔ اور گوشت بیماری ہے) گوشت کی نسبت لفظ آیا تم فرمایا ہے۔ یہ لفظ کسی چیز سے بچنے یا کسی کام
کو نہ کرنے کی سخت تاکید کے لئے بولا جاتا ہے۔

۵۔ ابو داؤد نے مراسیل میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ والہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِلُحُومِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا دَاءٌ وَسَمْنُهَا دَوَاءٌ وَاَلْبَانُهَا شِفَاءٌ ترجمہ (یعنی گائے کا گوشت بیماری ہے اور گھی دوا ہے اور دودھ شفا ہے)

۶۔ اسناد صحیح سے ابن حبان نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے خدا نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی کہ اس کی دوا پیدا نہ کی ہو جس نے اس کو
نہ جانا وہ جاہل رہا اور جس نے اس پر آگاہی حاصل کی وہ عالم ہوا۔

(السنو) گائے کے دودھ میں شفا ہے بیماریوں سے۔ پس تم کو لازم ہے گائے کا دودھ کہ
پیو۔ کہ وہ تمام درختوں سے یعنی ہر قسم کی بوٹیاں کھاتی ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابی
موسیٰ سے روایت کیا ہے اور ابی موسیٰ بڑے صحابی ہیں۔ اس حدیث میں اول بیماری کو پھر اس
کو کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری کی دوا پیدا کی ہے ارشاد فرمایا ہے۔ پھر اس دوا کے نہ جاننے والے
کو جاہل اور جاننے والے کو عالم اس کے بعد مسلمانوں کو لاعلمی اور جہل سے دوا بتا کر
بچا دیا ہے +

باقی دیکھو صفحہ ۸۱

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ویر گھر آیو

بڑے شوک سے دیہا جاتا ہے کہ وہ بھارت ورش جہاں لوگ بڑے سے بڑے عمر
کرتے تھے اور عمر طبعی کو بھوگ کر آنند پورک اس دار فانی سے رحلت
کرتے تھے۔ وہاں آج لوگوں کی عمریں بہت گھٹ گئی ہیں۔ کہاں تو ویدوں
سو سال کی عمر طبعی لکھی ہے اور کہاں آج یہ اوستھا ہے کہ سو سال تک کوئی
پتا نہیں۔ اگر کوئی پھلا بوڑھا سو سال تک کا ہو تو ہو مگر اب ایسی امید لاحاصل
ایسی اوستھا کیوں ہے ایسی دشا کا کیا کارن ہے وہ پوتر بھارت بھومی جہاں رشی لوگ
دم تک جملہ حواس کے صحیح وسالم ہوتے ہوئے دھرم اپدیش کرتے تھے
کے منتر اچارن کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ ایشور تیری اچھا پورن
ہے گھی دودھ
کیا کام اوستھا کہ نوجوانوں کا پتہ نہیں۔ بلکہ آجکل تو مرتے ہی زیادہ نوجوان ہیں۔ اس
اوستھا کے کئی اسباب تبلائے جاتے ہیں مگر میرا خیال جہانتک ہے اور
ہی کی تدا کا کارن ہے کہ دیش بہر ہمچر یہ سے پوتر انسٹیٹیوشن سے بہرور نہیں
دیش میں کوئی اچھا گرہستی نہیں۔ سچے بان پرستی وسنیاسی عنقا ہو گئے ہیں
اس کشریہ وشیہ۔ شودر کالعدم ہو گئے۔ الغرض دھرم روپی بنیاد سے علیحدہ ہونے
دھرم کرم۔ تپ۔ جپ۔ گیان۔ وبیان۔ ویراگ تیاگ۔ یگیہ۔ ورن۔ آشرم۔ سنسکار
دوھ کا پھر گیا۔ لوگوں کے جیون بجائے قدرتی ہونے کے۔ مصنوعی۔ بناوٹی۔ نمائشی ہو گئے
نے ایسے بن گئے۔ مادہ پرستی وزر پرستی لوگوں کے سچے معبود بن گئے جھوٹی۔ نمود و شہرت لوگوں کے
کو پھلدار عمارت ہو گئے۔ روحانیت۔ لوگوں سے کافور ہو گئی۔ اور لوگ بجائے امرت پتر ہونے
نے والدان کے سوشو بھت ہوئے اور برہم یگیہ پہننے کے پشات راکھشس اور مرتیو کے سدا غلام
ہونیکے خطرہ میں پڑ گئے۔ صاحبان زیادہ طوالت نہ دیتے ہوئے آج آپکو
ہے کہ پھر کیونکر ہماری زندگیاں دراز ہو سکتی ہیں۔ اور ہم اپنے جیونوں سے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کے ایجنٹ یا قریبی رشتہ دار چوہڑے وہانک ادی ہیچ اقوام کو ہی سمجھا جاوے تو تیرتھوں کے برہمن جو خاص طور پر جنرل ایجنٹ ہیں۔ انکا اُنسے کیا تعلق ہے یہ عقدہ کشائی کوئی پورانک کرے تو کرے۔

ہمارے خیال میں تو یہ تقسیم یا تو اول اول قابلیت پر ہوئی ہوگی یا قرعہ اندازی پر کیونکہ مہابرہمن آچاریہ مردے کے منت دان لیتے ہیں اور وہ بھی گیارہویں روز تک بعد میں برہمن کا حق ہے۔

اور بیاہ شادی کے موقعہ پر کُل پرہمنوں کو ہی ملتا ہے۔ مہابرہمن کو کچھ نہیں مگر یہہ قابلیت پر تقسیم ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قابلیت قوم پر حاوی نہیں ہو جاتی بلکہ افراد پر حاوی رہتی ہے جیسے کہ مثال کے طور پر چیف کورٹ کے وکیل عدالت ماتحت کے اپیل مختاران اور وہ مختاران جو رونیو ایجنٹ کی سند حاصل کرتے ہیں۔ جداگانہ عدالتوں میں کام کرتے ہیں مگر ایک مختار بعد میں رونیو ایجنٹ کی سند حاصل کر سکتا ہے اور ایک عدالت ماتحت کا وکیل چیف کورٹ کا وکیل بن سکتا ہے۔ مگر مہابرہمن کسی حالت میں بھی برہمن نہیں بن سکتا۔ اسلئے یہ تقسیم قابلیت پر معلوم نہیں ہوتی بلکہ قرعہ اندازی ہو تو ہو جو جس کے حصہ میں آگیا سو آگیا خیر ہمکو اس سے کیا واسطہ۔ باقی آئندہ (شادیرام آریہ پانی پتی)

گائے اور متعصب مسلمان

از مسٹر حسن الدین ایم اے لا کالج لاہور۔

۲۴۔ اکتوبر کے روزانہ پیسہ اخبار میں الف بے بلوچ نامی ایک شخص کا مضمون چھپا ہے جس میں ان احادیث کو جن میں رسول خدا نے گائے کی گوشت کو مرض و وہ کو شفا اور بکھن کو دوا فرمایا ہے غلط ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بیباک شخص نے باوجود مسلمان کہلانے کے محض اپنے دلی تعصب سے مغلوب ہو کر حدیث رسول مقبول کو جھوٹ اور سفید جھوٹ سے تعبیر کیا ہے۔ حالانکہ وہ تمام حدیثیں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

کسی مسلمان کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی حدیث جو کسی ایک حدیث کی کتاب میں نہ ہو۔ اپنی طرف سے بناوٹی بنا کر اپنے مشن کی تائید میں دعوے کیساتھ شائع کرے جو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہ جائیگا ایک مولوی اور پھر مولوی بھی کون؟ ہی نشی فاضل فرنگی محل لکھنؤ ہندوستان کے
ب سے بڑے مسلمان کا اوستاد یعنی نواب رامپور کا اوستاد شائع کرے۔ کیونکہ جن احادیث
ورد زمانہ پیسہ اخبار میں کسی کور باطن معترض نے بناوٹی کہا ہے وہ مولانا مولوی فرخی صاحب
دستاد نواب رامپور کی مختلف احادیث کی کتب سے اخذ کردہ ہیں۔ کسی غیر ذمہ وار شخص
اچنی ہوئی نہیں ہیں +

بڑا غضب ہے کہ بعض مسلمان ایک صاف اور صریح منفعت انگیز تحریک کے منہ آتے ہوئے
یا نہیں شرماتے اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے مغالطہ میں رکھ کر ملک کا بیڑا غرق کرنا چاہتے ہیں
گائے کے گوشت کو ایک آدھ جگہ ہی نہیں۔ بلکہ سات آٹھ جگہ رسول خدا نے مضر صحت بیماری
غیرہ فرما کر اس سے نفرت دلائی ہے۔ اور ایک جگہ تو کھلے طور پر جگا اس کے کھانے سے روکدیا
ہے۔ مگر افسوس تعصب کا منہ کالا بعض مسلمان بغیر اسلامی کتابوں کے دیکھے سرے سے ان حدیثوں
ہی بناوٹی بتاتے ہیں۔ اور اس طرح معاذ اللہ فرمان رسول کی توہین کرتے ہیں۔

اصل واقعہ یوں ہے کہ لاہور سے ایک رسالہ حامی البقر المشہور گئو ماتا منشی اللہ یار خاں صاحب
رف جوگی جی کی ایڈیٹری میں نکلتا ہے۔ جوگی جی اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ گاؤکشی
یوجہ تعصب مسلمانوں میں رواج پا گئی ہے۔ اس کا انسداد ہو جائے۔ انہوں نے رسالہ
ماتا کے کسی نمبر میں سات احادیث کے عنوان سے ایک مضمون رسالہ ہوکت
رحرکت سے اقتباس کر کے دیا تھا۔ یہ رسالہ مولانا مولوی فرخی صاحب استاد نواب
پور کی تصنیف ہے۔ ہم ناظرین کے ملاحظہ کیلئے ان احادیث کا ترجمہ معہ حوالہ کتب غیرہ کہ جن جن
رج ہیں اس جگہ بھی دیدیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین ہر طرح اپنی تسلی کرلیں
حوالہ کے مطابق حدیث کی کتابوں میں ان حدیثوں کو بچشم خود دیکھ لیں +

حدیث ۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ گائے کا دودھ شفا ہے۔ گوشت بیماری ہے۔ اور گھی دوا ہے +

اسی منے میں ابن عدی نے ترجمہ محمد ابن زیاد الطحان میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
گائے کا دودھ شفا مکھن دوا اور گوشت بیماری ہے +

۲۔ طبرانی نے زبیر سے روایت کی ہے کہ میرے گھرانے کی ایک عورت نے ملیکہ بنت عمر الزیدیہ
سے جو زید ابن عبداللہ ابن سعد کی اولاد سے تھا روایت کی ہے کہ میں نے ملیکہ زیدیہ سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہوتے ہیں یا نہیں اگر کمت نہ ہوئے تو میعاد مقررہ کے بعد دوچند سہ چند دان کر دینا
اور اگر بلا دان کے بھی مدعا حصول کمت حاصل ہو گیا تو بھی دان فضول۔
ہمارا دعوے ہے کہ سوریہ چندر گرہن کے موقعہ پر تمہاری خیرات کا کوئی اثر نہیں یہہ
ناممکن ہے کہ تم خیرات نہ کرو اور وہ کمت نہ ہوں یا تم کل خیرات پیشگی کر دو اور وہ گرہن
نہ ہوں اور یہہ مسئلہ ہے۔ پس اسی طرح تمہاری خیرات کا اثر سوریہ چندر منگل
آدی گرہوں پر بھی نہیں ہوتا۔ اطمینان رکھیں۔

"نا نباشد چیزے کہ مردم نہ گویند چیزہا"

سنہدوؤں کی بابت عام کہاوت زبان زد خلائق ہے کہ یہ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں
اس لئے اس دان پن کی بابت کچھ نہ کچھ پتہ لگانا چاہیئے۔ یہ ہم پہلے ثابت کرتے
ہیں کہ دان دراصل کمی کو پورا کرنیکا نام ہے۔ سوریہ گرہن چندر گرہن کے موقعہ پر
سوریہ اور چندرے چکر نیں اور شعاعیں پرتھوی پر ہمیشہ آتی ہیں ان سے کم آتے
لگتی ہیں۔ یہ کمی واقعہ ہوتی ہے اور اس کمی کا اثر کش اوایو منڈل، پرتھوی۔ جل اوشدھی
وغیرہ پر ہوتا ہے۔ وید مقدس میں پرماتما اپدیش کرتے ہیں۔
دیو شانتی۔ انتر کشنگ شانتی۔ پرتھوی شانتی۔ آپ شانتی۔ اوشدھی شانتی۔۔۔
یہ منتر پورانک لوگ بھی عام طور پر بیواہ شادی کے موقعہ پر ہمیشہ پڑھتے ہیں مگر وہ چونکہ
منتر کو زبان سے بولنے سے ہی سب کو شانت رکھنا سمجھتے ہیں اس لئے اس کے
لئے کچھ اور نہیں کرتے۔ مگر منتر ہذا میں صاف اپدیش ہے کہ دیو لوک
(روشن کردہ سوریہ چندر آدی) اگر ٹھیک حالت میں رہیں گے تو انتر کش
(دایو منڈل) ٹھیک اور سہایں رہیگا۔ اور دایو منڈل کے ٹھیک رہنے سے پرتھوی
شانت رہے گی اور پرتھوی شانت رہنے پر جل اوشدھی وغیرہ علی الترتیب شانت
رہ سکتے ہیں۔ یعنی اگر دیو لوک (روشن کردہ سوریہ چندر) کی کرنیں یا شعاعیں اگر کسی
وجہ سے شانت سے کم و بیش ہو جاویں گے تو اشانتی کا باعث ہوگا اور ہماری
زندگی وبال ہو جانیکا کافی اندیشہ و احتمال ہوگا۔ اتھروید میں منتر ہذا اور ترتیب
سے آتا ہے۔ وہاں اول پرتھوی شانتی انتر کشنگ شانتی۔ پھر ہمدوی شانتی۔۔۔
تحریر ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر پرتھوی شانت رہیگی تو دایو منڈل شانت

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور والو منڈل شانت رہیگا تو بھوکت روشن کرہ جات رہیں گے پس نتیجہ
برآمد ہوتا ہے کہ جہاں والو منڈل بہ روشن کرہ جات کا اثر پڑتا ہے وہاں پرتھوی
کی شعاعوں کا بھی اثر پڑتا ہے اور چونکہ حرکت کے بعد حرکت ہوتی ہے۔ اسی مسئلہ
کے ماتحت پرتھوی اور روشن کروں میں شعاعوں کی آمد رفت جاری رہتی ہے وید
مقدس میں ارشاد ہے کہ چندرمان اسکو دیتا ہے۔ سوریہ اسکو لیتا ہے۔ یعنی ایک
سلسلہ تار سا بندھا رہتا ہے۔ اس لئے رشی مہرشیوں نے وید مقدس کے احکام
کی تعمیل میں ایسے موقعہ پر یگیہ کرنا ضروری سمجھا اور احکام صادر فرمائے کہ ایسے
موقعہ پر بڑے بڑے یگیہ کرنے چاہئیں اور ہر اماوس و پورنماشی کو بھی بہ نسبت
اور ایام کے خصوصیت سے زیادہ مقدار ہون یگیہ کرنا چاہیئے تاکہ سوریہ اور چندر
گرہن ہونیسے جو کمی واقعہ ہوتی ہے وہ پوری ہو جاوے یعنی آگ روشن ہونیسے
اور خوشبودار دروگ ناشک اور پشٹی کارک پدارتھ جلانے سے والو شدھ ہے
چونکہ یہ سائنٹیفک اصول ہے اسلئے یقین کامل ہے کہ جوں جوں لوگ سائنس میں
ترقی کرتے جاوینگے اس اصول پر کاربند ہوتے رہیں گے۔

مگر یگیہ کے معنی دیو پوجا سنگتی کرن اور دان کے ہیں۔ پورانک زمانہ میں یگیہ کی
وہ چونکہ بزرگی کو نہ جانتے ہوئے۔ دیو پوجا سے مطلب اور دان سے دہن وغیرہ جیزات کرنا
مراد لی ہے۔ اور ایک بڑی علمی غلطی کا شکار ہو گئے۔ اور رفتہ رفتہ وہ دان ہی واہو
درکیتو کے تمت کرنا ہی فرض سمجھ بیٹھے نہیں بلکہ استری تک کو دان کرنے لگ
گئے نہ معلوم استری دان کرنیسے کس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ جب سوریہ چندر کے گرہن
کے موقعہ پر دان ضروری سمجھا گیا۔ تب رفتہ رفتہ دیگر گرہوں کے شانت کرنیکا بھی دان
ہی سمجھا گیا۔ اور ویدک یگیہ کے مطلب کو نہ سمجھنے سے ہی یہ رسومات جاری ہو گئی ہیں۔
ایک بات اور قابل غور ہے کہ کوروکشیتر تھانیسر وغیرہ تیرتھوں پر تمام دان مال
و متاع رزد جواہر ہاتھی گھوڑے حتی کہ استری تک یجمان سے برہمن لیتے ہیں
مگر دیگر مقامات میں نیچ اقوام چوہڑے (خاکروب) دھانک وغیرہ لیتے ہیں یا برہمنوں
سے صرف ڈکوت اور بیاس لیتے ہیں اور گوڑ یا ساریٹ برہمن۔ مہابرہمن (اچاریہ)
یہ دان نہیں لیتے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ انکا میل جول کسطرح ہو گیا۔ اگر راہو کیتو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیش محل یا پہاڑی گپھا

ممالک متحدہ امریکہ کے کسی سابق حاکم سے ایک امریکن نے دریافت کیا تھا شندگان امریکہ کی موجودہ خوشحالی اور علمیت کی تہ میں کیا راز ہے اُسنے اسکا جواب بڑی سہولت سے مختصر یہ دیا کہ "وہائٹ ہوس" کہنے کو تو وہائٹ ہوس صرف دو لفظ ہیں مگر سچ پوچھو تو امریکہ کی موجودہ ترقی اور خوشحالی کی اصلی کنجی یہ وہائٹ ہوس ہی ہے۔ ان آٹھ کروڑ لوگوں کو زمین سے اُٹھا کر آسمان پر پہنچانے والی اگر کوئی بات خیال کی جاسکتی ہے تو وہ وہائٹ ہوس ہی ہے۔ کون ہے جو آج امریکن لوگوں کی طاقت و ذہانت قابلیت اور مال و دولت کی داد نہ دے آج اگر بڑے بڑے فلاسفر ملیں گے تو امریکہ میں۔ سائنسدان ملیں گے تو امریکہ میں۔ وصناڈیہ ملینگے تو امریکہ میں۔ غرضیکہ عقل کے کرشمے اور پرکرتی کے عجوبے سب وہاں ہی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب وہائٹ ہوس کا ہی جادو ہے کیونکہ امریکہ میں وہائٹ ہوس کی ہر فرد بشر ایک زبردست خواہش رکھتا ہے ایک موچی جو بازار میں بیٹھا جوتیوں کی مرمت کرکے اپنا پیٹ پالتا ہے یا ایک اخبار فروش لڑکا جو تمام دن ایک یا دو سنٹ کے لئے گلیوں میں مارا مارا پھرتا ہے اس کی زندگی کا بھی آخری مقصد یہ وہائٹ ہوس ہی ہے۔ غرضیکہ امریکہ میں وہ غریب اور نادار آدمی بھی جسکا تمام دن تو گندی نالیوں میں پڑے گذرتا ہے اور رات روڑیوں پر۔ وہ بھی ہر وقت اسی وہائٹ ہوس کے خواب دیکھتا رہتا ہے۔ ناظرین بے صبری سے دریافت کریں گے کہ یہ وہائٹ ہوس کیا؟ وہائٹ ہوس ممالک متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ کی سرکاری جائے رہائش کا نام ہے جو نہایت عالیشان ہے اور خوبصورت ہے۔ اہل امریکہ اگر دنیا میں کسی چیز کی بیحد زبردست خواہش رکھتے ہیں تو وہ یہ وہائٹ ہوس ہی ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ایک باشندہ امریکہ مصیبتیں اٹھاتا۔ تکلیفیں برداشت کرتا اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسم نہیں ہے مگر عام طور پر زمان زد خلائق ہے کہ سورہ چندر گرہن یا تاروں پر راہو
کیتو اسروں کا قرضہ واجب ہے۔ سو یہ چندرے قرضہ ادا نہیں ہوتا اس لئے وہ
انکو گرفتار کر لیتے ہیں۔ جب ہم لوگ دان دیکر قرضہ ادا کرتے ہیں تب وہ مخلصی
پاتے ہیں چونکہ ہمکو عام خلائق کے خیالات کو درست کرنا منظور ہے اس لئے
اس خیال کی پڑتال کیجاتی ہے۔ اول تو مقروض پر قرض خواہ چاہے جب اپنا
قرضہ طلب کر سکتا ہے۔ مقروض قرضخواہ کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ خاص خاص
تاریخ پر ہی طلب کرے جیساکہ سورہ گرہن اماوس کو اور چندر گرہن پورنماسی
کو ہی ہوتا ہے۔ اگر تم کہو قرضہ کی ادائیگی کا اقرار عند الطلب نہیں ہے بلکہ قسط وار
جو اماوسیہ و پورنماسی کو ہی ادا ہوتی ہیں تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہر اماوس و ہر پورنماسی
کو نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض بعض سال میں بھی نہیں ہوتے۔ اگر بفرض محال ہم یہ بھی
مان لیں کہ فی الواقعہ قرضہ ہی طلب کیا جاتا ہے تو عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ
اچھی ساکھ والا مقروض تو ساہوکار کا قرضہ بلا طلب ہی ادا کرتا ہے اور جو طلب کرنے
پر ادا کرے اسکو نوٹس نہیں دیا جاتا اور جو نوٹس پر دیدے اس کی نالش نہیں
کی جاتی اور جو نالش پر دیدے اس کی ڈگری جاری نہیں کرائی جاتی۔ جس سے
اطلاع پر وصولی ہو جاوے اس کی قرقی نہیں کرائی جاتی جس سے قرقی پر بھی
وصول نہیں ہوتا۔ اسکی گرفتاری کرائی جاتی ہے۔ اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ تمہارے
دیوتا ایسے ہی لے مرہیں کہ اگر گرفتار ہوئے قرضہ ادا کرنا ہی پاپ سمجھتے ہیں اور اس
قول کے مصداق کہ:

(بڑی بڑوں کی رسم ہے لے کے دینا قرض ہے۔ ایک نے لیکے دیا تھا سب نے بڑا کہا تھا)

وہ آپ سورہ چندر کے گرفتار ہونے سے پہلے قرضہ ادا کریں یعنی جو دان آپ سورہ
چندر گرہن کے موقعہ پر کرنا چاہتے ہیں اسکو اجرا ہی کر دیں۔ بلکہ اس سے دوچند
سہ چند۔ نہیں بلکہ تمام زر و مال و عورت و بچہ وغیرہ سب دان کر دیں پھر دیکھیں
کہ آیا سورہ چندر گرہن ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہ ہوا تو دان سپھل ہوا۔ اگر پھر بھی ہو گیا
تو دان کرنا فضول یا آپ کم سے کم ایک سورہ گرہن یا چندر گرہن کے موقعہ پر منادی
کرا دیں کہ کوئی شخص دان نہ کرے اور پھر دیکھو کہ قرضہ ادا ہونے پر سورہ چندر مکت

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے کنیڈین دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ یہ جملہ واقعات بھارت ورش
نام ایک پیغام لاتے ہیں:-

"کہ یدی تم جیوت رہنا چاہتے ہو۔ یدی تمہیں میدان ترقی میں قدم
مارنے کی خواہش ہے۔ یدی تم چاہتے ہو کہ سنسار کی زندہ قوموں
میں تمہارا نام بھی شمار کیا جاوے تو اُٹھو! آلسیہ کو تیاگو۔ قسمت پر
شاکر رہنے کی بد عادات کو چھوڑو۔ ہمیشہ اپنے پاؤں آپ کھڑا ہونا
سیکھو۔ خواہشات کو بڑھاؤ اور ارادوں کو مضبوط کرو۔ کسی معیار
ترقی مغربی وہائٹ ہوس یا مشرقی شیش محل کو مدنظر رکھکر کام کرتے
چلو۔ بس پھر بیڑا پار ہے"

یام ایک مبارک پیغام ہے جو مغرب مشرق کو دیتا ہے اور اسپر عمل کرنے کی تاکید
ہے۔ مگر یوروپ کے وہائٹ ہوس کیطرح یہاں بھی شیش محل کی خواہش
جا سکتی ہے۔ مگر مشرق کا شیش محل کیا ہے وہ بھی ذرا سنئے۔ ایک ہندوستانی
طالب علم جو اپنی زندگی کا ایک معقول حصہ تعلیم حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے اس کی بڑی
سے بڑی خواہش کلرکی تک محدود ہوتی ہے۔ جہاں سے یہ مل گئی شیش محل حاصل
ہو گیا۔ یہی حال پیشہ ور لوگوں کا ہے۔ جو باپ دادا نے سکھا دیا۔ بس اس کے آگے
قدم بڑھنا پاپ خیال کیا جاتا ہے۔ جس تنور کی بھٹی میں پڑے وہی شیش محل
ہے۔ غرضیکہ بھارت ورش میں تعلیم یافتہ گروہ کا شیش محل تو دفتر کا کمرہ ہے اور
تعلیمیافتہ گروہ کا شیش محل پھونس کی جھونپڑی۔ کسی شاعر نے مشرق کی قناعت
کی تصویر خوب کھینچی ہے وہ کہتا ہے

کوئی شمال و دشمال میں مست ہے ۔ کوئی اپنی ہی کھال میں مست ہے

مشرق کی پرانی تعلیم یہ ہے کہ ہماری زندگی پھولوں کا گلدستہ ہے۔ اسے جدوجہد
کا میدان بنانا ٹھیک نہیں۔ پرکرتی دیوی سے پریم کرنا جہنم میں گرنا ہے۔ یہ وہ
معشوقہ ہے جو اپنے عاشق کو دین دنیا کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ خواہشات کا بڑھانا
مصیبتوں کا سہیڑنا ہے۔ خواہشات کیا ہیں۔ افق کی مانند ہیں جوں جوں انسان
اس کے نزدیک پہونچنے کی کوشش کرتا ہے توں توں وہ دور بھاگتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پسینہ کی جگہ خون بہاتا ہے۔ جو بھی اس کی طاقت یا عقل میں ہوتا ہے کر
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج امریکن دنیا بھر کی مہذب قوموں میں سب سے اوّ
پر سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب اس وہائٹ ہوس کے لئے کوشش کر
ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ تمام ہی اس ہوس کو حاصل کر لیتے ہیں بلکہ
مطلب یہ ہے کہ وہ جتنی بھی ترقی کر چکے یا کر رہے ہیں وہ وہائٹ ہوس
ہی برکت ہے۔ چند مثالیں ایسی بھی ہیں جنہوں نے امریکن زندگی کی اس آخر
منزل کو طے کر کے ہی چھوڑا ہے۔ ابراہم لنکن کا لنکن ایک لکڑی کی جھو
میں پیدا ہوا۔ جنرل گارفیلڈ نے سب سے پہلے دن کی روشنی ایک
جھونپڑی میں دیکھی مگر جب سے ہوش سنبھالی اپنی زندگی کا ایک مقصد اس وہائٹ
ہوس کو رکھ لیا۔ مصیبتیں سہیں تکلیفیں اٹھائیں۔ بڑی بڑی آزمائشوں میں
گذرے مگر آخر اسکو حاصل کر کے ہی چھوڑا۔ مثل مشہور ہے کہ "موت کو پکڑ
زحمت قبول کرتی ہے" جب ہم آسمان پر چڑھنے کا ارادہ رکھینگے تبھی با
ترقی پر پہونچ سکیں گے۔ اگر ہمارا خیال پہلے ہی ایک خاص حد تک محدود ہے تو
دنیا میں ترقی کیا کرنی ہے خاک۔

آسمان کو مدنظر رکھنے کے اصول نے پشچمی دیشوں کو معراج ترقی پر پہونچا دیا
ہے ان کے اندر ترقی کی ایک زبردست لہر پائی جاتی ہے۔ وہ پرکرتی دیوی
کے بھگت ہیں۔ نہیں! نہیں!! بلکہ پرکرتی دیوی آج یوروپ کی بے دام
خادمہ ہے۔ یوروپ نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ بام ترقی پر پہونچنے کے لئے
آسمان ترقی کی خواہش رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ہر فرد بشر
معراج ترقی تک پہونچ سکے مگر یہ ضروری ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ سب
ترقی کریں۔

مسٹر سنت نہال سنگھ اپنی تازہ تصنیف "پیغام ترقی برائے ہند" میں کینیڈا
کی ترقی کا بھی یہی راز بتلاتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کینیڈا کی موجودہ آبادی صرف
وہائٹ ہوس سے ہی سنتشٹ نہیں بلکہ وہ اس سے زیادہ چاہتے ہیں ہر ایک
بچے سے لیکر بوڑھے تک کو گورنر جنرل بننے کی خواہش دامنگیر رہتی ہے۔ اس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوری فرض محال دہن ایشورج کی ترشنا پورن بھی ہوگئی تو یہ سب کچھ مادے
چنچکار ستھر رہنے والا نہیں اسلئے بقول سری کرشن جی "ایسی وستو کلی جو اول
ں دیکھنے پراپت نہ ہو سکے اگر جان میل کر پراپت بھی ہوگئی تو ستھر نہ رہ سکے چنتا کرنا
وان ہی ہی مالنوں کا کام نہیں اسلئے ترشنا کو سرو تھا تیاگ جس اوستھا میں کہ ہم ہیں
لیا ہے ہی میں سنتشٹ رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ترشنا کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے تو اتنا
دے بھی یہ بڑھتی چلی جائیگی۔ جس پرکار اگنی میں گھی کی آہوتی ڈالنے سے اگنی پرچنڈ
لہ شانت ہو جاتی ہے اسی پرکار ترشنا روپی اگنی میں وشے بھوگوں کی آہوتی دینے سے
ہ پرچنڈ ہو جاتی ہے۔ بڑھتے بڑھتے اپنی سیوک کے پران ہی ہر لیتی ہے۔ روس
ں اترپ کے جیوت رشی کونٹ ٹالسٹائی نے ایک پستک "پاپولر سٹوریز" لکھی ہے
بھی اشٹ اس میں اسنے ایک گاتھا لکھی ہے جو ترشنا کے اصلی سروپ اور پریام کو پرکاشت
کرتی ہے۔ کونٹ ٹالسٹائی لکھتے ہیں۔

کسی گاؤں میں ایک زمیندار تھا جو اپنے حال میں بہت خوش تھا۔ اگرچہ اسکے
ہے۔ شا اپنے رفیق کاشت کرنے کے لئے نہیں تھے مگر پھر بھی اپنی اسی اوستھا میں وہ بہت سنتشٹ
جس پ اور پرسن تھا۔ اسنے ٹھیکہ پر زمین برائے کاشت لی ہوئی تھی اس میں سے جو
ساتھ پیداوار ہوتی کچھ حصہ تو مالک اراضی کو دیدیتا اور باقی سے اپنا گذارہ چلاتا۔ اسی
کو پورا پرکار کئی سال گذر گئے۔ ایک دن اس کے من میں وچار ہوا کہ بدی میں کسی
اراضی کا مالک واحد ہو جاؤں تو میرے اور میری اولاد کے دن خوب مزے
سے گذریں۔ دنرات اب اسکو یہی فکر رہنے لگا۔ جو ندہ رایا بندہ۔ آخر اسنے
کوشش کر کے اراضی کا ایک ٹکڑہ خرید کیا اور شاداں شاداں محنت کرنے
لگا۔ دنرات درستی زمین ہل چلانے۔ بونے اور کاٹنے کے کاموں میں مصروف
رہنے لگا۔ مگر اسے اُن تمام دقتوں کا سامنا کرنا پڑا جو عموماً زمینداروں کو پیش آیا
کرتی ہیں۔ کل کسی نے بنہ شکنی کر دی۔ کبھی کسی نے چوری پیداوار کاٹ لی
کبھی کسی پڑوسی کا بھینسا یا بیل آنکھ بچا کر کھیت میں آگھسا اور سب صفاچٹ
کر گیا۔ بیچارہ بلا میں پھنس گیا۔ آئے دن اڑوسیوں پڑوسیوں سے دنگہ فساد
رہنے لگا۔ اکیلا آدمی اگر چہ بے لوث کھیتی اُجڑے اگر کسی کو کچھ کہے تو وہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی جدوجہد میں انسان بوڑھا ہو جاتا ہے۔ پر تو اس کی خواہشات ہرگز پوری نہ ہوتیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

ترجمہ۔ "بڑھاپے میں بال سفید ہو گئے۔ سب دانت گر گئے۔ آنکھ میں دیکھنے کی طاقت نہ رہی۔ کان میں سننے کی شکتی نہ رہی۔ پر تو ترشنا کو جب دیکھا جوان ہی ہے"

اس شلوک میں منش کو خواہشات سے گھرنا دلائی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ منش کی سب اندریاں شتھل ہو جائیں۔ ناک۔ کان۔ آنکھ سب جواب دے بیٹھیں یہ عزیز رشتہ دار بھی گھرنا کرنے لگیں۔ پر تو تو بھی ترشنا بوڑھی نہیں ہوتی بلکہ شاستر تو یہاں تک اُپدیش دیتے ہیں:۔

ترجمہ۔ "دھن۔ جیون۔ بھوجن اور ستری سکھ آدمی میں سب نرناری اترپت کے ہو کر گئے اور جا رہے ہیں اور جائیں گے اور اسوقت جو در تمان ہیں وہ بھی اتراس اور اترپت ہیں ارتھات انکو بھی ترشنا اگنی جلا رہی ہے"۔

یہاں ترشنا کو اگنی آگ" بتلایا گیا ہے۔ جو اس میں گرتا ہے بھسم ہو جاتا ہے۔ شا ترشنا کو مرگ ترشنا بھی کہتے ہیں کیونکہ ترشنا سے کوئی جیو ترپت نہیں ہوتا۔ جس ویا کل مرگ بن میں ریت کو جل سمجھکر اپنی پیاس بجھانے کے لئے ادھر بھاگتا پر تو وہاں جل کا ایک بند بھی نہ پاکر گردن جھکائے واپس لوٹ آتا ہے۔ اسی ترشنا کے پیچھے جو بھاگتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔ وقت آتا ہے کہ ترشنا کو پورا جیو خود ہی پورا ہو جاتا ہے۔

ہری بھرتری جی کہتے ہیں۔

ترجمہ۔ بھوگ میں نے کیا بھوگنے تے بھوگوں نے مجھے بھوگ لیا۔ تپ نے کیا تپ نے مجھے تپا دیا۔ سمہ میں نے کیا گذارا۔ سمہ نے مجھکو گذار دیا۔ ہا! میں ہو گیا پر تو میری ترشنا بوڑھی نہ ہوئی۔

یہ یاس کا نظارہ ہے جو شرتی تعلیم ہماری آنکھوں کے سامنے لاکر ہمیں کچھ کال کے لئے بیخود کر دیتی ہے۔ ہماری گھٹی میں یہ شکشا دی گئی ہے کہ دیکھو ہمیشہ ایشور بھروسہ رکھو۔ خواہشات کو بڑھاؤ نہیں ہمیشہ گھٹانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ یہ پوری کبھی نہیں ہونگی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گیا۔ لو کیا عذر تھا سب نے ہاں کر دی۔ ادھر سے گاؤں کا مکھیا بھی آگیا۔ صرف اُسکا
گاؤں رنظار باقی تھا اسنے بھی ہاں میں ہاں ملا دی۔ اور اس زمیندار کیطرف مخاطب
ہو کر کہا۔ کہ زمین تم جتنی چاہو لو۔ یکصد روپیہ پیشگی پہلے میرے پاس جمع کرا دو
رشتا ہم سب ایک جگہہ پر ٹھہریں گے تم اس جگہہ سے طلوع آفتاب پر زمین پر قبضہ
ی خیال رنا شروع کر دو اور غروب آفتاب سے پہلے پہلے تم جتنی اراضی کے گرد گھوم
سے ملا کر اسی جگہہ آ پہونچو تو وہ سب زمین تمہاری اگر سورج غروب ہو گیا اور تم جائے
قررہ پر نہ پہونچ سکے تو سب روپیہ ضبط۔ اس زمیندار نے اس شرط کو منظور و
قبول کر لیا۔ دوسرے دن گاؤں کے گرد گھوم کر عمدہ عمدہ زمین تلاش
تیسرے دن آدھی رات کو ہی اُٹھکر سوداگر کو جگایا۔ تمام اہل گاؤں کو
اکٹھا کیا۔ اُن سے ایک دستاویز معہ اندراج شرائط مندرجہ بالا تحریر کرائی
ر سب ایک پہاڑی کی چوٹی پر چلے گئے۔ طلوع آفتاب پر اُسنے زمین پر
قبضہ کرنا شروع کیا۔ جہاں جہاں عمدہ قابل کاشت زمین دیکھتا وہیں نشان
لگا دیتا۔ اسی دوڑ دھوپ میں اس پہاڑی سے قریب ۲ میل دور چلا گیا کہ
بارہ بج گئے اب اسنے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا مگر پھر بھی جہاں عمدہ اراضی
دیکھتا ادھر کا ہی رخ کر لیتا۔ گو وہ بہت تھک گیا تھا مگر اس کی خواہش تھی
کہ جاہے کچھہ ہی ہو ایک دفعہ تو تمام عمدہ اراضی اپنے قبضہ میں لے آئے۔
پس آج کی ذرا سی محنت اور کوشش پشتہا پشت تک کام آئے گی۔ کچھہ
کھایا نہ پیا۔ ایک بھوک دوسرے پیاس تیسرے تکان مگر پھر بھی یہ مرد خدا
اپنی دھن کا پکا بھاگا جاتا تھا۔ آخر واپس لوٹا ابھی مقررہ پہاڑی کے دامن
میں ہی پہونچا تھا۔ کہ سورج پردہ مغرب میں منہ ڈھکنے لگا۔ یہ وقت اُسکی
تمام کوششوں کا آخری نتیجہ تمام خواہشات کا آخری انجام اور اس کی زندگی
کی جدوجہد کا ایک آخری اور عبرتناک سین تھا۔ جونہی اسنے سورج کو غروب
ہوتے دیکھا ..... اسنے پہاڑی پر پوری
طاقت سے چڑھنا شروع کیا کہ جھٹ ہی سورج نظروں سے اوجھل ہو گیا
اور وہ دھم سے گرا اور مر گیا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لٹھ لیکر سر پھوڑنے کو بھاگے۔ کرے تو کیا نہ کرے تو کیا آخر بہت تنگ ہو گیا۔ تو کیا
زندگی استروں کی مالا معلوم ہونے لگی اسنے وچارا کہ یدی میں اس گاؤں
نمبردار ہو جاؤں تو خوب مزے سے گذرے۔ تمام لوگ مجھ سے ڈرنے
لگیں اور میرا دباؤ مانیں پھر کسی کو کیا مجال جو چون وچرا کر سکے۔ اب ترشنا نے
ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے نمبرداری کا ہی خیال
رہنے لگا۔ کسی نے صلاح دی کہ بادا نمبردار ہونے کے لئے حاکموں سے ملا کرے اسی
اور صاحب لوگوں کی خوشامد درامد کرو تے جاتے افسروں کو ڈالیاں دیدیں
بس سال چھ مہینہ میں نمبرداری نہیں تو میر محلہ داری تو ضرور ملکر ہی رہے گی۔
اس بیچارے نے ایسا ہی کرنا شروع کیا کچھ دیر بعد حاکم ضلع خوش ہو
اور اسکو نمبردار مقرر کر دیا۔ نمبردار تو چودھری جی بن گئے مگر زمین نصف سے زیادہ
گروی پڑ گئی ادھر آمدنی میں کچھ کمی واقع ہو گئی۔ ادھر نمبرداری کا خرچ بڑھ گیا۔
گاؤں میں جو آئے وہ نمبردار کے سر۔ کوئی واردات ہو جائے نمبردار کی
کمٹھی۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے۔ "ملی مہنتی ستھر یا کوئی پچھلے جگ دے پاپ
نمبرداری کیا ملی بلائے جان خریدلی۔ کہیں صاحب کا عتاب کہیں مجسٹریٹ
کی خفگی۔ کہیں تھانیدار کی جھاڑ جھپٹ۔ کہیں تحصیلدار کی ڈانٹ ڈپٹ۔ نمبردار
بیچارے مہاشے بہت تنگ ہو گیا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ اسطرح تو گذارہ ہونا مشکل ہی
ہو سکے تو کسی ایسے گاؤں میں چلکر رہیں جہاں کہ تمام گاؤں ہی اپنی واحد ملکیت ہو
ترشنا نے ایک قدم اور آگے رکھا۔ اب وہ بیچارہ اسی فکر میں غرق رہنے
لگا۔ ایکدن ایک سوداگر ملا جسنے اسکو ایک ایسا گاؤں بتلایا۔ جہاں کی اراضی نہایت
عمدہ زرخیز اور قابل کاشت تھی۔ مگر اہل گاؤں اسکو کاشت نہیں کرتے تھے
وہ قریبًا وحشی لوگ تھے۔ اور بہت تھوڑی سی رقم پر من مانگی زمین دے
دیتے تھے۔ اس نے وہاں جانے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا اور جھٹ ہی گھر بار
زمین زمان بیچ کر اس سوداگر کے ساتھ اس گاؤں کا رخ کیا۔ کئی سو
میلوں کا سفر طے کر کے وہاں جا دھمکا۔ گاؤں والوں کو بلا کر سوداگر نے
خوب مٹھائی کھلائی وہ بہت خوش ہوئے۔ پھر سوداگر نے سب معاملہ بیان کیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ کیا کریں۔ کہ جھٹ ہمارے اندر سے ایک آواز آتی ہے کہ یدی تم مادہ چاہتے
ہو تو وہ شیش محل میں ہی ملیگا۔ پر تو یدی تم روحانیت کی اچھا کرتے ہو تو وہ
راجی گپھا میں ہے۔ یہ سوال آپ اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم مادے کو
چاہتے ہیں تو روحانیت سے محروم رہتے ہیں اگر روحانیت کی خواہش کرتے
ہیں تو مادہ سے محروم ہونا پڑتا ہے نہ مادہ کے بغیر گذارہ چلتا ہے نہ روحانیت
کے بغیر۔ مگر جو نہی کہ ہم اپنے شاستروں سے وچار کرتے ہیں تو ہمارا سارا اشچریہ دور
ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہمیں اس پرشن کا تسلی بخش جواب ملجاتا ہے۔ شاستر کاروں
نے منش جیون کے چار حصے کئے ہیں۔ برہمچریہ۔ گرہست۔ بان پرست سنیاس
منش جیون روپی یاترا کی یہ چار منزلیں ہیں جنمیں سے گذرنا ہر ایک پرکتی کے
لئے پرم آوشیک ہے۔ برہمچاری کے لئے ضروری ہے کہ وہ ودیا حاصل کرنے کے
لئے مجسم خواہش بنجائے۔ منوجی مہاراج بتلاتے ہیں کہ خواہش کے بغیر کوئی
کام نہیں چل سکتا۔ یدی منش خواہش کا سرو تھا تیاگ کردے تو وید کون پڑھے۔
اس لئے برہمچاری کو تمام ودیا کا پڑھنا اوشیک ہے اس کے لئے ضروری ہے
کہ وہ اپنی زندگی کا چوتھا حصہ پچیس پانچسن میں بتیت کرے اسکو گھر بار سے کوئی
تعلق نہ ہو کھانے پینے کی کوئی فکر نہ ہو۔ ماتا پتا سے وشیش سمبندھ نہ ہو۔ گورو کل
اسکا گھر بار۔ گورو ماتا پتا۔ سہ پاٹھی بھائی بہن ہوں۔ وہ ہو یا اس کی پستکیں۔ آخر
جب وہ چاروں ویدوں کو انکوں اپانگوں کے سہت بھلی پرکار پڑھلے تو پھر
گرہست آشرم میں داخل ہو۔ گرہست آشرم میں اب اسکو چاہیے کہ وشیش محل
کی خواہش کرے۔ دنیاوی جاہ و حشمت اور عزت اور دولت حاصل کرنے کے
لئے اسکو چاہیے کہ وہ مجسم خواہش بنجائے یہ زمانہ تا ہے جس میں اسکو حق ہے کہ
وہ ودیا سے۔ بل سے۔ بدھی سے۔ مہاراجہ ادھیراج بننے کی کوشش کرے۔ اسکی
زندگی اسوقت ایک جدوجہد کی زندگی ہونی چاہیے۔ اور وہ ہمیشہ معراج ترقی پر چڑھنے
کی زبردست خواہش اور مصمم ارادہ کو دھارن کرے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جائز
یا ناجائز وسائل سے جسطرح بھی ہو دولتمند بن جاوے بلکہ اسکا مطلب تو یہ ہے
کہ وہ دھرم کی زندگی بسر کرتا ہوا اپنے آپکو بام ترقی پر پہونچائے۔ جب اس پکار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کہانی میں کوٹ ٹالسٹائی نے بڑھی ہوئی ترشنا کے پرنام کی ایک
انگیز اور عبرتناک تصویر کھینچی ہے۔ لارڈ آوبری کہتے ہیں دنیا کا تمام دکھ
کا خود پیدا کردہ ہے۔ حالات کسی کو دکھی نہیں کر سکتے بلکہ جو کوئی بھی کشٹ
ہے وہ اسکا اپنا قصور ہوتا ہے۔ انسانی ضروریات اور خواہشات ہی سب
مول ہیں۔ لوشس سینیکا ایک پرسدھ فلاسفر لکھتا ہے کہ انسان کا سب
بڑا دشمن اس کے سینہ کے اندر ہے۔ الغرض یہ تمام کی تمام باتیں ہیں
کی خواہش سے روک کر شانتی کی جھونپڑی میں بیٹھنے کا اپدیش دیتی ہیں
منش جس سمے مندرجہ بالا دو متضاد باتوں پر دھیان دیتا ہے تو اسے
ہو جاتا ہے۔ اسکی حالت بعینہ اس جہاز کی مانند ہو جاتی ہے جو بغیر مستو
بادبان کے سطح سمندر پر پانی کے تھپیڑوں اور ہوا کے جھونکوں سے
ڈانواں ڈول پھرتا ہو۔ کبھی وہ شیش محل کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا
کبھی پہاڑی گپھا کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ کبھی وچارتا ہے کہ امیر ہو گا تمام عیش
کے سامان مہیا ہونگے۔ کبھی کہتا ہے نہیں نہیں یہ سب فانی چیزیں ہیں آ
رصد حسرت انکو چھوڑنا پڑے گا۔ اور سکندر کی طرح خالی ہاتھ دنیا سے
کرنا پڑے گا۔ کبھی شیخ چلی کی باتیں کرتا ہے۔ کبھی النشچر کیطرح شیشہ سے
کو ٹھوکر مار سب برتنوں کے ساتھ ہی اپنے ارادوں اور خواہشوں کو چکنا
ہے۔ غرضیکہ کبھی وہ آسمان کی ترقی کی خواہش کرتا ہے اور کبھی غار تنزل
اسکے سامنے یہ ایک بڑا پیچیدہ سوال پیش ہو جاتا ہے۔ کہ وہ شیش محل
خواہش کرے یا پہاڑی گپھا کی۔ اس کی وچتراوستھا ہوتی ہے۔ جس س
شیش محل یا پہاڑی گپھا کا پرشن ہمارے سامنے اپستھت ہوتا ہے
بھی اشچرج یہ رہ جاتے ہیں۔ ایکطرف تو ہمیں زور دیا جاتا ہے کہ دیکھو دنیا کی
قومیں میدان ترقی میں قدم مار رہی ہیں اور تم ابھی لمبی تانے پڑے ہو۔ اٹھو
کمر ہمت باندھو اور منزل مقصود پر پہونچنے کی کوشش کرو دوسری طرف
ہمیں اپدیش ملتا ہے کہ ہرگز نہیں یہ سب کچھ فضول ہے۔ جس سرزمین میں ہمیں
کے لئے زور دیا جاتا ہے۔ وہاں اصلی سکھ کا نام و نشان تک نہیں۔ ہم جہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا وید بھگوان و کاش کا نمونہ ہے

"پروفیسر رامدیو جی کے مضمون کا ترجمہ"

ہمارے معزز ہمعصر انڈین سوشیل ریفارمر نے اپنے ۱۷ اپریل ۱۹۱۱ء کے اخبار میں "سرچشمہ مذاہب" پر جو مضمون کہ ہمارے کرم فرمائے پنڈت گنگا پرشاد صاحب نے لکھا تھا وہ ویدک میگزین میں پہلے ہی طبع ہو چکا ہے۔ ریویو کرتے ہوئے ایکسا کالم سے زیادہ صرف کیا ہے۔ ہمارے ہمعصر کے بعض خیالات بغیر سوچے سمجھے بار بار پیش کئے گئے ہیں اسوجہ سے توجہ کے مستحق ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"ہمارا خیال ہے کہ جو لوگ آریہ سماجی نہیں ہیں وہ مذہبی ترقی کے مختلف مدارج کو جنکا خود وید مقدس میں ذکر آتا ہے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم ویدک دھرم کو واحد ہی کہہ سکتے ہیں جب ہم صرف خاص قسم کی کتابیں منتخب کریں اور باقی تمام کو برطرف کر دیں۔ اس بارے میں تمام ہندوستانی اور یورپین عالم متفق الرائے ہیں۔"

ہم حیران ہوتے ہیں کہ آیا یاسک۔ پانی۔ پتنجلی۔ کوتم۔ شنکر اور دیانند جو کہ وید دان کو الہامی مانتے ہیں ہند کے علماء کے زمرہ میں شامل کئے جانے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ یاسک جو ویدک لغت کا ایک مشہور اور مستند استاد سمجھا جاتا ہے اس بارے میں کہ آیا چھند اور منتر مختلف زمانوں میں ہوئے ہیں اور ان مختلف زمانوں میں پروفیسر میکسمولر کی رائے کے مطابق مختلف حصے تصنیف ہوئے ہیں لکھتا ہے۔ نروکت ۷۔ ۱۲

جسکے یہ معنی ہیں کہ منتر اور چھند میں کوئی فرق نہیں وید کو منتر کہتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ ہی انسان تمام کائنات کا حقیقی علم حاصل کرتا ہے۔ وید کو چھند بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے تمام جہالت دور ہوتی ہے اور انسان سچے علم اور حقیقی آنند کے زیر سایہ آتا ہے۔ پھر ہم شت پتھ ۔۔۔ ۲ میں جو مسلمہ طور پر ویدوں کی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ شیش محل کو حاصل کرے اور اس کے آنندوں کو بھوگ لے تو پھر اسکا آخری ٹھکانا پہاڑی گپھا ہے۔ اور بال سفید ہوئے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ جنگل میں جا براجے من و تن میں کرے اندیلوں کا درشن کرے۔ پھر روحانیت کا میدان اسکے لئے صاف ہے۔ شیش محل میں جہاں اسکو ہوا کے تیز جھونکوں کا بھی ڈر تھا پہاڑی گپھا میں اسکو سخت سے سخت آندھی کا بھی بھے نہیں رہتا ایک سنیاسی کو دھرم مارگ پر سے ہٹانے کے لئے سنسار کی کوئی شکتی بھی کرت کاریہ نہیں ہو سکتی۔ وہ پری براٹ کہلاتا ہے۔ تمام سنسار اس کی اپنی ملکیت ہوتی ہے تمام لوگ اس کی رعایا۔ گویا کہ ایک لنگوٹ بند سنیاسی دنیا کا بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ نبھے۔ نڈر۔ بیخوف اور بہان آتما ہو کر سنسار میں وچرتا ہے۔ دنیا کے لین دین شادی مرگ۔ گرمی۔ سردی۔ سکھ۔ دکھ اسپر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ دنیاوی بادشاہت کی حکومت اور روحانی بادشاہت کا راجہ بننے کی خوشی میں آخر وہ بڑی شانتی کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے اے مترو آؤ جہاں ہم شیش محل کی خواہش کریں وہاں پہاڑی گپھا کو نہ بھولیں۔ اس جیون روپی یاترا کی آخری منزل پہاڑی گپھا ہی ہے۔ من کی ترپتی ہے تو پہاڑی گپھا میں اندری دمن ہے تو پہاڑی گپھا میں۔ شانتی کا راجیہ ہے تو پہاڑی گپھا۔ نہ وہاں دنیاوی حوادث کا ڈر۔ نہ موت کا بھے۔ اسلئے ہمیں انت کو پہاڑی میں ہی ون بیت کر کے اپنے جنم کو سپھل کرنا چاہیئے۔ اوم شانتی۔ اوم شانتی۔ اوم شانتی۔

کرمچند ہتشی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہ ہوا الہ آباد کے سرسوتی نام اخبار میں چھپی تھی ہم بالکل سچ کہتے ہیں جبوقت
کہتے ہیں کہ اس میں انگی ی گرامر اور محاورہ کی غلطیاں نہیں جیسے کہ اسمیں مشہور لفظ
چھند۔ ان علما کے متعلق گولڈ سٹکر صاحب کی رائے بالکل ٹھیک اور موزوں
ن پورا۔ وہ کہتا ہے میں اسپر وہ اضافہ کرتا ہوں جو اسوائے چند مستثنیات کے
یورو پین علماء کے بنائے ہوئے سنسکرت گرنتھوں کے باقی ترجموں سے
جہ صرف دیکھنے پڑتا ہے۔ میں ایک خاص سنسکرت کو رو نہیں کر سکتا کہ ہمارے
ن کی کتابیں سنسکرت کے علماء سنسکرت کی کتابوں کو ایسا اچھا نہیں سمجھ سکتے جیسا کہ
ار کر کی جاعتوں کے لڑکے اپنی یونانی اور لاطینی کتابوں کو۔
ن میں یہ ایک معمولی عقل کا سوال ہے اور وہ تمام لوگ جنکے نازک خیال کو
تقد کہ ہندی تعلیم و تہذیب کی چمک دمک نے غلام نہیں بنا دیا۔ محسوس کرینگے
ں شوقیہ کہ جن لوگوں نے ویدک تشریح ویدک گرامر اور ویدک لغت کا مطالعہ
باسانی کیا ان سے یہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ ان کتابوں کے مطلب کو سمجھ
ہاں جو وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہزاروں سال گذرے ان شاعروں نے
ن آزادانہ خیالات جو ہماری دنیا سے مختلف دنیا اور ایسے حالات میں رہتے تھے
یں جانا تخیل نہیں بند سکتا۔ مکسمولر صاحب ذکر کرتا ہے کہ زمانہ حال کے لوگوں کو
یہ پر حالہ سلف کے لوگوں کے یہ وضاع و اطوار کا نظارہ دینا مشکل ہے کیونکہ وہ
یہ ایسا ہے کہ آخر ہمارے اور انکے درمیان ایسا فاصلہ ہے جو کسی علم کی مدد سے
عات ہی طے ہو نہیں سکتا۔ اور اس سلف کے لوگوں سے ان کی مراد شہنشاہ
ن کر جو اشوک کے زمانہ کے رہنے والوں سے ہے (مسیح سے بہت ۱۸ سال پہلے تک)
حالانکہ ان حالات جیتک کہ زبان دانی میں مہارت نہ ہو ویدوں کی تفسیر کی کوشش
ی دنیا فضول ہے۔ زبانوں کے مقابلہ کا علم جیسا ان علماء کے نتائج مبنی ہیں
ے الحال نہایت گڑبڑ کی حالت میں ہے اور نہایت گمراہ کرنیوالا ہے۔
لفاظ کی بجوں اور آوازوں کی مشابہت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ انکے
دل بنی اور مصدر ایک ہی ہیں چنانچہ Mensa اور Mensa اگرچہ معنوں
ل اور آوازوں میں اسقدر ملتے ہیں کہ اس سے مغالطہ پڑ جانیکا اندیشہ ہے مگر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب سے قدیمی تفسیر ہے پڑھتے ہیں۔

تدبھو۔ منتروں کو چھند بھی بولتے ہیں کیونکہ تمام انسانی فرائض
مفصل درج ہیں اور صرف انکے ذریعہ ہی سدا چار سیکھتے ہیں۔ چھند۔
لغوی معنی (اناوی کوش ۲۱۹۰۴) یہی وہ شے ہے جسکا گیان پورا
پیدا کرے۔ اور ہر ایک شے کی ماہیت پر پوری روشنی ڈالے۔ یورپین
زباندان جنہوں نے ویدک تعلیم کے بارے میں اپنا وقت اور توجہ صرف
ہے۔ اس بارے میں متفق الرائے ہیں کہ قدیم سنسکرت زباندانی کی کتابیں
سمجھنے میں ہمیں اپنی لیاقت پر پورا بھروسہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر بھنڈارکر کی
یہی رائے ہے یا ایک دو سال پیشتر تو ضرور تھی۔ اس تمام بیان میں یہ ایک
یہ ہے کہ یہ علماء اپنی لیاقت کا اسقدر دعوے نہیں کرتے جسقدر کہ اپنی لیا
ہیں اُن کے شاگرد ہمکو یقین دلاتے ہیں۔ یوروپ کے لوگ جو محض شوقیہ کہ
سنسکرت کا مطالعہ کرتے ہیں مگر اس میں کامل نہیں ہندوستان میں بآسانی کیا
شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔

پروفیسر میکسمولر لکھتا ہے کہ مجکو اپنشدوں کے خاص حصوں کو صرف آزمائی
کے طور پر یا مفسرین کے نقش قدم پر بار بار ترجمہ کرنا پڑا ہے اگرچہ میں جانتا
تھا کہ وہ معنی جو لوگ کرتے ہیں درست نہیں ہو سکتے۔ کسی دوسری جگہ پر عالم
پروفیسر تسلیم کرتا ہے کہ اسکا ویدوں کا ترجمہ صرف خیالی بنیاد پر مبنی ہے یہ ایسا
ہی ہے جیسے کوئی ہندوستانی Chaucer اور Gower کی تصنیفات
کی تشریح کرے یا انپر تفسیریں لکھے اور انگریزانکی تفسیرات کو مستند مان کر حواشی
دیں۔ یہ خیال بوجہ اپنی حد درجہ کی بیہودگی کے دلمیں نہیں گذر سکتا اور حالانکہ ہیں
بمقابلہ ویدوں کے جسمیں ایک تو میکسمولر کی اپنی رائے کے مطابق ہی دنیا کی فضا
کی لائبریری میں سب سے پرانی کتاب ہے۔ Chaucer اور Gower کی تصنیفات تو کل کی کتابیں ہیں۔ الحال
سنسکرت زباندانی میں یوروپ میں دوسرا مشہور شخص اکسفورڈ کا پروفیسر مکڈونل ہے
ہے جسکے نہایت ہی مختصر خط بنام مسٹر کاشی پرشاد کی ہو بہو نقل ایک یا دو سال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیچ صحیح نہ تھی۔ لیکن راجہ راجندر لال متر دیسی علمیت کو برحق قرار دینے
تا ہے یہ ثابت کرنے کی تکلیف اُٹھاتا ہے کہ یہ امر مقدمات سے پایہ ثبوت
کا مچھینا اس میں شک نہیں کہ کوئی بھی عقلمند آدمی راجہ کی اس رائے
باہر نہیں دیتا۔ لیکن اس امر سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ کسطرح
تعلق انسان کے من پہ مضر اثر ڈالتی ہے جس سے اس کے سوچنے
ہے۔ تنگ ہو جاتا ہے کہ اس کی رائے اپنے ماسٹر کی رائے پر
لہری باقی ہے اور آزاد نہیں رہ سکتی۔ اس سے آگے ہمارا ہمعصر لکھتا ہے
لاقہ پرشاد اس امر کو نظر انداز کرتے ہیں کہ دنیا کے دیگر بڑے مذاہب
لذر اکیا گیا خاص تسلیم دی۔ بنی نوع انسان گذشتہ نسلوں کی نسبت
ستا ہے میں زیادہ واقفیت حاصل کر لی چاہیے تو لازم ہے کہ تمام مذاہب
سمجھائی مسائل کو فراہم کیا جائے۔ دریا کا منبع اس کے دہانہ سے سب سے
لکر اس کا نام کا روا جاں نام پڑ گیا ہے خواہ اس میں پانی کی زیادہ مقدار کسی
سے آئی ہو۔

یقین نہیں ہے کہ کسی مذہب یا فلسفے کی ضروری بنیادی صداقتیں
سے مختلف ہیں مثال کے طور پر ہم دنیا کے کسی مذہب اور فلسفے
دہی صداقت کو لیتے ہیں اور پڑتال کرتے ہیں کہ آیا یہ صداقت کوئی نئی
عیسائی پادری اور نیز آجکل کے عالم جو کٹر عیسائیوں کے ہمخیال نہیں ہیں
کہتے ہیں کہ Sermon on the mount (وہ واعظ جو حضرت
پہاڑی پر دیا تھا) میں نہایت پاک اور پوتر خیالات بھرے ہیں لیکن مندرجہ
اور ویدک لٹریچر کے پہلو بہ پہلو بیانات ایک بے تعصب انسان پر واضح
حضرت مسیح کا پوتر اور اعلےٰ اپدیش ویدک منتروں کی ہی گونج

ویدک علم ادب	انجیل
(۱) دل کے نیک خدا کو عبادت میں پاتے ہیں۔ منڈک ۳ کھنڈ ۱	...ہیں وہ جو دل کے نیک ہیں کیونکہ ...میں سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کو پائینگے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاہم ان کے مصدروں میں کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ ٹرنچ صاحب
"سٹڈی اف ورڈز" (مطالعہ الفاظ) میں لکھتا ہے کہ
اس بات کو مان لینگا کہ ہمارا سچ اور ملک سپین کی زبان کا مچپنا اس
کی وجہ سے ایک ہی مصدر رکھتے ہیں۔ گو اصل میں ان کے مابین نہیں
Vanity اور Vacuum کے درمیان بھی کوئی تعلق نہ
Ange جو کہ جرمن زبان میں انگ کے معنوں میں آتا ہے۔
لفظ سے جسکے معنی شان کے ہیں حرفوں میں نہایت ہی گہری بات
ہے۔ اور حالانکہ جرمن اور یونانی زبانوں میں اسقدر نزدیکی علاقہ پر شاہد
ان دونوں الفاظ میں مطلق لگاؤ نہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کیا خا
عالم نے یونانی Kakos اور انگریزی Hoarse میں مشابہت
اور میرا خیال ہے کہ ہر ایک شخص نے کسی نہ کسی وقت ایسا ہی سچمچا مسا
لفظوں میں بھی باہمی کوئی تعلق نہیں پس زبانوں کے مقابلہ کرنیکا کا
نتائج اخذ ہوتے ہیں اگرچہ وہ ظاہر بینوں کے لیے نہایت ہی دلچسپ
معلوم ہوتے ہیں تاہم ان کے ذریعہ تاریخ یا زبان کے متعلق یقین
نہیں ہو سکتا۔ ہندوستانی علماء کے بارے میں جنکا خیال ہمارے ہموقوم سے
کہدینا کافی ہے کہ ان کی لیاقت ہی صرف غیر ملک کے استادوں کی صدا
کو پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ان کے دلیں مغربی علما کی تصنیفات کا پورا
پہلے سے ہی اثر پڑ جاتا ہے اور اس لئے وہ اصلی کتابوں کو آنکھ
ساتھ مطالعہ نہیں کر سکتے۔ اگر انکا اپنے اُستادوں سے کچھ اختلاف ہی
تو محض اس بات میں کہ وہ اپنے قدیم وطن کی تہذیب اور تربیت اور ویدک
پسندی میں لیجاتے ہیں۔ اور وہ اس امر کے ثابت کرنے میں اپنے
بھی سبقت لیجاتے ہیں کہ دنیا نے پورانے وحشیانہ زمانہ کی نسبت
بہت ترقی کی ہے۔ جبکہ وحشی رشی اپنے سادہ خیالات کو بچوں کی
آوازے گایا کرتے تھے۔ پروفیسر ولسن اور راتھ ویدوں اور
کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے کہ انسانی قربانی ہندوستان
ہوا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک شلوک پیش کرتے ہیں جسکا نفس مضمون بھی یہی ہے۔

(۵) دانا آدمی کو کسی حالت میں بھی قسم نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ جو شخص قسم کھاتا ہے وہ دنیا میں ذلیل اور عاقبت میں خوار ہوتا ہے۔

منو ۸ - ۱۱۲ ۔

(۶) تھپڑ کا بدلہ گھونسہ سے۔ لعنت کا لعنت سے اور کسی کمینی حرکت مکاری۔ لالچ۔ بالجبر زناکاری کا بدلہ ایسے ہی کمینے فعل سے مت دو۔ بلکہ ہمیشہ تھپڑ۔ لعنتوں اور کمینے کاموں کے عوض میں برکتیں دو

رگوید ۱ - ۹۱ - ۸

(۷) نیکی اور عیش دو مختلف راستے ہیں جو آدمی نیکی کے راستہ پر چلتا ہے وہ آزادی کو پاتا ہے اور جو عیش کے راستہ پر چلتا ہے وہ منزل مقصود کو کھو دیتا ہے دانا آدمی نیکی کو عیش پر ترجیح دیتا ہے عمومی انسان عیش و عشرت کی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ اور ان کے حصول اور قیام کے درپے رہتا ہے۔ کٹھ اپنشد جاگ اٹھ اور نیکوں کے پاس جاکر کچھ سیکھ۔ رشی کہتے ہیں کہ نیکی کا راستہ

لیکن میں تمسے کہتا ہوں کہ کبھی قسم کھاؤ۔

لیکن میں تمسے کہتا ہوں کہ بدی سے مت کر بلکہ جو تیری بدی گال پر تھپڑ مارے تو اس کے بائیں گال بھی کر دے۔ لیکن میں کہتا ہوں اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور جو تمکو لعنت بھیجتے ہیں انکو برکت دو جو تمسے نفرت کرے اس کے ساتھ نیکی کرو اور جو تمکو حقیر جانے اور دکھ دے ان کے واسطے دعائے خیر کرو۔

سیدھے اور تنگ راستہ چل کیونکہ چوڑا اور فراخ راستہ تباہی کیطرف لیجاتا ہے۔ اور بہت سے اس کیطرف جانیوالے ہیں۔

کیونکہ ابدی زندگی کا راستہ سیدھا اور مشکل ہے اور تھوڑے لوگ ہیں جو اسکو پائینگے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انجیل

(۲)، جبتک زمین اور آسمان قائم ہیں

(۳)، کیونکہ میں تمسے کہتا ہوں جبتک تمہاری نیکی یہودی پادریوں سے نہ بڑھے گی تبتک تم کسی صورت میں خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوسکوگے۔

(۴)، لیکن میں تمسے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص عورت کیطرف نگاہ بد سے دیکھتا ہے تو گویا وہ اپنے دلمیں اس سے زنا کرتا ہے

ویدک علم ادب

(۲)، گنہگار انسان پنج بھوتک شر
تاکہ وہ اپنے کئے ہوئے کرموں
پائے منو ۱۲ - ۱۶ -

(۳)، انسان اپنے مانسک کرموں
باقی کے کرموں کا پھل زبان
شاریرک کرموں کا پھل جسم سے
منو ۷ - ۸

(۴)، بدی جو انسان دنیا میں کرتا ہے
بدلہ لینے کے بغیر نہیں رہتی مگر
جلدی نہیں ملتا اور یہی سبب ہے
گناہ سے نہیں ڈرتے۔ لیکن یہ یاد
کہ بدی کے زیادہ ہونیسے تمہاری
جڑ کٹ جائے گی منو ۴ - ۱۷۲
منواد ہیائے ۲ شلوک ۱۷۸ و ۱۷۹
مطابق طالب علم کو نفسانی شہوتوں
دلمیں لانے اور کسی عورت کیطرف
سے دیکھنے کی سخت ممانعت ہے
سوامی دیانند سرسوتی زناکاری کو
میں تقسیم کرتے ہیں جنمیں سے تین
ذیل ہیں۔ (۱)، عورت کو نگاہ بد
(۲)، شہوت انگیز مضمون پڑھنا
متعلق گفتگو کرنا۔ (۳)، شہوتی خیال
میں غرق رہنا۔
کرات راجنیہ کی تفسیر کرتے ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روح اور غیر ذی روح مخلوقات پر نگہبان ہے۔ وہ سرو بیاپک ہے اور پردہار
سہن شیل) وہ ایک ہے یقیناً وہ ایک ہے اور درحقیقت وہ ایک ہے
جانو وید ۱۳-۴)

الیشور کو پراپت کرو جو غم۔ سوکشم۔ اور استھول جسم اور جھوٹائی سے مبرا ہے
سروں کو پوتر کرنیوالا ہے لیکن خود گناہوں سے آلودہ نہیں ہے انادی کال سے
سچ مچ یقینی طور پر تمام اشیاء کو پیدا کرتا ہے۔ وہ داتا اور سمہ دان ہے تمام فہم اور
اس کے زیر حکم ہیں وہ سب سے اعلےٰ اور خود مختار ہے (یجروید ۴۰-۸)
سمبھاوم کا کوئی کارن نہیں وہ سب کے اندر اور سب کے باہر ہے اسکو کسی نے پیدا نہیں
اور اس میں تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی (مانڈوکیہ اوپنشد ۴-۴)

میں آسمان۔ خلا اور سمن سمیت اپنے تمام حواس کے بردیا ہوا ہے۔ اسی آتما کو تمام
الوپیول سہارا سمجھو (منڈک ۲-۲-۵)

دھرم کے بانی نے اہنسا یا رحم کی تعلیم پر ترک گوشت خوری جس کی ایک صورت
ہے۔ خاص زور دیا ہے۔ مگر گوتم بدھ کی پیدائش سے مدت مدید پہلے ازلی
وں نے اس بات کی تعلیم دی تھی کہ تمام مخلوق کو متر کی نظر سے دیکھو اور
گوشت خوری۔ اور شراب نوشی۔ جوئے بازی اور زناکاری یہ تمام انسان
قوا کو زائل کر دیتی ہیں (اتھروید ۶-۷۰-۱)

یجروید کی تیرہویں ادھیائے میں مفصلہ ذیل فرمان ہیں۔
۴۲) گھوڑے کو مت مار (۴۳) گائے کو نہ مار (۴۴) بکری یا بھیڑ کو نہ مار۔
۴۷) دوپایوں کو مت مار (۴۸) اے انسان ملکر رہنے والے ہرنوں کی حفاظت
(۴۹) دودھ دینے والے اور دوسرے مفید جانوروں کو مت مار۔

ظاہر ہے کہ ویدوں کے زمانے سے لیکر اب تک کسی مذہب نے کچھ بھی نئی تعلیم نہیں دی
سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ بنی نوع انسان کی ترقی میں ویدوں کے سوا
کسی مذہب نے مفید کام نہیں کیا۔ ان میں سے ہر ایک مذہب کا ایک خاص
شن تھا اور جسوقت اسکا پرچار ہوا۔ اسوقت اس کی اشد ضرورت تھی۔ کیونکہ
ویدک دھرم کی ایک خاص بات لوگوں کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سی برائیاں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸) ہر ایک جو مجکو خداوند کہتا ہے خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا بلکہ صرف وہی جو میرے باپ کی مرضی کو جو آکاش پر ہے جو باپ کہ آسمان پر ہی (۹) تیری بادشاہت آوے اور تیرا حکم جیسا کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو

بہت مشکل ہے اور اسپر چلنا جیسا کہ تلوار کی دھار پر۔ وید (۸) جو آتما کی پرستش کرتا ہے جانو پرماتما کا استھان کہاں ہے

(۹) میرے لئے وہی کرو جو تم میرے کلیان کاری سمجھتے ہو۔ یجروید

اوپر کے اقتباسات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عیسائی مذہب کی تمام ضروری تعلیم ویدک تعلیم کی نامکمل نقل ہے پرانے اور نئے عہد ناموں کے مابعد روائتی باتوں کا سراغ کئی مرحلوں کے ویدک استعاروں تک لگ سکتے ہیں۔ اب عام لوگ یقین کرنے لگ گئے ہیں کہ نوح کا طوفان۔ آدم کا بہشت۔ خاص جانور ابراہیم کی قربانی وغیرہ کا نشان بھی ویدک استعاروں میں پایا جاتا ہے۔ پورانوں نے بگاڑ دیا ہے اور غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔

اسلام کا سب سے بڑا دعوے یہ ہے کہ اسنے خدا کی وحدانیت کی صاف اور لفظوں میں تلقین کی اور اسواسطے دنیا کو اسکا مشکور ہونا چاہیئے۔ نبی ہے غیر مبہم الفاظ میں غیر فانی قران کے ۱۱۲ سورۃ میں زور دار الفاظ میں کہتا ہے خدا ایک ہے اور وہ ازلی ہے۔ اسمیں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی پیدا ہوا ہے نہ وہ لاشریک ہے"۔

اس کلام میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ تثلیث میں توحید نہیں ہے اور توحید تثلیث نہیں ہے۔

اگرچہ یہ بیان زبردست اور عیاں ہے تو بھی اس بیان سے زیادہ زبردست عیاں نہیں ہے جو ویدوں اور اپنشدوں کے مندرجہ ذیل منتروں میں پایا جاتا ہے خدا نہ دو ہے نہ تین نہ چار نہ پانچ نہ چھ نہ سات نہ آٹھ نہ نو نہ دس وہ واحد ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو جو مطالعہ سے ہمارا گہرا یقین اور بھی پختہ ہو گیا ہے کہ فلسفے اور مابعد الطبعی
سالانگن کے متعلق موجودہ زمانہ کا خیال اس نقطہ کیطرف واپس آرہا ہے جہانکہ
ج ند کار کہتے تھے بس اور اپنی عقل کی بے کسی اور نا قابلیت کو معلوم کر کے
ی ن بند کر کے مبارک حیرانی کیساتھ دیکھنے اور راز کی باتیں کرنے لگ
کہتے تھے۔ کیا اپنشد کے مندرجہ ذیل شلوک پر ہربرٹ سپنسر کی اس فلاسفی
وتا ہے ساتھ کہ خدا کو کوئی نہیں جان سکتا (اگر صرف انسانی عقل کا ہی ذریعہ استعمال
لے ہوئے۔ کیونکہ سپنسر صاحب کے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں تھا) اور دانا
ر ہر نینن کی مندرجہ ذیل اشعار کی تعلیم کے ساتھ نہایت گہرا تعلق نہیں رکھتی
ی جگہ ایمان کے کمزور ہاتھوں کو پھیلاتا ہوں اور ٹٹولتا ہوں اور کوڑا کرکٹ جمع کرتا
ظیم کی۔ اور اس خدا کو جو میں محسوس کرتا ہوں کہ سب کا مالک ہے آواز دیتا ہوں
ول قدرے یقین رکھتا ہوں کہ میری بڑی اُمید پوری ہوگی ——————
ان باطل اور کمزور زندگی کاش کہ خدا کی آواز تجھے برکت اور تسکین دے۔ اس
ش دے کے پیچھے جواب یا فریاد رس کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ اس آتما کو بھگتی
د و مدد نیہ لکچروں سے یا محض ذہن و ذکا سے یا بہت کچھ سننے سے ہم نہیں پا سکتے
رخاسے وہی پا سکتا ہے جسکو آتما چاہتا ہے اور اسپر یہ اپنی شکل ظاہر کر دیتا ہے
ہے مذک اپنشد) اندریوں سے بڑھ کر من ہے اور من سے بڑھ کر بدھی بدھی
ہے سے بڑھ کر مہت آتما ہے۔ وراٹ سے بڑھ کر نور ہے اور نور سے بڑھ کر پرش
بار ہے جو کہ سروویاپک ہے اور جس کے کوئی گن نہیں ہیں۔ جسکو سمجھ کر انسان
ہوجاتا ہے اور امر ہو جاتا ہے۔ اس کی شکل کا کسی کو ادراک نہیں ہو سکتا نہ آنکھ سے
ہے کوئی دیکھ سکتا ہے اسکو بھگتی اور گیان بھرے دل سے جان سکتے ہیں جو
ر اسکو اسطرح جانتے ہیں وہ یقیناً امر ہو جاتے ہیں" کٹھ اپنشد۔
یقیناً آنکھ۔ باقی من کی وہاں تک پہونچ نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کسطرح
بیدس تمام پر حکومت کر رہا ہے۔ بیشک جو کچھ سمجھ یا تخیل میں آسکتا ہے اس سے
زیادہ وہ عجیب و غریب ہے وہ سب سے برتر ہے۔ ہمنے پورانے زمانہ کے گورو ؤں
سے جنہوں نے اس کی تعلیم ہمیں دی ہے ایسا ہی سنا ہے (کین اپنشد)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور اس بات پر زور دینا اس برائی کو
کے لئے ضروری تھا۔ چاند اور تارے بالکل بے سود نہیں ہیں حالانکہ
روشنی مستعار ہے اور تاروں کی روشنی نامکمل ہے۔ بلکہ سورج
ہو جاتا ہے اور زمین پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو لوگ شکر گذاری
طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن جب سورج اپنی تمام شان و شوکت کیسا
ہوتا ہے اسوقت ان کی روشنی غائب ہو جاتی ہے۔ جہالت و تا
زمانے میں جبکہ ویدک سورج وام مارگ کے سیاہ اور گھنے پھیلے ہو
بادلوں سے ڈھپا ہوا تھا۔ اور جسوقت بھیروں شولنگ لکشمی اور بھر
پرستش نے سوسم اسمی اہمی آہمی منر دادمن آتم کے چنتن کی جگہ
لی تھی۔ اسوقت رزوشٹ۔ بدھ۔ مسیح۔ محمد۔ نانک اور کبیر نے کار عظیم
چونکہ وہ دھرجنال میں اول درجہ کے منور ستارے تھے۔ اسواسطے انہوں
گمراہ باتریوں کو منزل مقصود کا سیدھا راستہ بتانے میں بہت کچھ کیا۔ گو ان
رہنمائی لازمی طور پر نامکمل تھی پھر بزرگ نوع انسان کے شکریہ کے مستحق
مگر اب ویدک سورج پھر ایکدفعہ غائب درجہ کی تاریکی سے جو کہ اس کے گرد مدو
سے چھائی ہوئی تھی نکل آیا ہے اور عالم جنال آسمانی نور سے منور ہو کر ہر خاص
عام کو غیر معمولی حسن کیساتھ مسکراتے ہوئے چہرے سے مدعو کر رہا ہے
اور علاوہ ازیں ان روشن تاروں کی چمک کو جنہوں نے اس شب تاریک
جفاکش سنتریوں کا سا کام کیا تھا انسان کے اختراع شدہ عقیدے۔ پجا
کے منتروں۔ عبادت گاہوں کی رسومات اور ظاہرداریوں اور مذہبی پیشوا
کی اصطلاحوں اور خفیہ کلاموں نے بہت دھندلا کر دیا ہے ان بزرگوں کی
کی قدر اب صرف تاریخ۔ سائنس اور قدامت کے لحاظ سے ہے۔ اس بار
میں کہ دریا کا منبع تنگ ہوتا ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ چوڑائی کی تفاوت کا جنا
دلیس نہیں رہتا جبکہ دریا کا منبع لا انتہا فاصلہ تک پھیلا ہوا تصور کیا جاوے
ختم کرنے سے پیشتر ہم اس بارے میں کچھ ریمارک کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ زما
جنال کا تواریخی مذاہب کی تقسیم سے کیا اختلاف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فلا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

...اس میں کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ یورپ کے دانا اب اس عقیدہ پر مضحکہ ...ی اڑاتے۔ برعکس اس کے انکے خیال میں جو دلائل اس مسئلہ کی حق میں ہیں ...ا جواب ہیں نیز موجودہ زمانہ کے علم نفس حرکت اور ادراک کے درمیان ...صلہ ہے اس کو عبور نہیں کر سکتی بیشک اس طریقہ کی تشریح کہ کس طرح ...ت علم میں تبدیلی ہوئی جسمانی ساخت کی سائنس کے دائرہ سے پرے ...۔ اور اس ساخت النسانی کی سائنس پر موجودہ زمانہ کا علم نفس مبنی ہے ...ے صاحب کہتا ہے ہم اس بات کی تشریح نہیں کر سکتے کہ کیونکر نفس ہوا ...ہروں کو بطور آواز کے محسوس کرتا ہے اور ایتھر کی لہروں کو بطور روشنی ...کہ اور کیمیائی حرکات کو بطور ذائقہ یا بو کے۔ حرکات کی رفتار کی تبدیلیوں ...ن سے تجسسات میں جو ساتھ ہی ساتھ تبدیلی ہوتی ہے ان میں جو نسبت ...ر ان کی کوئی وجہ تک بھی ہم دریافت نہیں کر سکتے۔ اس سوال کا حل ...ل ہو سکیگا جبتک کہ مغربی علم نفس کے عالم اپنشد کار اور دیگر ویدک رشیوں کے ...طلب پر پہنچکر نہ سیکھیں گے کہ آتما کی اصلیت کیا ہے اور اس کے اور من کے ...درمیان کیا فرق ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی ترقی سیدھی ...ے کو نہیں ہوئی بلکہ گولائی میں ہوئی ہے۔ اور اس کو مذہب کی اس سے ...وہ واقفیت حاصل نہیں ہوئی جتنی کہ زمانہ سلف کی نسلوں کو ہوئی تھی

ریویو

"آریہ اپدیش" مصنفہ بہاشہ پرجال شرما مکنہ

زیر اس حال سکول ماسٹر خلیجاں مقبل یونا ری سیشن

مصنف کی محنت واقعی قابل تعریف ہے جہانگ ہم ا

جال ہوا جکل سا مابک وارے میں ای قسم کے لٹریچر کی ضرورت

میری رائے میں شری بابت شری شہزادہ رام کی درم پستکسے گویا لالہ شہزادرام جی کی کوشش

دوسری قسم کی ایک طرز کی دوسری کوشش اردو زبان سا مابک کو گرمکھی حروف میں

ماشا یہ ایک قسم کی دوسری کوشش ہے گویا لالہ شہزادرام جی کی درم پستکوں کے ترجمہ کی ضرورت

کی تعریف ہی کم ہے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیگر مابعد الطبعی اور فلسفہ کے اصولوں کے بارے میں بھی موجودہ زمانہ
زمانہ کی تعلیم کے منقاد نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کوئی قدم آگے
ہربرٹ سپنسر صاحب کہتے ہیں کہ عروج وزوال کا مدّ و جزر تھوڑے
بعد تھوڑے پیمانہ پر اور ایسے عرصہ کے بعد جسکا کہ ہمارا خیال اندازہ نہیں
بڑے پیمانہ پر مکمل ہوتا ہے۔ یہ اصول جہانتک ہماری نگاہ کام کرتی ہے
اور دائمی ہے۔ مقامی حالات کے مطابق کبھی کسی طبقہ میں عروج غالب
ہے اور کبھی زوال۔ ویدکہتے ہیں جیسا کہ ایشور نے سابق کلپوں میں سورج
چاند۔ بجلی اور کرۂ ہوائی کو رچا تھا ویسا ہی موجودہ کلپ میں رچا ہے اور
آئندہ بھی رچتا رہیگا۔ ویدانت شاستر کہتا ہے۔ خداوند کریم دنیا کے پیدا کرنے
پالن کرنے اور ناش کرنے کا موجب ہے اسکو پانے کی ہمیں کوشش
چاہیئے۔ منو کہتا ہے دنیا کی پیدائش اور فنا کی تعداد لاانتہا ہے۔ برہما اس
کو بار بار کرتا رہتا ہے۔ مہرشی پاتنجل کہتا ہے۔ اشیاء۔ خواص اور اعمال جو کہ
اتصال سے پیدا ہوتے ہیں انفصال سے زائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ طاقت
جسکے ذریعہ اشیاء کا اجتماع اور امتناع ہوتا ہے ابد سے اس کے اندر جاگزیں
اور یہ طاقت آئندہ زمانہ میں بھی اسطرح کے اجتماع و امتناع کیطرف لانے
پر ہمیں راغب کرے گی یہ اتصال و انفصال اور یہ طاقت بار بار باقاعدہ
کی وجہ سے ازلی ہے۔

تناسخ ویدک دھرم کا ایک اور بنیادی اصول ہے۔ کیسلے صاحب اس
دلیل میں کوئی نقص معلوم نہیں کر سکتا۔ اور وہ اسکو مکمل معلوم ہوتا ہے۔ ان
کا خیال ہے کہ اس سے بہت سے ایسے واقعات کی ماہیت معلوم ہو جاتی
جن کا اور طرح خیال کے کسی عام زمرہ سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ مسٹر ایڈ
کہتا ہے یہ مسئلہ کہ ہم خدا کو نہیں جان سکتے اسبات کو رد نہیں کرتا کہ ہمیں کوئی
زندگی ملیگی بہتر ہے کے پیچھے خواہ کچھ ہو اور یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مرنے کے
ہوش باقی نہ رہیگی یا بحال نہ کی جائے گی اور ہماری حالت ہمارے اعمال
مطابق بہتر یا ابتر نہ ہوگی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ش کے ساتھ ساتھ سادھن شدھ ہونا ضروری ہے۔ کیول گیان بیفائدہ
بھارت ورش میں اونتی سے اونکر دیکھا ہیں۔ مگر چونکہ بھارت گیان
ہے اور دیپت گیان کا پرکاش ہے اس لئے الزام دیا جاتا ہے کہ
ت واسیوں میں عمل بالکل کالعدم و عنقا ہو گیا ہے۔ بھارت واسیوں میں
ارادی غضب کی ہے جیسا کہ ایک منش اس یقین سے کہ اس کی کوشش
کی بگی اپنے بازو کو اوپر رکھتا رکھتا سوکھا ڈالتا ہے مگر یدی نیوتلے تو ہمیں
والوں ارادی سے بیٹھا یوگیہ کام لینے کا مادہ عنقا ہو گیا ہے۔ لوگوں کو پہلے
نے کام کرم کا اُپدیش دینا مناسب نہیں گو کرم نشکام کرنے چاہیں مگر ہر ایک
کا ادھی اوستھا میں یوگی نہیں بن سکتا اور نشکام بھاؤں سے پورت نہیں ہو
میں آ لیتے کہ کسی چیز کا لالچ نہ دیا جائے اور اس کام کو نہیں کرتا۔ اسیطرح
ی زندگی نشکام بھاؤ رکھنا بڑا نہیں۔
لے ہی کوئی مناسب ذرائع سے شہرت حاصل کرتا ہے۔ روٹی کماتا ہے۔
ے عمل یہ ہوتا ہے اور سنسار میں نام پاتا ہے تو یہ باتیں کوئی بُری نہیں ہیں۔
رشیل صرف انکے عندیہ میں ہے۔ عندیہ نیک ہونا چاہیے۔ کام شبھ ہونی چاہیے
کو پر ایسا ہو تو نشکام کرم کرنے ہی اسنبھو نہیں۔
ہیں بات پر بھی زور دیا کہ بھارت ورش کا بہت سارا حصہ ایسا ہے جو یہ
ت شہ ہوئے ہے کہ کرم روپ ہونے کی کوئی اوشکتا نہیں۔ بلکہ کرم ایک
شدھی الجھنیں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ کیول گیان ہی آدرش پراپتی کے لئے
یون سادھن ہے۔ گویا وہ دوسرے الفاظ میں کرم فلاسفی کا کھنڈن کرتے ہیں
ہے۔ مزے میں وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں اور ایسے ہی لوگوں کی بدولت بھارت
ے سگر سائل کو پہونچا ہے۔ گیان اور کرم پکشی کے دو پروں کے تلیہ ہیں۔ ایسا
ہیں ہوا کہ پکشی ایک پر سے اڑ سکے۔ جیسے پکشی کو دونوں پروں کی اشٹیت
دار ا ہے اس پر کار وہ منش جو منزل مقصود (موکھش) پر پہونچنے کا ابھلاشی
ہے۔ اسے گیان اور کرم ہر دو کا سیون لازمی ہے۔ بنا کرم گیان نشپھل
ہے۔ اور بنا گیان کرم نشپھل ہے۔ شری بمبئی جی نے اس بات پر بھی زور دیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیرمتی مسز اینی بسنت صاحبہ کا

بتاریخ ۱۶- اکتوبر بروز اتوار بوقت شام ٹاؤن ہال میں شیرمتی جی کا دیا ہوا مضمون گیان اور کرم کی فلاسفی تھا۔ حاضری خاصی تھی کنیا مہاودیالہ کی بچیاں بھی تھیں طلبا کی حاضری سب سے زیادہ تھی۔ سررشتہ تعلیم سے تعلق رکھنے والوں ہیڈ ماسٹر صاحبان سے لیکر استادان تک بھی شامل تھے۔ شیرمتی جی نے منش کے معنی ہیں سوچنے والا۔ جو منش من شکتی نہیں رکھتا وہ منش پد کا ادھ گیان کرم اوپاسنا کے تین مدارج کو بتلایا۔ ایشیا اور یوروپ کی مثالیں دیں کیا کہ عمل بغیر علم ہونا محال ہے آپ نے فرمایا کہ جیسے ہم سوچیں ویسی ہماری زندگی ہوں جیسے کہ شاستروں میں بتلایا ہے کہ جیسا آدمی سوچتا ہے ویسا کہتا ہے ہے ویسا کرتا ہے۔ اسیطرح انہوں نے اس بات کو درشایا کہ ہمارے عمل خیالات پر زبردست ہونے چاہئیں۔ آپنے یہ بھی بتلایا کہ عمل کے لئے وچار شیل کی اتیںت آوشکتا ہے۔ پرارتھنا۔ اوپاسنا شکتی کے بغیر منش کی آتما اُنتی کو پراپت ہو سکتی اندریں من کے آدھین ہیں۔ شریر کیول من کا بریتیہ ہے۔ یدی ہمیں کا ساکشات کار کرنا منظور ہے تو عین مناسب ہے کہ ہمارے خیالات شدھ ہوں کیونکہ کامناؤں کے بیج ہمارے خیالات ہی ہیں۔ اور کامنائیں یدی شدھ ہوں تو ہمیں ساکشات کار یا اِشور اپنھو سہل ہے۔ وہ منش جو دھیان میں نیونا ہے پرارتھنا کے معاملہ میں اونت ہیں سمجھنا چاہیئے کہ انکی کرتویہ شکتی بھی شتھل ہے۔ مذکورہ سدیو چاہیئے کہ یدی انہیں ہوش گن ہوں تو وہ سدیو انکی نورتی کے لئے سدگر سادھن چنتن کریں۔ حضرت سلیمان صاحب کا قول پیش کرکے بتلایا کہ انسان وہ ہے اس کے خیالات ہیں۔ یعنی انسان کی بہتری بہبودی و فلاح کا دارومدار شدھ پوتر خیالات پر مبنی ہے۔ اسلئے یدی کوئی دوشوں سے کرہت ہے سدا کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ہم کا چنتن کرے۔ وشواش گو آتما کا نیتر ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ورتمان یگ کا کرتا

رشی دیانند

از شرومان پروفیسر رام دیو جی بی اے گورو کل کانگڑی

سمے رانکو سخت اندھیرا ہوتا ہے۔ ٹٹولنے سے بھی کچھ پتہ نہیں لگتا۔ ٹھیک اسکے ریہ بھگوان کی مایا اودیت یا نور کا جنم ہوتا ہے رات کو جب گھنگور گھٹا چھا جاتی ہیں۔ غریب بھولے بھٹکے مسافر کو اپنے ہاتھ پاؤں بھی نظر نہیں آتے ٹھیک اسوقت اپنی پلٹتی ہے اور چندھیانے والی روشنی سے اس کے دلکو کچھ ڈھارس بندھاتی چا ہوتا جبوقت گرمی از حد پڑتی ہے۔ پسینہ کے مارے جان نکلتی ہے ریت ری سرح شریر بھبتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ دنکو کام نہیں ہوتا اس سمے ں الہرن بدہی کے لوگ نراشتا کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ لیکن وگیان کے جاننے ہا ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ اگر دو چار ایسی راتیں اور گذریں تو ورشا کا آنا لازمی ہے۔ جو یالی ت قدرت میں ہے وہی سماج میں ہے۔ جب کبھی انسانی جماعت میں پاپوں کا کو جہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ بھومی ماتا انکے تلے دبنے لگتی ہے۔ اور گھورا تیا چار اتنے ہا ایک ہو جاتے ہیں کہ سنسار کے ناش کا سمہ نکٹ آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس سمہ کا ما تما کے اٹل نیم سے انوسار ایک مہا پرش اتپن ہوتا ہے جو ایک سماج بھونچال ادر خوفناک مادہ کو خارج کرتا ہے۔ اتیا چاروں کی گرمی سے تپی ہوئی بھومی کو ت اُپدیشوں کی ورشا سے شانت کرتا ہے اور اندھکار اور اندھکار میں لپٹے ہوئے ت میں وشنوار خات سوریہ کا اوتار بن کے اسکا اُدھار کرتا ہے سنسار کے اتھاس ا لیے کئی سمے آئے جبکہ اس اٹل نیم کا پرکاش ہوا شبیہ جگت کے اتھاس میں ایسا سمہ تھا۔ جبکہ بام مارگ کا دنیا پر راجیہ ہو چکا تھا بھارت۔ بابل۔ اسیریا۔ انگلستان ن اور روم میں یگوں میں پشو بدھ ہوتا تھا۔ کئی استھانوں میں لوگوں نے بہنوں اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ بھارت ورش کا بھوشیہ شاندار نظر آتا ہے وقت آرہا ہے جب سب
رشتہ میں بندھے ہوئے نظر آئیں گے۔ اسلئے جو کوئی نفرت کے جنا
کرتا ہے وہ مانو شترو ہے۔ پرماتما محبت ہے اور محبت ہی کا پرچار ہم
واجب ہے۔

(نوٹ) شریمتی جی نے جو کچھ ہمیں بتلایا وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔
شاستروں میں درج ہے اور انہوں نے جو کچھ کہا ہے۔ زیادہ تر
گیتا کے آدھار پر کہا ہے۔ خیر شاستروں میں تو سب کچھ لکھا ہے مگر اس
ہمیں کیا فائدہ جب تک ہمیں اُن سے لابھ نہ ہو پہنچے۔ دیکھیے ہماری کمی
ہے کہ کہاں تو یہاں سے دھرم پرچار کیا کرتے تھے اور کہاں
ہمیں درویشوں سے اپنی بھاشا میں دھرم اُپدیش دینے منش نہیں
آتی ہیں۔ آریہ پرشو کیا خالی آریہ سماج میں پرویش کرنے سے آپ اپنی پلیتی
سے شدھ دش ہو سکتے ہو۔ جن درویشوں میں آپ دھرم پرچار کرنا چاہتے ہو
سماج کی اوستھا کیسے اونت ہے۔ اگر سکھیہ چاہتے ہو تو استری
سدھار کرو۔ گرہوں میں اپنی استریوں بہنوں ماتاؤں پتر بدھوؤں اور
پریواروں میں دھرم پرچار کے لئے تن من دھن ارپن کرو۔ باہر زمین آسمان
تلاپے ملانے بڑے بڑے لیکچر دینے اور سننے وبڑی بڑی خیالی
سوچنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اب خدا کے واسطے تمام شخصی جھگڑوں کو چھ
آریہ سماج رودلی کلب برکھشن کی انتی کے لئے سوامی دیانند کے مہا
کی پورتی اور ویدک ناد سمست سنسار میں بجلنے کے لئے اور اوم کا
جھنڈا تمام دنیا میں گاڑنے کے لئے دویارودلی دیوی کی شرن لو۔ سوادھ
کرو سوادھیائے سے اپنی پریواروں کو سدھارو۔

(آپکا سیوک ستیہ پال آریہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ے نام مارگی تھے۔ قربانی کو چھوڑ دیا۔ لیکن بدھ دھرم کا سب سے بڑا پرچارک

یسوع مسیح

John the Baptist کے فرقے کے جس نے

ے حضرت بدھ دھرم میں دیکھا پائی اور ویدک دھرم کا پرچار بے خوف طریق پر کرنے
ے دیا۔ اہنسا اور پریم کا ڈنکہ بجاتے ہوئے اپنے پران تیاگے جو کوئی ایسے
ین اور وید منتھا اپنشد کا مقابلہ کرتا ہے وہ مطابقت دیکھکر حیران و ششدر رہ جاتا
ے وید بھگوان فرماتے ہیں ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ جیسے فرماتے
ے ہری کی اچھا ہی جگ میں پورن ہوگی" اپنشد کہتے ہیں کہ دو مارگ ہیں ایک شریے
یک پریے۔ شریے مارگ تنگ ہے۔ انجیل بھی ہمکو یہی بتلاتی ہے کہ دو راستے ہیں
ے ایک چوڑا ہے اور دوسرا تنگ چوڑا راستہ پاپیوں کے لئے ہے اور وہ پرلے
ے جنم کے اندھے آدمی کو مسیح اور اس کے چیلوں نے دیکھا۔ چیلوں نے اپنے
یہ سے پوچھا کہ بھگوان یہ کیوں اندھا ہے؟ کیا اپنے پاپوں کی وجہ سے یا اپنے
ے کے پاپوں کی وجہ سے؟ یہ سوال ہی صاف ظاہر کرتا ہے کہ مہاتما مسیح پنرجنم
ے قائل تھے۔ کیونکہ جنم کا اندھا اس جنم میں تو کوئی پاپ نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے
یا نیتر ہین ہو گیا ہو۔ یسوع مسیح نے خدائی دعوے نہیں کیا لیکن افسوس کہ
ے صدیوں گذرنے پر بدھ کا دھرم بکیت پرشارتھ نشٹ ہونے لگا۔ بدھ مذہب والوں
نے الیشور اور وید کو تیاگ دیا اور بھارت ورش میں مورتی پوجا کا رواج دیا۔ ایشیہ
یشوں میں انہوں نے ناستک پن کی گھور پاپ بکیت شکشا پھیلائی بھارت ورش میں
اس ناستک پن کا ناش شنکر سوامی نے کر دیا لیکن چین آدمی میں وہ اب تک بنا ہی
ے اور پوپوں
ے ہے۔ ادھر یوحنا کے عیسائی فرقہ نے مہاتما مسیح کا دھرم تیاگ دیا
ے دریاؤں کا دھرم اختیار کر لیا۔ جو مسیح غریبوں سے ساتھ ملتا تھا اور امیروں کے
ے لئے آسمانی بادشاہت کا دروازہ بند بتلاتا تھا کہ
ے لگے اور غریبوں سے نفرت کرنے لگے جو خود بڑھئی تھا اور جس کے چیلے بھی دبے
ے ہوئے تھے اور جو امیروں کی خرابیاں انکے منہ کے سامنے کہہ دیتا تھا۔ اس کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماتاؤں کے ساتھ شادی کرنی شروع کر دی تھی۔ یہ خیال کہ بام مارگ کی
ورش تک ہی محدود تھی اب محض ان لوگوں کا ہی ہے جنکو مذہبی اتھا
نہیں۔ وراٹ روپ جگت کا اس سمہ وماغ بھارت ورش تھا۔ جب و
مادہ گھس گیا تو کس طرح ممکن تھا کہ شریر کے باقی حصے اپنا کاریہ بھلی بن نے
انجیل کے پولوس نے عہدنامے کو پڑھیے وہاں آپ بام مارگیوں کی پستکو نہیں عرفت بد
کی قربانیوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ انکا بدھان پائیں گے۔ ڈاکٹر لنسبت صاحب دیا۔ ا
کے راجیہ کے سمہ میں چند دیشوں کی اخلاقی حالت کا درنن اس پرکار کرین اور دید
پورانے مصر کے لوگوں میں بہن اور بھائیوں کے درمیان وواہ ہو جاتا تھا۔ وید بھگوا
براجین رشی اپنی ماں کے ساتھ وواہ کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔ ہری کی ا
کی لڑکیاں وواہ سے پہلے مندر میں اپنی عصمت کا خاتمہ کرتی تھیں۔"

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ یہ سب جاتیاں آریہ پرجا کا ہی بھاگ تھیں مصر کے ایک
تو ایک بھارت باشی آریہ نیل کنٹھ کے نام سے پڑی تھی۔ اسکا نام نیل کنٹھ تب جنم سے
اس ملک کے بڑے دریا کا نام نیل پڑا۔ اور چونکہ اس کے ساتھ جو آریہ سے پو
انہوں نے وہاں کے اصلی باشندوں کیساتھ شادی ناطے کا رشتہ کھول لیا کے پا
اس دیش کا نام مشر ارتھات مشرت یا خلط ملط لوگوں کا ملک ہے قائل ح
پارسی تو آریہ تھے ہی۔ انکی زندا وستھا میں شنو دیوی کا منتر دیا ہوا ہے۔ وہاں نیتر ہین ر
کا مہتو بتایا ہوا ہے۔ وہاں دیو کی ہما اسی طرح ورنن ہے جس پرکار ویدوں گند
پرانوں میں ہے ان کی اوپاسنا کا مکھ منتر یا سین گائتری منتر کا لفظ بلقنے ایشو
ایشیا کوچک میں بھی ویدک دھرم اس سمہ بگڑی ہوئی حالت میں پرچلت تھا۔ ایشوں میں
چنانچہ پروفیسر جیکوبی صاحب نے ایک پرانے گتبہ کو مطالعہ کرکے یہ نتیجہ نکالا اس ناستک
کہ وہ لوگ متروروں اور اشون کی پوجا کرتے تھے۔ اسی سمہ میں جیکہ ہنسا اور رہا ہے
کا راجیہ تھا۔ ایک دیا اور اپو ترتا کے اوتار کی ضرورت تھی ورنہ سنسار کا ناش ہو جاتا۔ دریا دریو
ایشوری نیموں نے اپنا کام کیا اور بدھ دیو کا جنم ہوا۔ بدھ ویدک دھرم کا ماننے والا تھا اسما
یہ ہم پرکاش کے کالموں میں ثابت کر چکے ہیں۔ بدھ دیو نے تمام آریہ بھومی میں
بام مارگ کو بیخ بنیاد سے اکھاڑنے کا یتن کیا۔ انگلستان میں ڈروائیڈ لوگوں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا ہے۔ تب تو وہ خدا کو نہیں مانتا۔ لیکن اگر

مادہ کو انادی

ایشور کو اس میں تغیر کنندہ تسلیم کیا جاوے۔ تب اُسے

ایشور کی ہستی

تو اس ہے۔ مل صاحب سویکار کرتے ہیں کہ یدی۔

تناسخ کے مسئلہ

مان لیا جاوے۔ تو ایشور پر اپنائے وغیرہ کے الزام نہیں لگ سکتے۔ پہلے
سب کہتے ہیں کہ پنرجنم کے ماننے والوں کی دلیل کی لڑی مکمل ہے۔
مگر من سبھیہ سنسار دہرم کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن ایک ایسے دہرم کی تلاش
میں تھا۔ جو سائنس کے انکول اور عقل کے مطابق ہو۔ جس سمے دہرم پر بھیوں کو
گھٹا ہو رہی تھی۔ دہرم کی کشتی ڈگمگا رہی تھی۔ اس کے پرتی ندھی یا نوب پرست تھے
مڑی پرست تھے۔ اور باخلاف عقل معجزوں میں یاور کرنے والے تھے
ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دہرم کو سائنس پراست کر لیگا اور پھر دہرم پن اور
بیگ پن کا راجیہ استھاپت ہو جائے گا اس سمے ایشوری نیم نے اپنا کام کیا
اور دگدھ آتماؤں کو شانت کرنے کے لئے۔

رشی دیانند

کا ظہور ہوا اس کے پاس وہ سندیسہ تھا جو جہان سائنس کے انکول تھا۔ وہاں
وہ ہر مک جذبات کو بھی شانت کرنے والا تھا۔
دنیا کہتی تھی کہ ہم ایسے ایشور کو کیسے مانیں جو بھونچال لاکر ہزاروں بیگناہوں کو
ہلاک کرتا ہے۔ دیانند نے سنگھ ناد بجا کر کہا کہ بیگناہ ہلاک نہیں ہوتے بلکہ
وہ ہلاک ہوتے ہیں جنہوں نے پچھلے جنم میں پاپ کئے ہوئے ہیں۔ اور سنسار
میں اس سمے جو پاپی آنند اڑاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں وہ بھی اپنے کئے
کی سزا پائیں گے۔ مہذب دنیا کہتی ہے کہ ہم کیسے مانیں کہ دنیا کو بنے کل
چھ ہزار برس ہوئے ہیں جبکہ جیالوجی کی سائنس ثابت کرتی ہے کہ لاکھوں
برس سے دنیا موجود ہے۔ دیانند نے جواب دیا کہ سچا دہرم جو دنیا کی آیو بتلاتا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیرو آج کشتی کے پوجاری ہو رہے ہیں جس نے صاف الفاظ میں
مجھ کو خداوند خداوند کہنے والے آسمانی بادشاہت میں
بلکہ وہ جو میرے پتا کی آگیا پالن کریں گے۔
(رستی کی انجیل باب ۷۔ آیت ۲۱)

اس کے الوہائی آج یہ پرچار کر رہے ہیں کہ سب منش پاپی ہیں۔
اپنے کرموں سے کوئی نہیں اٹھ سکتا۔ محض یسوع مسیح پر ایمان سے
حاصل ہوتی ہے۔ جس مسیح نے یہ کہا تھا کہ اپنے کرموں سے ہی منش کا
ہے دیکھو (رستی کی انجیل باب ۵ آیت ۲۰ و ۲۱)
اور ہر ایک منش کو اس کے کرموں کا پھل ملتا ہے۔ آج اس کے پیروکر
بلکہ وشواس کی بنا پر ابدی بہشت اور ابدی دوزخ کی خطرناک تعلیم پھیلا کر
چاہ ضلالت میں گرا رہے ہیں بدھ اور مسیح کے فرمانوں کو بھول کر
بڑا حصہ پھر گھور اگیان سے پیرت کلیش کی زنجیروں میں جکڑ گیا تھا۔ علم کی
انجیل پران اور قران کے فسانوں سے لوگوں کا اعتقاد ہٹانا شروع کیا
باسی رشی منتاں کرشن کی گوپیوں کی کہانی اور برہما کی بدفعلیوں کا
پران کے دیگر گپوڑوں کو سنکر ویدک دھرم کو تیاگ کر عیسائی ہوئے
تھے۔ عیسائی دنیا میں عجیب ہلچل تھی۔ پادری کی زبانی اور پرانے عہد
میں ایک کینہ توز اور انسانی کمزوریوں سے دوشت خدا کا حال سنکر اور پڑھ
بھولے لوگوں نے خدا سے ہی بغاوت شروع کر دی۔ پرماتما کو ماننا عالم لوگ
چاہتے تھے۔ لیکن جب وہ انجیلی خدا کی صفات سنتے تھے۔ تو انگشت بد
ہو جاتے تھے اور سخت دماغی پریشانی کی حالت میں اپنی بیقراری کا اظہار کر
تھے۔ کسی نے ناستکوں کے سردار ہیڈلا کو پوچھا۔ کیا تم ایشور کو نہیں ما
اس نے اتر دیا کہ میں نہیں جانتا ایشور کسے کہتے ہیں لیکن انجیلی خدا کا میں قائل نہ
ایس لینگ اپنی ایک پستک میں سوال اٹھاتا ہے کہ وہ آستک ہے یا ناستک جو
دیتا ہے کہ اگر خدا۔

نیستی میں سے ہستی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویسا تخوت پسند اور حماقت کا پتلا ہوگا۔ جو برہمنوں اور سنیاسیوں کی پروانہ کرنا
ہوا اور برہم کا پکش لے گا۔ تو اسی قوم میں سے

بھبھیشن

کیوں آوے گا جو اس دہرم کے اوتار کا ناش کرے گا۔ سبھیہ سنسار کہتا تھا۔ کہ قوموں
میں کس اتھاس نے جو دشمنی پیدا کی ہے۔ اس کا پرتی کار کیا ہوگا۔ ہندو کہتے تھے
کہ مسلمانوں کے بزرگوں نے ہمارے بزرگوں کے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ ہماری
اس کی صلح کیسے ہو؟ میکسیکو کے لوگ سپین والوں کو معاف نہیں کریں گے۔
پولینڈ کے لوگ جرمنی کو معاف نہیں کریں گے۔ دیانند نے اور تو دیا کہ سچا
راج کا سکھلاتا ہے کہ واستو میں

آتما ہی منش ہے

نہ کوئی بزرگ نہیں وہ سدا چولا بدلا رہتا ہے۔ ہندو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آجکل کے
انسانوں میں سے ہی ان کے ہی بزرگ نہیں ہیں؟ اور پولینڈ والے کیسے کہہ سکینگے
کہ ان میں سے کئی جرمن جاتی میں پیدا نہ ہونگے۔ کیا بزرگوں کا بدلا انہیں بزرگوں سے
نہیں کر کے ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں جب اس مسئلہ کو ٹھیک سمجھا جاویگا۔ تو

پرانی ماترے پرم

کا گنگا بہے گی۔ کوئی قوم بزرگوں کا بدلہ لینے کیلئے کسی دوسری قوم سے نفرت
نہیں کرے گی۔ سبدب دیا کہتی تھی کہ مت متانتر کے جھگڑوں سے سنسار میں
ایش اگنی پرجولت ہوئی ہے۔ اس لئے دہرم تیاگ کرنے کے لائق ہے
دیانند نے کہا کہ میں

سرو تنتر سدھانتوں

کا نیر جیوت کرنے آیا ہوں۔ زردشت بدھ اور مسیح نے جس امرت کے
نہر میں سے نہریں نکالی تھیں انکا راستہ میں منشہ ماتر کو دکھلانے آیا ہوں
پھر انسانی جماعت پوپوں۔ پانڈوں اور پادریوں کی بکاوٹ میں نہ آکے
دیانند بیسویں صدی کا نیگیہ کرتا اور انسانی جماعت کا سچا رہنما ہے جس مرض
یہ نیگ بیر مت ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اس تک ابھی سائنس بھی نہیں پہونچی۔ مہذب دنیا کہتی تھی کہ
راجیہ میں اتار کرم کیوں ہے اور روز بم کے گولے کیوں چھوٹتے ہیں
ملکوں میں ہزاروں لکھپتی موجود ہیں انمیں لاکھو بھوکے کیوں مرتے ہیں
نے جواب دیا کہ اسلئے کہ مہذب دنیا نے پرماتما کی ویدک شکھشا کو آدر
اور لکھشمی کے پوجاری بن گئی ہے۔ وید بھگوان کی آگیا ہے کہ قوانین
کے ارتھات ودوان۔ نرپکشٹ۔ پرُپکاری کنتو مادی چیزوں پر لات مار
ہاتھ میں ہونا چاہیے جو کسی پر لوبھن میں نہ پھنس سکیں اور نہ امیروں کی
کریں نہ غریبوں کی۔ معزز دنیا میں امیر قانون بناتے ہیں اور غریب
جاتے ہیں۔ اسی لئے غریبوں پر ظلم ہوتا ہے اور اتار کرم جیسی شیطنت کا
ہے۔ ہیں۔

ویدک ورن ویوستھا

کو پنر جیوت کرکے سماج شانتی کو پھر سے لاؤنگا۔ مہذب دنیا کہتی تھی کہ
قوموں سے لڑ رہی ہیں۔ گورنمنٹوں کی طاقتیں تباہی کن استروں۔ شستروں کی
خرچ ہو رہی ہیں اور پرجا کی اوستھا کو بہتر کرنے کے لئے ایک چھدام بھی ان
پاس نہیں رہتا۔ وایانند نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ ہر ایک دیش
سے بڑی آدمی بھی قومی تعصب کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور جب
دوسری قوم کے مقابلہ میں غلطی پر بھی ہو تو بھی اسکا ساتھ دینا فرض سمجھتے

آشرم ویوستھا

کو پنر جیوت کرونگا۔ بچے سنیاسی سنسار میں وچرس گے جو پری براچکا آچاریہ
جن کا میری طرح کسی دیش اور قوم سے دیشیش سمبندھ نہ ہوگا۔ جن کے سا
تا جدار کا نہیں گے۔ وہ دھرم کا راجیہ لائیں گے۔ بلا خوف ستیہ کا پرچار کریں
توپوں اور تلواروں کی ضرورت نہ رہے گی توپیں بھٹی میں ڈھلیں گی اور
کنڈ بنائے جائیں گے۔ جو بچائے گولیوں کے ورشا روپی امرت کا سنچار کریں
تلواریں درکتاب میں بھیجی جائیں گی اور وہاں جراحی کے اوزاروں کی صورت
میں پھر نمودار ہونگی۔ تاکہ سنسار کے کشٹ کو دور کیا جاوے اگر کسی قوم کا راجا دان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیوبانی اور مہرشی پانند

از شریمان منشی سورج نرائن صاحب مہر

ون تھے آہ ای بھارت کہ ویدوں کی دھنی
بستیوں اور جنگلوں میں ہر جگہ سے تھی گونجتی
یا گھر سے اٹھتی تھی سگندھ بھی بگیہ کی
سام گاتے تھے رشی اور وید پڑھتے تھے منی
دیوبانی تھی اسی کا جا بجا پرچار تھا
اور رسیا اس کے رس کا غافل و ہشیار تھا
ون آئے ہوا جب بودھ مت کا یہاں ظہور
اور پرا کرت ان دنوں پھیلی جہاں میں دور دور
جاپان اور لنکا میں یہیں سے بالضرور
وہم کا سورج ہے چمکا اور پھیلا اس کا نور
مصر اور یونان میں جو بھکشو غرض یہاں سے گئے
دیوبانی اور پراکرت اپنے ہمراہ لے گئے
مرح تاباں ہو اول شرق میں مہر منیر
اور پھر پھیلے جہاں میں اس کا نور بے نظیر
بانی کی بھی یونہی رو شنیئے دل پذیر
یہاں سے اٹھ کر جانب مغرب ہوئی ہے راہ گیر
فلسفہ منطق نجوم و حکمت و علم و ادب
یہاں سے اٹھے اور پھیلی ہیں جہاں میں سب
بانی ہے چین محل اس میں ہے جناب ہیں
دیوبانی کان ہے ہیرے یہاں نایاب ہیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن دیانند نے جو گتی چلائی ہے وہ رک نہیں سکتی۔ وقت آ
لندن۔ نیویارک میں دیانند کے بت بنیں گے۔ جب روم
محل پر اوم کا جھنڈا لہرائیگا اور مکہ میں ہون یگیہ ہونگے۔ دیانند
محسوس کر رہی ہیں اس نے بھارت ورش کو ایک نیا جنم دیا ہے
بھی مانتا ہے کہ سکھوں تک میں دھارمک جیون آریہ سماج نے سنچ
میں بھی دیانند کا نام لینا شروع ہو گیا ہے۔ ڈیوس نے تو کہا ہی تھا
تعلیم کی بھٹی میں استبہ اور اودیا کا ناش ہو جاوے گا لیکن موجودہ

کونٹ ٹالسٹائی

کے دل کو بھی دیانند تسخیر کر رہا ہے۔ کونٹ صاحب آجکل بڑی دلچسپی
ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کر رہے ہیں

اور حال ہی میں جو پتر انکا مجھے آیا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں کہ وید کے
وید منتروں کی دیا کھیا اور

آریہ سماج کے نیموں کا وستار

انہوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ اور انکو یہ مضمون

بہت بھائے

دیانند گ وے جگت میں ہو رہا ہے۔ سچ پوچھو تو یہ یگ ہی۔

دیانند یگ

ہے۔ آؤ۔ جہاں ہم رشی رن کو ادا کرنے کا یتن کریں وہاں آج کے
جبکہ سنسار کے ادھار کے لئے رشی نے اپنے پران تیاگے
سورے ملکر بولیں۔

بولو جگت گورو بھگوان دیانند کی جے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوش قومی کچھ نہ تھا باقی نہ کچھ قومی حزوش
تھی ضرورت ان دلوں ایسے مہرشی کی یہاں
جس کے اپدیشوں سے ہوں بیدار سب پیر و جواں
از سرِ نو دیو بانی کا کرے پرچار پھر
از سرِ نو دیش بھاشا کا کرے تیار پھر
از سرِ نو سونے والوں کو کرے بیدار پھر
از سرِ نو اہل غفلت کو کرے ہشیار پھر
وہ مہرشی اے مرے سوامی دیانند آپ تھے
آریہ بھومی ہے ماتا اس کے فرزند آپ تھے
دیش بھاشا کا ہمیں منتر سکھایا آپ نے
سرِ مخفی دیو بانی کا بتایا آپ نے
وید کی تعلیم کا رستہ بتایا آپ نے
جو کرایا چاہتے تھے کر دکھایا آپ نے
شاستر کا آن کر پرچار گھر گھر کر دیا
نور مہر علم سے عالم منور کر دیا

دیگر

پیارے سن اٹھارہ سو چھیس! تجکو آفرین - مرحبا شاباش تجکو اے صدی انیسویں
جبڈا صد جذا ای خطۂ گجرات ہے - قابل تحسین ہے تو موردی کی سرزمیں
اس اودیا اور جہالت کے زمانہ میں ہمیں - دیدیا تھا ایک گوتم اور کپل کا جانشیں
جو پھرا برسوں تلک تعلیم پاتا جا بجا - وید ویدانگ آدی کر پڑھنے میں تکلیفیں سہیں
لوگ بل کی دوشنی سے ویدا رتھ کر دیکھلے - جو کہ مدت تک پہاڑوں میں خلوت گزیں
اسکو اتنا چار جب چاروں طرف آیا نظر - دیکھکر دنیا کی حالت ہو گیا اندوہ گیں
جن کی آنکھیں کھل رہی ہیں انکو یہ معلوم ہے - اب اناتھ اور گائے دو ہوا پہلی سی دکھیا نہیں
اے مخالف تو ہی یہ ایمانداری سے بتا - پیشتر یہ انجمن تھیں یا سبھائیں تجھیں کہیں
کر دیا بیدار سکو مانتے باطن میں ہیں - خواہ ظاہر میں برا کہتے ہیں اسکو نکتہ چیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیو بانی بحر ہے اس میں دُر خوش آب ہیں
دیو بانی ہے فلک ہاں اختر شب تاب ہیں
چلیے روحانیت تو کل خزانہ ہے یہاں
گیان گر درکار ہے تو کارخانہ ہو یہاں
جس خزانے کو رکھا تھا یہاں کے رشیوں نے سنبھال
وہ رشی ستان نے بانٹا جہاں میں مالا مال
مستفید اس سے ہوئے دنیا کے ارباب کمال
اور بدلے سوچنے والوں کے افوال
پردۂ ظلمت دلوں سے دور یکسر ہو گیا
نور اُٹھا مشرق سے وہ عالم منور ہو گیا
عالم اسباب میں اسباب پھر ایسے ہوئے
علم اور اشراق کے چرچے نہ قائم رہ سکے
مشرق و مغرب میں زار و گیر کے نعرے اُٹھے
اور تہ و بالا ممالک کے ممالک ہو گئے
ہند میں بھی شاستر چرچا نہ وہ قائم رہا
یہ جہاں فانی ہے اس میں کون سے دائم رہا
شاستر باقی رہا پر چار کمتر ہو گیا
یا فریق ثانی کا خاص ورثہ مقرر ہو گیا
تھا خزانہ مختفی نظروں سے یکسر ہو گیا
آہ اے بھارت ترا کیسا مقدر ہو گیا
قوم کی میراث ورثہ خاص لوگوں کا نہیں
ملک کا ورثہ ہو جو کس کس کا وہ حصہ نہیں
اہل ہند ایسے تھے لیکن خواب غفلت میں خموش
جیسے ہوں سرمست رندان سبوکش بادہ نوش
بے جگائے انکو یہ ممکن نہیں تھا آئے ہوش

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑھی گئیں۔ آخر میں صاحب پریذیڈنٹ نے فرمایا کہ میں آپ کا اس عزت افزائی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری رائے میں یہ جلسہ جو سوامی دیانند سرسوتی کی یادگار میں شہر کی مختلف پرتی ندھیوں کی طرف سے ہوا ہے نہایت مبارک ہے اس قسم کے جلسے ملک میں امن قائم رکھنے اور باہمی تعلقات کو بہتر بنانے ہیں اور میری خواہش ہے کہ یہ جلسے ہمیشہ ہوتے رہیں"

زمانہ حال کے بھیم

پروفیسر رام مورتی پنجاب میں تشریف لائے۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو امرتسر میں رونق افروز ہوئے بڑے جوش و خروش سے استقبال ہوا۔ جہاں اپنے اپنی شہ زوری اور بہادری کے کرتب دکھلائے۔ وہاں آریہ سماج سناتن دھرم سبھا۔ بی۔ این سکول خالصہ کالج۔ ٹمپرنس سوسائٹی میں ہزاروں کی حاضری میں جسمانی حفاظت۔ برہمچریہ اور فوائد ورزش پر نہائت موثر لیکچر بھی دئے۔ ان کے ہر ایک لیکچر میں خاص کر دو باتوں کا ذکر ہوتا ہے (۱) برہمچریہ کا سیون (۲) گوشت خوری کی تردید۔ اپنے لیکچروں میں پراچین شاستروں کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ میری یہ شہ زوری جس کو دیکھ کر بعض اصحاب حسد کی آگ میں کوئلہ ہو رہے ہیں محض میرا ہی ورثہ نہیں بلکہ ہر ایک شخص جو برہمچریہ کا پالن کرتا ہوا باقاعدہ ورزش کریگا مجھ سے بہتر بن سکتا ہے"

لارڈ مارلے صاحب نے بوجہ پیرانہ سالی وزارت ہند سے استعفا دیدیا آپ کے بجائے لارڈ کریو وزیر نوآبادیہ وزیر ہند ہوئے۔

داڑھی حلال ہوگئی

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۴ رمضان میں لکھتے ہیں س۔ نمبر ۱۵۰۔ ایک شخص نے اپنے جد کی زوجہ سے نکاح کیا اور عورت منکوحہ سے ۔ ۔ بگیا اور بعد چند روز کے زن منکوحہ کو حمل رہا۔ اور لڑکا پیدا ہوا اب علماء شریعت اس بارہ میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں نکاح ہوا یا نہ لڑکا کس کی جانب قرار دیا جاویگا۔ اس کے شوہر پر نان و نفقہ واجب ہوگا یا نہ ج۔ نمبر ۱۵۰۔ بحکم لا تنکحوا ما نکح اباءکم من النساء۔ والد کی منکوحہ سوتیلی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے محسن کا بھی رہتا ہی عدو سفاک تو ــــ تیرا اسے خیال نیچ عبث دکھیں!

گھڑتے ہیں معنی نئے اپنے مسائل کیلئے ــــ انہیں ہل چل پڑگئی ہی جھگڑے اُدھر جھنجھٹ دیں

جو فسانہ مذہبی پاتے ہیں وہ دور از قیاس ــــ مانتے ہرگز نہیں اب ان کی عقل دور بیں

کچھ دِلوں کے بعد جو سدھانت دیکھے ہیں وہ ــــ آئیں گے انجیل اور قراں یہ غالب بالیقیں

مہرشی کو برہمن نے زہر پلوایا گیا ــــ حیف ہے اپنے ہی بھائی نکلے مار آستیں

اسکے غم میں ہو چکیں ہیں ہمکو ستائیس سال ــــ آجتک بھی کیوں نہیں نکلی فدا جان حزیں

روشنی احباب کرتے ہیں دیوالی کی فدا ــــ ہے اندھیرے میں مگر اپنا دل اندوہ گیں

(از مہاشے کاشی ناتھ جی فدا)

خبروں کا خلاصہ

اس سال اخبار پرکاش کا رشی نمبر نکلا۔ اور بڑی آب و تاب سے نکلا۔ اس کی قدر دانی امید سے بڑھ کر ہوئی۔ دیوالی کے دن دفتر آریہ مسافر میں بھی لوگ خریدنے آئے مگر ہمارے پاس نہیں تھے۔

اس سال رشی اُتسو کے دن لاہور میں پبلک جلسہ منایا گیا۔ جس کے بانی یہ اصحاب ذیل تھے۔ رائے بہادر شادی لال۔ لالہ دھرم داس سوری لالہ سندر داس بیرسٹر ایٹ لا۔ لالہ دونی چند بیرسٹر۔ لالہ دھنپت رائے وکیل۔ باوا بردمن سنگھ وکیل۔ لالہ گنپت رائے بیرسٹر ایٹ لا۔ لالہ دونی چند جی بیرسٹر لالہ ہرکشن لال جی بیرسٹر۔ رائے ٹھاکر دت دھون۔ لالہ رلا رام جی۔ رائے روشن لال بیرسٹر اس جلسہ کے میر مجلس مشن کالج لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر گرسن وولڈ تھے۔ ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے۔ پھر سوامی ستیا نند جی کا ویاکھیان ہوا۔ بعد ازاں شریمان بھگت ایشر داس جی ایم اے نے ایک پُرجوش تقریر کی ان کے بعد دو نظمیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷۔ حاکم نے نیشاپوری میں روایت کیا ہے عبداللہ ابن مبارک کی حدیث سے انہوں نے ابی حنیفہ سے ابی حنیفہ نے قیس ابن مسلم سے اس نے طارق ابن شہاب سے اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ صحابی سے ابن سنی کی کتاب میں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا۔ السنان کو شفار حاصل کرنے کیلئے گائے کے مکھن سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ حیاۃ الحیوان لکھا ہے کہ صحیح مسلک اور مذہب یہی ہے۔ اس کے سوا یہ حدیثیں ابوداؤد نے مراسیل میں بھی لکھی ہیں۔

مندرجہ بالا سات حدیثیں معہ حوالہ کتب وغیرہ کے درج کر دی گئی ہیں جس کا جی چاہے تصدیق کرے جھوٹا اعتراض اُٹھانا اور خواہ مخواہ ایک نیک تحریک کی راہ میں روڑا اٹکانا ٹھیک نہیں۔

جو صاحب محولہ بالا حدیثوں کو غلط یا ان کے ترجمہ میں تصرف بایہ ثابت کر دیں گے [illegible] کے مطابق حدیث کی کتابوں میں نہیں ہیں۔ انکو میں دو اشرفیاں نذر کرونگا۔

میں جوگی جی کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس قسم کے کج فہم لوگوں کی ذرا پروا نہ کریں جو نام کے مسلمان احادیث تک کو معاذ اللہ بناوٹی کہتے ہوئے نہیں لرزتے انکو بھلا آپ کے کہنے کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ مجھے سال ڈیڑھ سال پہلے گئو کشی کی حالت بھی معلوم ہے اور اب کی بھی۔ اب تو بفضل خدا یہ سلسلہ چل پڑا ہے۔ علاوہ لکھو کھا شیعہ صاحبان کے چار والیان ریاست تک نے آپ کے مشن پر عملدرآمد کر کے اپنی اپنی ریاستوں میں گاؤکشی بند کر دی ہے۔ جن کے نام نامی نواب صاحب منگرول راجپور دوجانہ اور پاتودی وغیرہ ہے۔ اللھم زد فزد۔ اب چند بوچڑوں کی مخالفت سے یہ تحریک نہیں رک سکتی۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی لکھے ان حدیثوں میں سے بعض کمزور ہیں مگر یہ کوئی ایک بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ محولہ بالا اسلامی کتب میں نہیں یا ان کے راوی عالیقدر صحابہ و رسول کی بجائے معاذ اللہ ہندوستان کے برہمن ہیں جو کہہ بھی ہے آج سے بارہ تیرہ سو برس پہلے کا ہے اور صحیح احادیث نبوی کے پہلو بہ پہلو لکھا ہوا ہے۔

خاکسار مندر حسن الدین ایم اے لا کالج لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والدہ سے کانوں سنا ہے مگر بدقسمتی سے حکومت کی طرف سے مخصوص نہیں اسلئے غالباً نکاح مذکور صحیح ہوگا۔ بچہ بھی صحیح النسب"

اسپرائیٹر رسالہ اصلاح بابت شوال ۱۳۲۵ھ میں لکھتا ہے۔ اس فتوے پر ہم کسی مسلمان کو تو مبارکباد نہیں دے سکتے مگر آریوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ ان کی خبر لیں کیونکہ

مسئلہ نیوگ جو خاص صحیح بخاری کا مسئلہ ہے

یہ بہت منہ آیا کرتے تھے۔ اب آریہ ان سے پوچھیں گے۔ کہو دادی سے نکاح کرنا اچھا ہے یا نیوگ کرنا۔

دسہرہ پر قربانی بند۔ بعض راجپوت ریاستوں میں اودیا کی وجہ سے تیوہار دسہرہ پر حیوانات کی قربانیاں ہوا کرتی تھیں شکر ہے کہ یہ رسم بند ہو چلی ہے۔ چنانچہ مہاراجہ موردی اور کاٹھیاوار اور راجپوتانہ کے اکثر راجاؤں نے اس سال دسہرہ سے پہلے ہی ان قربانیوں کی سخت ممانعت کر دی تھی۔

اخبار بدر ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء میں مولانا شبلی کی تقریر درج ہے "میں مدت سے ایک نہایت مشکل اور اہم مسئلہ کی فکر میں ہوں اور بالخصوص گذشتہ چھ ماہ سے بہت ہی فکر میں ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے اگر ہم طلبا کو صرف عربی علوم پڑھاتے ہیں تو ان میں سے پورانی سستی اور کمزوری اور کم ہمتی نہیں جاتی جو آجکل کے مسلمانوں کے لاحق حال ہو رہی ہے اگر انہیں انگریزی علوم کا صرف ایک چھینٹا بھی دے دیا جاوے تو اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ دین کو بالکل چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ کیا کریں۔"

اخبار مسافر آگرہ پھر از سر نو شائع ہو گیا ہے ان کے دیکھنے سے واضح ہوا کہ گورنمنٹ کو صرف بوجہ چھپنے نعرہ حیدری حصہ اول کے پریس کے بند کرنے کی ضرورت پیش آئی ورنہ خاص اخبار مسافر کو مشتبہ نہیں سمجھا گیا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابل دید کتابیں جن کی قیمت میں کمی رعایت کیگئی

تاریخی کتابیں		مہابھارت جزو	۱۴	عہ	بیرناری	۹	ر	۴	ر
دیرم بیر دیرشن	۸	ر	۱۵	رامائن کلاں	۳۲	۶	نورجہاں وجہانگیر	۸	ر	۲	ر
رانا پرتاب	۴	عہ	۴	ر جزو	۱۰	ر	پدمنی	۶	ر	۱	ر
تانتیا بھیل	۴	عہ	۴	بوگ دشٹ	۶	عہ	کیا درد پتی کے	۶		۳	ر
مہاراجہ رنجیت سنگھ	۱۲	ر	۳	سوانحعمری سرکو کھلے	۰	۱	پانچ خاوند تھے				
راجپوتونکی زندگی	۸	ر	۲	ر بابا بیدا	۸	ر	تاریخ ہردوار	۰		۱	ر
رانا سانگا	۴	۱	ر	ر سوامی رامتیرتھ	۴	ر	۸	مستفرق کتب			
سوامی دیانند	۴	عہ	۵	ر راجاٹوڈ جلد	۴	۱	بجروید اردو	۶	عہ		
بدھ دیو مصنفہ شیم	۴	عہ	۸	ر سیبر بر	۴	۱	دشٹنک درشن	۰		۸	ر
ر شردی بکاش دیو	۰		۱۵	ر سری کرشن جی	۶	عہ	ساگھ درشن	۰		۸	ر
سیواجی	۴	ر	۲	ر محمد صاحب	۰	۱۵	منو سمرتی کلاں	۶	عہ		
ایڈورڈ ہفتم	۸	ر	۲				ر جزو	۱۳		۶	ر
مہارا امر سنگھ	۸	ر	۲	مہارانی سنجوگتا	۱۴	۷	کے بچی برت دہم	۵	ر	۴	ر
ہنومان جی	۴	عہ	۱۳				کا فولو				
ر ہندی دگوردشی	۶	عہ	۴	چنچل کماری	۸	ر	۲	بھاگوت گیتا	۴		
کشتری بیر	۸	ر	۱۲	رانی تیسر	۸	ر	۳	بھاگوت گیتا	۵		۳
مہابھارت کلاں	۱۲	ر	۳	ساولی بیوی	۸	ر	۴	مصنفہ اکلنگ بھاری	۱۲		۶
سوانحعمری دیانند	۴	عہ	۴	نل دمینی	۴	ر	۲	اپادھیائے آسان پرچ	۱۲	ر	۶

ایشور بنش بلا		۴	ر						
گیتا پاٹھ برشن		۲	ر						
خدا کی ہستی کا ثبوت		۱	ر						
اصول تجارت		۳	ر						
تربیت اطفال									
غسل کی کرشمی		۱	ر						
آئندہ کی بہبود									
طریق الحکمت جلد		عہ							
مخزن الغرائب حصہ		۸	ر						
باقیات بھارت		۸	ر						
انگریزی بولچال		عہ							
ر کلاں		۶	ر						
گھر کاری اردو		۴	ر						
صابون سازی									
رسم ورواج		۴							
سرود بپ		۳							
آتما پرماتما									
عورت کی قابلیت		۶	ر						
روحانی روشنی		۶	ر						

علاوہ ان کے ہر ایک قسم کی کتب بارعایت مل سکتی ہے

لینے کا پتہ

دیوا پنچنگ لائبریری کتبخانہ ئی سی گجراتی لوہاری دروازہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database
11/3/06
Signature with Date

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri